وحدت اسلامی

امام خمینی (رح)

مؤسسه تنظیم و نشر آثار امام خمینی (رح) - امور بین الملل

حضرت امام خمینیؒ

وحدتِ اسلامی

مؤسسہ تنظیم و نشر آثارِ امام خمینیؒ
امور بین الملل

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	امام خمینیؒ کی نظر میں وحدتِ اسلامی
تہیہ وتنظیم	مؤسسہ تنظیم ونشرِ آثارِ امام خمینیؒ امورِ بین الملل
ترجمہ	ثاقب نقوی
خطاطی	سیّد ذوالفقار کشمیری
ناشر	مؤسسہ تنظیم ونشرِ آثارِ امام خمینیؒ امورِ بین الملل
تاریخ طبع	رمضان المبارک سنہ ۱۴۱۳ ق
قیمت	۱۰۰/ روپے

امور بین الملل

نمبر	موضوع	صفحہ
۱۔	مقدمہ	۷
۲۔	۱۔ وحدت اسلام کی نظر میں	۱۷
۳۔	ہماری پہچان اسلام ہے۔	۱۹
۴۔	مومنین آپس میں بھائی ہیں۔	۲۱
۵۔	فرمانِ خداوندی ہے کہ متحد رہیں۔	۲۲
۶۔	اپنا حق اتحاد اور جرأت سے لو۔	۲۳
۷۔	اتحاد ــــ دعوتِ قرآن ہے۔	۲۵
۸۔	قرآنِ کریم نے ہم سب کو بھائی کہا ہے۔	۲۷
۹۔	عزاداری وحدت کا موجب ہے۔	۴۶
۱۰۔	۲۔ علماء	۴۹
۱۱۔	وحدت۔	۵۱
۱۲۔	اختلاف علماء ــــ اختلاف ملت۔	۵۳
۱۳۔	اجتہادی نظریات کے اظہار کی ضرورت۔	۵۶
۱۴۔	تاریخ آئینۂ عبرت ہے۔	۶۲
۱۵۔	۳۔ درباری ملّا	۶۵
۱۶۔	درباری ملّا عوامل جور ہیں۔	۶۷
۱۷۔	ضمیر فروش ملّاؤں سے بچیں۔	۶۸

نمبر	موضوع	صفحہ
۱۸۔	درباری ملّا استعمار کے خدمت گذار ہیں۔	۷۲
۱۹۔	حکومتی ملّا نہ ہوں تو کامیابی یقینی ہے۔	۷۵
۲۰۔	۴۔ شیعہ وسنی	۸۱
۲۱۔	عامل اختلاف خارجی ایجنٹ ہے۔	۸۳
۲۲۔	خفیہ ہاتھ رکاوٹ ہیں۔	۸۸
۲۳۔	استعماری ہاتھ اتحاد میں رکاوٹ ہے۔	۸۹
۲۴۔	ہم سب کا نفع ونقصان ایک ہے۔	۹۲
۲۵۔	اتحاد خوشحالی کا ذریعہ ہے۔	۹۶
۲۶۔	علماء مل کر سازش کا مقابلہ کریں۔	۹۷
۲۷۔	۵۔ وحدت	۹۹
۲۸۔	حقیقی آزادی وحدت سے ممکن ہے۔	۱۰۱
۲۹۔	اتحاد ناقابل شکست بنا دیتا ہے۔	۱۰۲
۳۰۔	سب مل کر تعمیر نو کریں۔	۱۰۴
۳۱۔	اسلام کے بغیر اتحاد مضر ہے۔	۱۰۸
۳۲۔	بڑی طاقتیں ناقابل شکست نہیں۔	۱۱۲
۳۳۔	اتحاد اسلامی وقومی حیثیت کے تحفظ کا ضامن ہے۔	۱۱۵
۳۴۔	شمشیر پر خون کی فتح۔	۱۱۹
۳۵۔	وحدت انقلاب اسلامی کی برکت ہے۔	۱۲۱
۳۶	ہمارا ہدف اسلامی ممالک کا اتحاد۔	۱۲۹
۳۷۔	مرکز دعوت مکہ معظمہ کو ہونا چاہیئے۔	۱۳۲

صفحہ	موضوع	نمبر
۱۴۲	برکاتِ انقلاب۔	۳۸۔
۱۴۵	۶۔ وحدتِ ایمان	۳۹۔
۱۴۷	روحانیت مادیت پر غالب ہے۔	۴۰۔
۱۵۰	ہماری حزب ــ حزب اللہ ہونی چاہیے۔	۴۱۔
۱۵۳	۷۔ قوتِ عظیم	۴۲۔
۱۵۵	اسلام کے زیر پرچم عظیم ترین عالمی طاقت۔	۴۳۔
۱۵۹	اسرائیل کا مقابلہ اتحاد سے۔	۴۴۔
۱۶۳	عالمی اسلامی طاقت۔	۴۵۔
۱۶۵	ایک کروڑ مشترک اسلامی، دفاعی فوج۔	۴۶۔
۱۷۱	۸۔ ذخائر	۴۷۔
۱۷۳	غربت سے سیادت تک ــــــ کیسے	۴۸۔
۱۷۷	قوتِ اسلام سے فائدہ حاصل کریں۔	۴۹۔
۱۷۹	۹۔ لیڈر	۵۰۔
۱۸۱	مسلمانوں کی بہت سی مصیبتوں کا باعث حکومتیں ہیں۔	۵۱۔
۱۸۶	آزادیٔ فلسطین کی جدّوجہد میں شرکت۔	۵۲۔
۱۹۱	گلہ تو اپنوں سے ہے۔	۵۳
۱۹۶	آئیں ہاتھوں میں ہاتھ دیں۔	۵۴۔
۲۰۳	زائرین حرم کے نام۔	۵۵۔
۲۰۷	۱۰۔ حکومت اور عوام	۵۶۔
۲۰۹	وہ دن مبارک ہوگا......	۵۷۔

صفحہ	موضوع	نمبر
۲۱۱	حکومتوں کا عوام سے دشمنانہ سلوک۔	۵۸۔
۲۱۳	حکومتوں کے مابین اخوتِ اسلامی۔	۵۹۔
۲۱۷	عوام کو شریک کار کریں۔	۶۰۔
۲۱۹	صدرِ اسلام کی حکومت سب کے لئے نمونہ ہے۔	۶۱۔
۲۲۱	۱۱۔ اخلاص۔	۶۲۔
۲۲۳	اختلاف کی وجہ حبّ نفس ہے۔	۶۳۔
۲۲۶	ہوائے نفس کو چھوڑ دیں۔	۶۴۔
۲۳۰	ہوائے نفس کی بنیاد شیطانی ہے۔	۶۵۔
۲۳۶	نفس پرستی شیطانی میراث ہے۔	۶۶۔
۲۳۸	یہ حق کی باطل پر غلبے کی صدی ہے۔	۶۷۔
۲۴۳	۱۲۔ نویسندگان اور ذرائع ابلاغ	۶۸۔
۲۴۵	پہلا قدم مایوسی کا خاتمہ ہے۔	۶۹۔
۲۴۹	اسلام سے دوری میں ذرائع ابلاغ کا کردار۔	۷۰۔
۲۵۰	فاسد قلم اور فکر استعمار کی خدمت میں۔	۷۱۔
۲۵۳	شیطانی ذرائع ابلاغ فتنہ انگیز ہیں۔	۷۲۔
۲۵۵	۱۳۔ اختلاف	۷۳۔
۲۵۷	اختلاف شیطانی چیز ہے۔	۷۴۔
۲۵۹	دیر سے حرکت کی تو سب ختم ہو جائیں گے	۷۵۔
۲۶۲	کفار و منافقین کو مایوس کر دیں۔	۷۶۔

بِسمِ اللّٰہِ الرّحمٰنِ الرّحیمْ

مقدّمہ

ہمارے زمانے میں ایک ایسی شخصیت نمایاں ہوئی کہ جو اپنے انقلاب کے ہمراہ ہر دوُرِ زمان پر حاوی تھی ـــــ اور جس نے انفجارِ نور سے تمام ظلمتِ دوراں کو نیست و نابود کردیا اور اقوام کے لئے (صحیح) راستے کو واضح کردیا. بالخصوص مسلمانوں کے مستقبل کو سعادتمند بنا دیا۔ ملّتِ مسلمہ کے مختلف طبقوں اور محروم قوموں کے درمیان رابطہ پیدا کرکے غیر ممکن کو ممکن بنا دیا۔ وہ اپنے رہبر و پیشوا پیامبرِ اکرمؐ کی طرح چاہتے تھے کہ پوری دنیا میں وحدتِ کلمہ قائم ہو۔ لہٰذا فرمایا "میں نے اپنی تمام تر قوّت کے ساتھ امّتِ مسلمہ میں اتحاد و یگانگت پیدا کرنے ـــــ کی کوشش کی ہے اور کرتا رہوں گا اور

خداوند تعالیٰ سے اس انتہائی اہم کام کہ جس سے ملت کا وجود قائم ہے میں مدد کا طلب گار ہوں[1]" "ہم اپنے اور دیگر مسلمانوں کے درمیان جدائی کا احساس نہیں کرتے اور امید ہے کہ دیگر مسلمان بھی اس بات کا احساس کریں گے۔ کہ ہر ملک اسلام اور مسلمین کی ملکیت ہے[2]" "ہم اسلام، اسلامی ممالک اور اسلامی ملکوں کی آزادی اور استقلال کے دفاع کے لئے ہر حال میں آمادہ ہیں۔ ہمارا پروگرام اسلامی پروگرام ہے۔ ہمارا ہدف وحدتِ مسلمین، اتحاد ممالک اسلامی، مسلمانوں کے تمام فرقوں کے ساتھ برادرانہ تعلقات کا قیام اور دنیا کے گوشے گوشے میں موجود اسلامی حکومتوں کے ساتھ یکجہتی ہے۔ ہم اپنا دستِ تعاون بڑھاتے ہیں۔ پوری دنیا میں صہیونزم کے مقابل، اسرائیل کے مقابل، استعماری حکومتوں کے مقابل اور ان لوگوں کے مقابل کہ جو اس غریب قوم کے ذخائر کو مفت اڑا لے جاتے ہیں اور یہ بے چاری قوم فقر و تنگدستی اور غربت کی بھٹی میں جلتی رہتی ہے۔ بھوک اور غربت کے مارے ان پژمردہ چہروں کی موجودگی میں حکومتیں ہمیشہ اقتصادی ترقی کا ڈھنڈورا پیٹتی رہتی ہیں۔ ان تلخ حقیقتوں نے ہمارا پیمانۂ صبر لبریز کر دیا ہے اور یہ سب کچھ علمائے اسلام کے لئے باعثِ رنج و تکلیف ہے[3]"

واقعاً امام نے اپنا قول سچ کر دکھایا اور اس مقدس ہدف سے لمحہ بھر بھی غفلت نہ برتی۔ رہبر انقلاب اسلامی حضرت امام خمینی رضوان اللہ

۱۔ صحیفہ نور، ج ۲ ص ۹۳۔ ۲ صحیفہ نور، ج ۱۷، ص ۱۳۷
۳ ؍ ؍ ؍ ۱ ص ۸۴

علیہ ایسے حالات میں قوموں کے اتفاق و اتحاد کے علمبردار بنے کہ جب انسان و بشریت کے دشمن ملتوں اور مختلف گروہوں کے درمیان ڈالے ہوئے رخنوں کو دن بدن عمیق تر و وسیع تر کئے جا رہے تھے۔ استعماری سیاستوں کی وجہ سے بھائی چارے اور تفاہم کے طرف واپسی کے تمام راستے روز بروز مسدود تر ہو رہے تھے۔ مغرب کی اقتصادی سیاستوں نے طبقاتی فاصلوں کو اس قدر بڑھا دیا تھا کہ نسل پرستی کی تفریق گویا ناگزیر ہوگئی تھی۔ دولت مند اور محروم طبقوں کے درمیان کوئی رابطہ موجود نہ تھا۔ خوشحال اور آرام طلب طبقات ان محروم لوگوں کے ڈر کی وجہ سے کہ جو ملک کی اکثریت ہیں، اپنی دولت کی حفاظت کے لئے غیروں کی جھولی میں جا گرتے تھے۔ اسی حربے نے تیسری دنیا کے ملکوں کی غارت گری کو وسعت بخشی۔ ثقافتی افتراق علماء اور یونیورسٹیوں کے درمیان دوری کا باعث تھا۔ حکومت اور ملت کے درمیان ہم آہنگی موجود نہ تھی۔ فن اور فنکار معاشرے سے بیگانہ تھے۔ اسلامی حکومتیں باہمی جھگڑوں کے وقت اپنی حفاظت کے لئے غیروں کے دامن میں پناہ لیتی تھیں۔ دین و سیاست ایک دوسرے سے جدا تھے۔ شیعہ و سنی، عرب و عجم، ترک و فارس باہم دست و گریبان تھے۔ اس تمام اختلاف و انتشار کی وجہ سے امت مسلمہ اور تیسری دنیا کے روحانی و معنوی سرمائے کو نقصان پہنچا۔ ان کے مادی وسائل و ذخائر لوٹ لئے گئے اور بزرگ مصلحین کی تمام تر محنتوں پر پانی پھر گیا۔

امام خمینیؒ ایسے وقت میں صلح و اتحاد اور یکتائی کا پیغام لائے۔ امتِ کے مختلف گروہوں کے باہمی اختلافات کو خودکشی سے تعبیر کیا۔ ان کی دعوت تمام گروہوں اور فرقوں کے لئے تھی۔ انھوں نے دین و سیاست

کی علیحدگی کو دنیا کو ہڑپ کر جانے والی استعماری قوتوں کی خواہش و سیاست قرار دیا۔ شیعہ و سنیّ اختلافات کو ان لوگوں کا اقدام قرار دیا جو اسلام کے عالی اہداف کے حصول میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ حکومت کی قوم کے ساتھ ہمراہی و ہم نشینی اور باہمی افہام و تفہیم کو صدر اسلام اور بانیٔ مکتب اسلام کی بہترین سنتوں اور ضروریات میں سے قرار دیا۔ دینداری، اخلاص اور ہوائے نفس سے دوری کو حکومت اور حکمرانوں کے لئے لازم ٹھہرایا۔ قاطعیت، پائیداری اور مقاومت کو عطوفت و مہربانی، مہر و محبت اور احساسات کے ساتھ ملا دیا۔ ملّت کے مختلف طبقوں، کسان، مزدور، علماء، طلباء اور تجار کو اتحاد و یکجہتی اور یکجان ہونے کی دعوت دی، اسلامی ممالک اور تیسری دنیا کے سربراہوں کو دعوت دی کہ اپنے اتحاد و یکتائی کے ساتھ ایک عظیم طاقت کو وجود بخشیں تاکہ اس کے سائے میں عدل کا قیام ہو، قوموں کی تعمیر و ترقی ہو اور سعادت حاصل ہو، خود اس راستے پر قدم رکھا اور انتہائی زحمتوں کے ساتھ ایک خالص ترین اور جاوداں نمونہ یادگار کے طور پر چھوڑا اور اتحاد حقیقی کو عملاً بروئے کار لاکر موجودہ صدی کا سب سے بڑا معجزہ کر دکھایا۔

قارئینِ محترم! یہ جو کچھ آپ کی نگاہوں کے سامنے ہے رہبرِ امّت اسلام حضرت امام خمینی رضوان اللہ علیہ کے ان پیغامات اور بیانات کے اقتباسات ہیں کہ جو امّتِ اسلامی اور تیسری دنیا کی قوموں اور بشریت کی نفسانی اور شیطانی قید و بند سے رہائی اور مقام سعادت تک پہنچنے کے لئے گذشتہ ربع صدی کے معرکے اور جد و جہد کے دوران میں امام خمینیؒ نے دیئے ہیں۔ لہٰذا امام خمینیؒ کے ان پیغامات اور فرامین کو "وحدت —— امام کی نظر

میں کے عنوان سے ان کے چاہنے والوں کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

حضرت امام خمینیؒ نہ صرف اسلامی فرقوں اور ملت کے مختلف طبقوں کے اختلافات اور کدورتوں کو ختم کرنے کے خواہاں تھے۔ بلکہ ادیان الٰہی کے تمام پیروکاروں خصوصاً مسیحیت، یہودیت، بدھ مذہب کے پیروکاروں اور تمام محروم اور مستضعف قوموں خصوصاً تیسری دنیا کو ہم آہنگی اور اتحاد دیکجہتی کے متمنی تھے انھوں نے ان تمام عوامل کو روشناس کروایا جو انسانی معاشرے کے لئے مختلف عناصر کے باہمی تفرقے اور دوری کا باعث بنتے ہیں۔

چونکہ ایک ہی کتاب میں تمام موارد اور موضوعات کی جمع آوری مشکل تھی بنا برایں چند موضوعات کو منتخب کیا گیا ہے۔ لہٰذا یہ کتاب درج ذیل عناوین کے تحت تیرہ حصّوں پر مشتمل ہے۔

(۱) ـــــ وحدت ـــــ اسلام کی نظر میں۔
(۲) ـــــ اتحاد بین المسلمین میں علماء کا کردار۔
(۳) ـــــ تفرقہ اور اختلاف کے پیدا کرنے میں درباری ملّاؤں کا کردار۔
(۴) ـــــ شیعہ سنی اتحاد۔
(۵) ـــــ ثمرۂ وحدت
(۶) ـــــ فتح کا راز ـــــ وحدت و ایمان۔
(۷) ـــــ دنیا کی عظیم قدرت ـــــ اسلام۔
(۸) ـــــ مسلمانوں کے ذخائر اور منابع کی حفاظت وحدت

میں پوشیدہ ہے۔

(۹) ـــــ اتحاد بین المسلمین کے قیام میں اسلامی ملکوں کے سربراہوں اور رہبروں کی ذمہ داری۔

(۱۰) حکومت اور لوگوں کا باہمی رابطہ۔

(۱۱) ہوائے نفس ـــــ دشمن وحدت۔

(۱۲) مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنے کے لئے طاغوت و استکبار کے اطلاعاتی و نشریاتی اداروں کا کردار

(۱۳) اختلاف ـــــ تباہی و بربادی۔

حضرت امام خمینی رضوان اللہ علیہ نے اسلامی انقلاب کے آغاز ہی میں اپنی دعوت اسلامی کو دعوت اتحاد سے شروع کیا۔ وہ کامیابی کو خداوند تعالیٰ پر ایمان اور امت کے اتحاد میں منحصر سمجھتے تھے۔ انھوں نے سنہ ۱۳۷۰ھ اور سنہ ۱۳۸۰ھ کی دہائیوں میں جہانِ اسلام کی افسوسناک صورتحال اور کینسر کی غدود اسرائیل کی پیدائش کا سبب امّت مسلمہ کے تفرقہ کو قرار دیا اور فرمایا ـــــ "دشمنانِ اسلام مسلمانوں کے درمیان اختلاف پیدا کر کے ان کے مادی وسائل، دولت اور تیل کو لوٹ کر لے جاتے ہیں اور انھیں کاسہ لیسی اور ذلّت و خواری پر مجبور کر دیتے ہیں۔"

امام خمینی رضوان اللہ علیہ نے علماء اور اسلامی ملکوں کے سربراہوں اور مسلمانوں قوموں سے تقاضا کیا کہ اختلافات کو پسِ پشت ڈال دیں اور اسلامی مفادات کی خاطر متحد ہو جائیں۔ کیونکہ غیر وابستہ اور جدا جدا عناصر نقصان پذیر ہوتے ہیں۔ جبکہ قطرہ قطرہ کے اجتماع سے دریا بہہ نکلتے ہیں۔ لہٰذا تعمیر و ترقی فقط اتحاد و یکجہتی ہی سے میسر ہے۔

حضرت امام خمینی اتحاد کے اسی اسلحے کے ساتھ انقلاب اسلامی کو لے کر آگے بڑھے اور اسلامی انقلاب نے ثابت کیا کہ کس طرح ایک قوم اپنے اتحاد، ارادے اور خدا پر بھروسے سے خالی ہاتھوں ایک ایسے ہزاروں سالہ شہنشاہی نظام پر مسلط ہوسکتے ہیں کہ جیسے دنیا کی بڑی طاقتوں اور استعماری و استکباری قوتوں کی مکمل حمایت اور پشت پناہی حاصل ہو۔

جو کچھ انقلاب اسلامی کی کامیابی کے بعد اس کے دشمنوں نے اس کے خلاف انجام دیا بشریت کی عبرت کے لئے خود سے ایک جدا کتاب ہے۔ بین۔ الاقوامی اداروں کی جارحیت، نشریاتی اداروں اور مسموم تحریروں اور مسلّط کی گئی جنگ کے مختلف مراحل سے استفادہ، اقتصادی ناکہ بندی، ایرانی شہر طبس پر امریکہ کا فوجی حملہ، ایران اسرائیل تعلقات کی افواہیں، شیعہ سنی اختلافات کی پیدائش، درباری ملّاؤں کے ذریعے پروپیگنڈہ اور لٹریچر کی اشاعت۔ یہ سب عالمی سامراج کے انقلاب اسلامی کے خلاف اقدامات کا ایک گوشہ ہے۔ لیکن امت اسلامیہ کا اتحاد و یکجہتی اور دشمن کے اہداف و اغراض کے متعلق آگاہی و ادراک اس بات کا باعث بنے کہ توحید پرستوں کا یہ کارواں بغیر کسی توقف کے اپنے مقصد کی طرف بڑھتا رہے اور وحدت و یگانگت کے راستے پر چلتے ہوئے اس نے استقلال و آزادی کو حاصل کرلیا۔

اتحاد کی اہمیت و ضرورت سے متعلق مختلف طبقات کی آگاہی اور شعور لازمی ہے۔ علماء کا اتحاد اس ضمن میں پہلا قدم ثابت ہوسکتا ہے۔ چونکہ علماء کا باہمی اختلاف ملت و قوم کے اختلاف کا باعث بنتا ہے

اتحاد و یگانگی تک پہنچنے کے لئے تمام وسائل اور مذہبی اداروں سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ حج کے عبادی اور سیاسی مراسم کو اتحاد کی بنیاد قرار دینا چاہیئے۔ نماز جمعہ اور مساجد کے اجتماعات اور مذہبی محافل سب کو وحدت و اتحاد کی دعوت کا ذریعہ ہونا چاہیئے۔ صالح اور متقی علماء کو چاہیئے کہ ان درباری ملاوں سے دور رہیں کہ جو امریکہ و استعمار کے ایجنٹ و شیطان کے کارندے اور تفرقہ و اختلاف کا موجب بنتے ہیں۔ کیونکہ جیسا امامؒ نے فرمایا ہے، نقصان اختلاف کی وجہ سے پیش آتا ہے اور اگر اس وقت اسلام کو ضرب لگے تو پھر اٹھ نہ پائے گا۔

اسلامی ملکوں کے سربراہ جزوی یا فرعی اختلافات سے صرف نظر کریں اور سپر طاقتوں کے سامنے گھٹنے ٹیکنے اور امریکہ و مغرب کی حمایت کہ جو تمام اختلافات اور جھگڑوں کی جڑ ہے کے بجائے اپنے درمیان ہم آہنگی پیدا کریں۔

غیروں کی چاپلوسی کے بجائے اپنی قوم سے محبت کریں اور اجازت نہ دیں کہ قوم کی دولت لٹ جائے اور مظلوم فلسطین، افغانستان، کشمیر اور دیگر جگہوں کے مسلمان اسی طرح فقر و فاقہ اور جہالت و دربدری کا شکار رہیں۔ اسلامی ممالک کے سربراہ ایران اسلامی کی قدر کو پہچانیں اور ایران کے تجربات سے اچھی طرح فائدہ اٹھائیں کہ جو خالی ہاتھوں لیکن ایمان اور اتحاد کی قوت کے ساتھ سپر طاقتوں کے سامنے اٹھ کھڑا ہوا اور ان کے ناپاک ارادوں کو خاک میں ملا دیا۔ حضرت امام خمینی رضوان علیہ نے علماء اور طلباء کے اتحاد و یونیورسٹیوں اور دینی مدارس کی اصلاح کی طرف بہت توجہ دی ہے۔ کیونکہ انکی اصلاح معاشرے کی اصلاح کا سبب ہے۔

اس اہم ترین امر کی طرف حضرت امامؒ نے اسلامی انقلاب کے آغاز سے لے کر اسکی کامیابی تک اور پھر انقلاب اسلامی کے کامیاب ہو جانے کے بعد بھی اور اپنے سیاسی و الٰہی وصیت نامہ میں بھی بار بار توجہ دلائی ہے۔ امام ان دو گروہوں کی ذمہ داری کو انتہائی سنگین سمجھتے تھے۔ ان کے ملاپ کو قوم کا ملاپ اور ترقی و سعادت کا باعث جانتے تھے۔ اور ان دونوں کے اختلاف کو غیروں کے تسلّط کا باعث قرار دیتے تھے۔ انھوں نے فرمایا کہ یونیورسٹیز، دینی مدارس اور علماء ملک کی تمام ترقی اور پیشرفت کے لئے دو مرکز بن سکتے ہیں۔ اسی طرح تمام انحرافات اور زوال کے لئے بھی یہ دو مراکز کا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ یہ یونیورسٹی ہی ہے کہ جہاں سے مفکر اور دانشور نکلتے ہیں۔ اگر یونیورسٹی، یونیورسٹی ہو، اگر یونیورسٹی واقعاً علم کا مرکز ہو اور یونیورسٹی اسلامی ہو۔ یعنی محققین کی تعلیمات کے ساتھ ساتھ تہذیب نفس اور مقصدیت بھی ہو۔ یعنی اگر وہاں محققین کو تعلیم کے ساتھ ساتھ مہذب اور فرض شناس بھی بنایا جائے تو یہ ایک ملک کو سعادت سے ہم کنار کر سکتے ہیں۔ اسی طرح اگر دینی مدارس بھی مہذب اور فرض شناس ہوں تو ملک کو نجات دلا سکتے ہیں۔

اگر تنہا علم نقصان دہ نہ ہو تو فائدہ مند بھی نہیں۔ ان دو مراکزِ علم کو ایک دوسرے کے شانہ بشانہ چلنا چاہیئے۔ ان دونوں مراکزِ علم کو چاہیئے کہ علم وعمل اور علم و تہذیب کو دو پروں کی مانند سمجھیں۔ کیونکہ ان میں سے تنہا کسی ایک کے ساتھ پرواز ممکن نہیں ہے۔

امید ہے کہ یہ کتابچہ قارئین محترم کی توجہ کا سبب

بنے گا۔ نیز امتِ مسلمہ اور دنیا کے محرومین اس صحیفے کو کہ جو قوم و ملت کی ترقی و وحدت کے لئے راہ گشا ہے اپنا نصب العین قرار دیں گے تاکہ ترقی و سعادت کی راہ کو طے کریں اور کامیابی و کامرانی ان کے قدم چومے۔

موسسۂ تنظیم ونشر آثار امام خمینیؒ
امور بین الملل

۱

وحدت

اسلام کی نظر میں

وحدت اسلامی

امور بین الملل

وحدت
اسلامی

امور بین الملل

ہماری پہچان اسلام ہے

لبنان و ایران کا واقعہ اور یہ سب کچھ جیسا کہ آپ جانتے ہیں ایک دوسرے سے مختلف نہیں ہیں۔ مسلمان جہاں کہیں بھی ہوں انھیں چاہیئے کہ متحد رہیں اور وہ چیز جو ایک گروہ کے لئے باعثِ رنج ہے دوسرے گروہوں کے لئے بھی باعثِ رنج ہونا چاہیئے۔ ان کے مسائل ایکدوسرے سے جدانہ ہوں۔ یہ کہ ہم ایرانی ہیں اور وہ لبنانی یا کسی اور جگہ کے رہنے والے ہیں، اسلام میں ان باتوں کی کوئی گنجائش نہیں۔ اسلام ان سب افراد کو جو خدا پر ایمان لائے ہیں برابر سمجھتا ہے اور تفاوت و تمیز کا قائل نہیں۔ ایسا نہیں کہ عرب کے لئے ایک علیحدہ امتیاز کا قائل ہو اور عجم کے لئے ایک جدا۔ اسی طرح ایرانی کے لئے الگ اور دنیا کے کسی اور باشندے کے لئے علیحدہ۔ ایسی اختلافی اور طبقاتی باتیں عموماً دنیا دی و مادی لوگوں کے ہاں موردِ بحث رہتی ہیں کہ چونکہ ہم ایرانی ہیں لہٰذا ہمیں ایران کے لئے کیا کچھ کرنا چاہیے یا یہ کہیں کہ ہم تو عراقی ہیں

وحدت اسلامی

یہ سب کیوں ؟

اسلام میں ان باتونکی کوئی گنجائش نہیں ۔ اسلام چاہتا ہے کہ پوری دنیا ایک خاندان ہو ، پوری دنیا میں ایک حکومت ہو وہ بھی حکومتِ عدل و عدالت اور تمام افراد اسی ایک خاندان کے فرد ہوں ۔

لہٰذا ہم نے بار بار اس مسئلے کی طرف توجہ دلائی ہے کہ یہ مسئلہ شاید ہر جگہ زیر بحث ہے کہ مثلاً ایرانی قوم جدا ہے اور عراقی جدا ہر کوئی اپنے لئے ایک تعصب کا شکار ہو ۔ حتیٰ کہ اسلام سے کوئی سروکار نہ رکھتا ہو اور فقط نسل و قوم پرستی سے مطلب رکھتا ہو

اسلام کی نظر میں یہ باتیں بے بنیاد ہیں بلکہ خلاف اسلام ہیں ۔ باوجود اس کے کہ اسلام ملک اور وطن کے احترام کا قائل ہے ۔ کیونکہ وطن زادگاہ اور پیدائش کی جگہ ہے ۔ لیکن اسے اسلام کے مدمقابل قرار نہیں دیا گیا ۔ اسلام اساس و بنیاد ہے اور دوسری باتیں جزئیات اور فروع کی حیثیت رکھتی ہیں ۔ نظریاتی لوگوں کی اساس و بنیاد اسلام کی خدمت کرنا ہے ۔ یہ خدمت اگر لبنان میں ہو تو بھی خدمت ہے اور اگر ایران میں ہو تو بھی ۔ حتیٰ اگر قید بند میں بھی ہو تو خدمت ہے اور اگر آزاد ہو تو بھی خدمت ہے ۔ ایسے افراد اس وقت بھی خدمت کر رہے ہیں ۔ بنا بر ایں اگر کوئی کبھی اسلام کی راہ میں مصیبت برداشت کرتا ہے (البتہ اس کو مصیبت نہیں کہنا چاہیئے) اور یہ مصائب خالصتاً اسلام کی راہ میں ہوں تو یہ ساری مشکلات و تکالیف سہل و آسان ہو جاتی ہیں ۔ ——— (۱)

وحدت اسلامی
امور بین الملل

مؤمنین آپس میں بھائی ہیں

آپ کوشش کریں کہ جیسے ایران میں انقلاب برپا ہوا ہے اور اب یہ ایران ہر قسم کی قربانی کے لئے آمادہ ہے اپنی قوموں کو بیدار کریں کہ جن کے دل اسلام کے لئے تڑپتے ہیں. جن کے دل اپنے ملک کے لئے بے قرار اور بے چین رہتے ہیں۔ پہلے اپنی قوموں کو بیدار کریں تاکہ یہ الٰہی تبدیلی جو ایران میں رونما ہوئی ہے وہاں بھی پیدا ہو۔ اگر ہر جگہ یہ تبدیلی رونما ہو جائے تو مسئلے کا حل یہی ہے۔ پھر آپ نہیں ڈریں گے کہ کہیں چار عدد مفسد و فاسد آئیں اور مسجد الاقصیٰ پر قبضہ کرلیں۔ پھر آپ ہراساں نہیں ہوں گے. کیونکہ مسئلہ تو حل ہو چکا ہوگا۔ لیکن جب ایک قوم دو حصوں میں بٹ جائے یا دس ٹکڑوں میں تقسیم ہو جائے یا اس کے سو حصے بخرے ہو جائیں اور ہر کوئی دوسرے کا مخالف ہو اور حکومتیں بھی اسی ڈگر پر چل نکلیں تو پھر کوئی امید نہ رکھیں کہ اس طرزِ حکومت اور اس طرز فکر کے ساتھ آپ غالب آسکیں گے. ضروری ہے کہ اسلامی تعلیمات کو اپنایا جائے۔ جیسا کہ اسلام نے حکم دیا ہے کہ مومنین جہاں کہیں بھی ہوں آپس میں بھائی ہیں۔ اسلام حکم دیتا ہے کہ خدا کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالو اسلام مزید حکم دیتا ہے کہ آپس میں لڑائی جھگڑا نہ کرو دگرنہ نابود ہو جاؤ گے. مسلمان اسی صورت میں اپنے آپ کو سپر طاقتوں اور فاسد حکومتوں کے چنگل سے آزاد کروا سکتے ہیں جب خدا کے اس حکم پر عمل کریں۔ یہ الٰہی دعوت ہے۔ ابتدائے اسلام سے لے کر آخر تک اس دعوت کو قبول کریں۔ جب تک یہ الٰہی دعوت قبول

نہ ہو ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ ہم اسی وقت کچھ کرنے کے قابل ہیں جب ہماری فکر اسلامی ہو۔ قرآن و اسلام سے رغبت پیدا کریں اور صدرِ اسلام کی تعلیمات پر عمل کریں۔ امید ہے کہ آپ لوگ جو روزِ قدس کی مناسبت سے اطراف و کنار سے تشریف لائے ہیں، کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔ تمام مسلمان کامیاب و کامران ہوں گے۔ انشاءاللہ تعالےٰ ایک دن تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہو جائیں گے۔

تمام مسلمان ممالک سے فساد کی جڑیں اکھاڑ پھینکی جائیں گی اور اسرائیل کی فسادی جڑ مسجد الاقصیٰ سے اور ہمارے اسلامی ملک سے اکھڑ جائے گی اور انشاءاللہ اکٹھے بیت المقدس میں نماز وحدت پڑھیں گے انشاءاللہ۔ ——————— (۲)

فرمانِ خداوندی ہے کہ متحد رہیں

"متحد رہیں" ——— اگر ہم اس جملے کے معانی کی پیروی کریں۔ خدا کے اس حکم کی پیروی کریں۔ تو پھر کوئی کچھ کہے اس کی آواز ہمارے کانوں میں نہیں پڑنے کی ——— کچھ بھی افواہیں پھیلائیں یا ہتھکنڈے استعمال کریں وہ اپنی موت آپ مر جائیں گے۔ کسی قسم کی بھی دروغگوئی سے کام لیں۔ ان کا یہ سب کچھ دھرے کا دھرا رہ جائے گا۔ اس لئے کہ ہم نے اس بنیاد (وحدت) کو مضبوط اور محکم بنالیا ہے۔ ہمارا اتحاد خدا کے لئے ہے ہماری وحدت و یکتائی اس لئے نہیں کہ خود کسی مقام و منصب پر پہنچ سکیں اور کوئی کام کرسکیں۔ ہمارا اتحاد اس لئے ہے چونکہ خدا نے فرمایا ہے کہ متحد رہیں۔ لہٰذا ہم اسی کے لئے متحد ہیں۔ پس ایسا اتحاد کہ جو خدا کے لئے ہو اس

کے مقابلے میں ہر مکر و فریب بے وقعت ہے۔ کیونکہ یہ مکر خدا کے ساتھ مکر ہے اور یہ دشمنی خدا کے ساتھ دشمنی ہے۔ جب ہم نے اس کام کو خدا کے لئے کیا ہے تو پھر اگر کوئی مخالفت کرے تو اس کی یہ مخالفت خدا کے ساتھ مخالفت ہے کیونکہ ہم تو اسی کے لئے کام کرتے ہیں۔ اور وہ (مخالفین) بھی اسی کے لئے مخالفت کرتے ہیں کہ ہم خدا کے لئے کیوں کام کر رہے ہیں۔ اب تمام تر دشمنان اسی لئے ہیں کہ ہم اسلام کے لئے کام کر رہے ہیں ورگرنہ ہم تو کچھ بھی نہیں ۔۔۔ (۳)

اپنا حق اتحاد اور جرأت سے لو!

تمام مستضعفین کو چاہیئے کہ باہمی اتحاد و ہمبستگی اور تفاہم کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے ملکوں سے فساد کی جڑیں اکھاڑ پھینکیں۔ دنیا کی سلامتی اور امن مستکبرین کی نابودی ہی میں مضمر ہے۔ جب تک یہ غیر مہذب اقتدار پرست زمین پر موجود ہیں مستضعفین اپنی خدا داد وراثت حاصل نہیں کر سکتے۔

اے دنیا کے مظلوم لوگو! خبردار رہو۔ جس ملک اور جس طبقے سے بھی تعلق رکھتے ہو، ہوش میں آؤ۔ امریکہ اور دوسرے خالی کھوپڑیوں والے آمروں کے رعب و دبدبے اور گیدڑ بھبکیوں سے نہ ڈرو بلکہ ان کا جینا حرام کر دو اور اپنا حق پوری جرأت اور شجاعت کے ساتھ ان سے چھین لو۔

اے مسلمانو! خبردار رہو۔ خواہ تمہارا تعلق کسی بھی قبیلے اور مکتب فکر سے کیوں نہ ہو۔ اپنے گھریلو اختلافات کو دور پھینک کر خداوند عالم کے فرمان کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دو۔ "واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعا و لا تفرقوا [۱]"

۱۔ سورۂ آل عمران آیت ۱۰۳

خدا تعالیٰ نے عزت کو خاص اپنے لئے، اپنے عظیم الشان رسولؐ اور مومنین کے لئے قرار دیا ہے۔ آپ ان جابر حکومتوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں۔ ان کے خلاف قیام کریں کہ جنہوں نے آپ کے وجود د، ہستی کو اسلام دشمنوں کے اختیار میں دے دیا ہے۔ اپنے ملک کو ان مکروہ چہروں والے خائنوں سے نجات دلائیں خدا آپ کے ساتھ ہے۔ ____________ (۴)

اللہ کی رسّی کو تھامو!

یہ آیۂ شریفہ جو خواہرِ محترمہ نے تلاوت کی ہے اس میں فرمایا گیا ہے کہ "واعتصموا بحبل للہ جمیعاً ولا تفرقوا[۱]" آیۂ مبارکہ میں حکم فقط مجتمع یا اکھٹے ہونے کا نہیں۔ یہ حکم تو عام لوگوں اور بے دین حکومتوں کی طرف سے بھی ہوتا ہے کہ مل جل کر رہیں۔ یہ سب کے سب اکٹھے رہنے کا حکم دیتے ہیں۔ لیکن خدا کا حکم " واعتصموا بحبل للہ۔" ہے وہ چیز جو اہم ہے وہ یہ ہے کہ صرف یہ نہ ہو کہ سب کسی ایک بات پر اکٹھے ہو جائیں اور متفرق و منتشر نہ ہوں بلکہ حکم یہ ہے کہ سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔

حق کی راہ ہو، توجہ خدا کی طرف ہو اور راہ حق کو اختیار کیا گیا ہو۔ انبیاء اس لئے نہیں آئے کہ لوگوں کو (مختلف) امور میں مجتمع کریں بلکہ انبیاء تو اس لئے مبعوث ہوئے ہیں کہ سب کو راہ حق پر مجتمع کریں۔ یعنی یہ راستہ ایسا ہے کہ طبیعت سے شروع ہوتا ہے اور تا ماوراء طبیعت اور پھر وہاں

۱۔ سورۂ آل عمران آیت ۱۰۳

تک چلا چلتا ہے کہ جہاں تک ابھی ہماری عقلوں کی رسائی نہیں۔ اگر سب آپس میں مل جائیں اور اس راہ پر چل نکلیں، سب اکٹھے اس راہ پر گامزن ہوں تو یہ دنیا و آخرت ہر دو کے امور چلانے کے لئے کافی ہے۔

(۵)

بھائی بھائی ہو جاؤ

اللہ تبارک و تعالٰے کے احکام کی پیروی اسی میں ہے کہ سب آپس میں ایک ہو جائیں۔ روایات میں حضرت رسول اکرمؐ سے وارد ہوا ہے کہ "مومنین ید واحدہ" [۱] (ایک ہاتھ ہیں)۔ رسول اکرمؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ دو ہاتھ کی مانند ہیں۔ آپ کو چاہیئے اپنے اتحاد و یکتائی کو اس مرحلے تک پہنچائیں کہ پھر اپنے درمیان جدائی کا تصور نہ کر سکیں۔ یہ اسلام کا حکم ہے کہ آپ باہم ایک دوسرے کے بھائی بنیں۔ اس بھائی چارے اور وحدت کا نتیجہ یہ ہوگا کہ کوئی طاقت آپ پر مسلط نہ ہو سکے گی۔ جب تک آپ کی توجہ اور توکل کا مرکز خدا کی ذات ہے آپ کے مقابلے میں آنے والی ہر قوت و طاقت نسیت و نابود ہے۔

(۶)

اتحاد ــــ دعوتِ قرآن ہے

یہ جو قرآنِ کریم ہمیں اور تمام مسلمانوں کو ہمیشہ اتحاد و یکتائی کا حکم دیتا ہے۔ "واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا" [۲]

۱۔ عوالی اللئالی ج ۱ ص ۲۳۵ ۲۔ سورۂ آلِ عمران آیت ۱۰۳

ایک سال، دس سال یا سو سال کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ پوری تاریخ پر محیط ہے۔ اوّل سے آخر تک سارے عالم کے لئے ہے۔ ہم اس امر کے محتاج ہیں کہ اس اتحاد کو عملی و حقیقی صورت میں پیدا کریں۔ یہ وحدت و یگانگت موجود ہے اس کی حفاظت کریں۔ ہم ابھی راستے میں ہیں۔ ہمارے لئے لازم ہے کہ ہم اس اتحاد کی پاسداری کریں۔

میں امید کرتا ہوں کہ ایرانی قوم کی وحدت کی برکت سے یہ وحدت تمام اسلامی ملکوں میں پیدا ہو جائے گی اور جو پیدا ہو بھی رہی ہے۔ تمام مسلمان بالکل اسی طرح کہ جیسے روایات میں ملتا ہے دشمنوں کے مقابلے میں ایک ہو جائیں۔

انشاالله خدا آپ سب کو توفیق عنایت فرمائے کبھی بھی اس شور و غو غا اور غیر ملکی پروپیگنڈوں سے نہ ڈریں ـــــ ڈر جو ہونا چاہیئے الله تبارک وتعالٰے سے ہونا چاہیئے۔ دوسری طاقتوں سے نہ ڈریں۔ اس لئے کہ حق تعالٰے کی قدرت و طاقت کے علاوہ کوئی طاقت وجود نہیں رکھتی۔ یہ حق تعالٰے ہی کی طاقت کا جلوہ، ایک ضعیف جلوہ، پورے عالمِ طبیعت میں دکھائی دیتا ہے۔ آپ کبھی نہ ڈریں۔ مضبوطی سے سیدھے اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں۔ تمام طاقتوں کے سامنے استقامت سے ڈٹ جائیں۔ خدا آپ کے ساتھ ہے۔ انشاالله وہ آپ سب کی حفاظت و نگہداری کرے گا۔ آپ کو آپکی حکومت کو شیطانوں کے شر سے نجات دلائے گا ـــــ اور اہم یہ ہے کہ الله تبارک وتعالٰے آپ سے راضی ہو۔ ـــــــــ (۷)

قرآن کریم نے ہم سب کو بھائی کہا ہے۔

اوّل انقلاب سے اب تک اسلامی جمہوریہ (ایران) نے فساد کی جڑوں کو کاٹنے اور انکی بنیادوں کو تباہ و برباد کرنے سے لیکر امورِ مملکت کی قانون سازی اور تعمیرِ نو تک جتنی بھی فعالیت کی ہے سب کچھ اسی اتحاد کی بدولت ہے کہ جو اخلاقِ اسلامی میں سے ہے۔ اور یہ (ہمارے لوگ) اس سے بہرہ ور تھے۔

یہ بھائی چارہ انہی امور میں سے ایک ہے۔ قرآن کریم میں ہم سب کو، مسلمانوں کو، مومنین کو ــــ ایک دوسرے کا بھائی کہا گیا ہے۔ "انما المومنون اخوۃ"[۱] بھائیوں کو چاہیئے کہ حسنِ نیت اور بھائی چارے کے جذبے کے ساتھ اکٹھے رہیں اور بحمد للہ تعالےٰ ایسا ہی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اس نعمت الٰہی کی حفاظت کریں ــــ اس نعمت الٰہی کی ــــ کہ جسے خدا بھی نعمت شمار کرتا ہے ــــ یہ نعمت عظیم ترین نعمتوں میں سے ہے۔ جب تک ہم اس نعمت الٰہی کی حفاظت کرتے رہیں گے تمام شیطانوں کے شر سے امن و امان میں رہیں گے۔ جس دن ہم نے خدانخواستہ اس نعمت کو کھو دیا اسی دن ہمارے ملک میں خلل وارد ہو جائے گا۔

امید ہے کہ اسی روش کے ساتھ کہ جیسا ابھی آگے بڑھ رہے ہیں۔ بڑھتے رہیں گے۔ اسلامی جمہوریہ پیش رفت کر رہی ہے اور وہ تمام لوگ کہ جو ایران میں کوئی کام انجام دے رہے ہیں، ایک فکر کے مالک ہیں، سب

۱۔ سورۂ حجرات آیت ۱۰

متحد ہیں، ایک دوسرے کے ساتھ موافق وہم آہنگ ہیں۔

اب تک بحمد اللہ جو بھی سازش ہوئی ہے اسی بیداری کی بدولت ناکام ہوئی ہے کہ جس سے ہماری ملت مالا مال ہے اور وہ بیداری کہ جس سے ہماری حکومت سرفراز ہے اور باقی سب لوگ ـــــ اور انشا اللہ اس کے بعد بھی (ہونے والی ہر سازش) اپنی موت آپ مرجائے گی ـــــ!

خدا انشا اللہ آپ سب کو، تمام ملکوں کو، اسلامی ملکوں کو، تمام مسلمان قوموں کو اتنی بیداری عطا فرمائے کہ یہ اسلام کی طرف لوٹ آئیں اور بنی نوع انسان کی خدمت کرسکیں۔

انشا اللہ خدا اسکی توفیق عنایت فرمائے۔ ـــــ (۸)

اتحاد کی قرآنی دعوت مظلوم و متروک ہے

پیغمبر اکرمؐ سے نقل ہوا ہے کہ اسلام شروع میں مظلوم تھا اور بعد میں بھی مظلوم رہے گا۔[۱] میں چاہتا ہوں کہ آج آپ کی خدمت میں اسلام کی مظلومیت سے متعلق کچھ عرض کردوں۔ ہم قرآن پاک میں بھی دیکھتے ہیں کہ رسول اکرمؐ اللہ تبارک و تعالے سے شکایت کرتے ہیں کہ:

ان قومی اتخذوا ھذا القران مھجوراً[۲]

میری اس قوم نے اس قرآن کو ترک کر رکھا ہے۔

اپنی قوم اور اپنی امت کی طرف سے قرآن کے مہجور و متروک ہو جانے پر

۱۔ عوالی اللئالی ج ۱ ص ۳۳ ۲۔ سورۂ فرقان آیت ۳۰

شکایت فرمارہے ہیں۔ میں آج یہ مہجوریت ومظلومیت آپ صاحبان محترم کے حضور عرض کرتا ہوں۔ آپ مشاہدہ فرمائیں کہ اسلام ومسلمین کس حالت زار میں مبتلا ہیں۔ قرآن اور اسلام مہجور ومظلوم ہیں۔ قرآن واسلام کی مہجوریت ومتروکیت اس طرح سے ہے کہ قرآن کے اہم ترین مسائل اور اسلام کے اہم ترین مسائل یا بطور کامل قرآن واسلام مہجور ومتروک ہیں یا پھر خود کئی ایک اسلامی حکومتیں ان کے خلاف قیام کئے ہوئے ہیں۔ قرآن کے انتہائی اہم سیاسی مسائل میں سے اتحاد کی دعوت دینا اور اختلاف سے منع کرنا ہے۔ قرآن کریم میں مختلف تعبیرات کے ذریعے مسلمانوں بلکہ تمام انسانوں کے درمیان نزاع ولڑائی جھگڑے سے منع کیا گیا ہے اور اسمیں پوشیدہ راز کو بھی بیان فرمایا گیا ہے کہ۔" لا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم [1]"

ہمیں تحقیق کرنا چاہیئے کہ یہ دو اہم ترین اصول کہ جو اسلام کے اہم ترین سیاسی اصول ہیں، مسلمانوں کے درمیان کس حد تک موجود ہیں۔ آیا مسلمانوں نے ان اصولوں کی طرف کچھ توجہ بھی کی ہے ؟ آیا انھوں نے ان دو اہم ترین اصولوں کی پیروی کی ہے ؟ اگر ان اصولوں کی اطاعت کریں تو مسلمانوں کی تمام مشکلات حل ہو جائیں اور اگر اطاعت نہ کریں تو نسیت ونابود ہو جائیں گے اور ان کی رنگ وبو بھی ڈھونڈے سے نہ ملے گی۔!

مسلمانوں کے دو طبقے ہیں۔ ایک طبقہ اسلامی اقوام کا ہے۔ عام لوگوں کا طبقہ ہے اور دوسرے وہ لوگ ہیں کہ جو ان عوام پر حکومت کرتے ہیں۔ اور اپنے ملکوں کے سربراہ دکرتا دھرتا ہیں۔ یہ حکومتیں اور سربراہانِ ممالک کہ

۱۔ سورۂ انفال آیت ۴۶

جو اسلام کے نام پر کسی نہ کسی ملک پر حکومت کر رہے ہیں اور سب ہی اسلام اور کتاب اللہ کی پیروی کے دعویدار ہیں آئیں دیکھیں کہ آیا انھوں نے اسلام اور کتاب اللہ کے اس اہم سیاسی اصول پر عمل کیا ہے یا اسے پس پشت ڈال دیا ہے۔ اور اسکی مخالفت کی ہے۔ پھر ایک اور اہم اصول کہ جو انتہائی اہم اصولوں میں سے ہے وہ یہ کہ مسلمان کفار کے زیر تسلط نہ رہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے کافروں میں سے کسی کو بھی مسلمانوں پر حکومت کرنے کا حق نہیں دیا " ولن یجعل اللہ للکافرین علی المومنین سبیلا[1] " مسلمانوں کو کافروں کے اس تسلط کو قبول نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ اصول ان سیاسی امور میں سے ہے کہ جنھیں قرآن کریم نے تجویز کیا ہے۔ اور مسلمانوں کو اسکی طرف دعوت دی ہے۔ دور حاضر میں ہم دیکھتے ہیں کہ اسلامی ملکوں میں ان اسلامی ملکوں کے سربراہ یا تو آپس میں دست وگریبان ہیں، سیاسی جھگڑوں اور پروپیگنڈے کی جنگ میں سرگرم ہیں یا پھر انکے مابین اتحاد اور افہام وتفہیم نہیں ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اسلامی ممالک میں وحدت واتحاد تو نہیں ہے البتہ لڑائی جھگڑا ضرور ہے۔ یہ جنگ وجدل کبھی تو مسلح ہوتا ہے اور کبھی بلکہ اکثر وبیشتر اوقات سیاسی ـــــ اور پروپیگنڈے کے میدان میں ـــــ انہی جھگڑوں کا اثر ہے کہ یہ تباہ وبرباد ہوگئے ہیں۔

قرآن کریم نے اس بات کی خبر دی ہے اگر تم آپس میں جھگڑو گے تو تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ " لا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم۔[2] " آپ مسلمانوں میں سہل انگاری کے آثار مشاہدہ فرما رہے ہیں۔ عرب ممالک میں بھی فشل (ٹوٹ پھوٹ اور سست روی) کے اثرات آپ ملاحظہ

۱۔ سورۂ نساء آیت ۱۴۱ ۲۔ سورۂ انفال آیت ۴۶

فرمارہیں۔ فشل ہونا ——— اس سے بدتر اور کیا ہو کہ وسیع و عریض اسلامی ممالک اپنی تمام تر سیاسی، فوجی ذخائر کی قوت کے باوجود اسرائیل کے مقابلے میں سب کے سب فشل ہیں — !

آپ کی نظر میں فشل کا کیا معنی ہے؟ آیا اس کے علاوہ کوئی اور معنیٰ ہے کہ کوئی ایک حکومت یا کوئی ایک قوم وہ کام کہ جو اسے انجام دینا چاہیئے ——— یا وہ کام کہ جو اسے اپنے نظام کے تحفظ کے لئے انجام دینا لازم ہے، انجام نہ دے پائے ——— وہ دشمن کہ جس نے اسلام پر حملہ کیا ہے، مسلمان علاقوں پر حملہ کیا ہے اور دن بدن بڑھتا ہی چلا جارہا ہے، اپنے واسطے ایک ملک پر بھی قناعت نہیں کرتا مسلمان اس کے مقابلے میں فشل ہیں۔ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ یہ بچے جو جنوبی لبنان سے آئے ہیں اور یہ بچے کہ جو شہدائے اسلام کے وارث ہیں۔ ہمارے پاس ان کے لئے کیا جواب ہے۔ زندہ ضمیر انسانوں اور مسلمانوں کے پاس ان بچوں کے لئے کیا جواب ہے ؟ یہ بچے کہ جو اپنے ننھے دلوں کے ساتھ یہاں آئے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اسلام کا دفاع کریں اور جو اپنے علاقوں میں اسرائیل کے ظلم و ستم کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔

حدیث رسول اکرمؐ ہے کہ اگر کوئی مسلمان فریاد کرے۔" من سمع رجلاً ینادی یاللمسلمین فلم یجبہ فلیس بمسلم"[1] اور مسلمان اسے جواب نہ دیں تو وہ مسلمان نہیں ہیں۔ میں فریاد کرتا ہوں — یاللمسلمین ——— اے دنیا بھر کے مسلمانو ——— ! اے اسلام کی دعویدار حکومتو ——— ! اے دنیا کی

۱۔ اصول کافی ج ۲ ص ۱۶۴، حدیث نمبر ۵

مسلمان قومو ـــ! اسلام کی داد رسی کو پہنچو ـــ! ان مظلوموں کی مدد کو پہنچو کہ جو بڑی طاقتوں کے دباؤ میں ہیں ـــ ان ننھے منے بچوں کی داد رسی کو لپکو کہ جو اپنے ماں باپ کو گنوا بیٹھے ہیں۔ ـــ ان ملکوں کی مدد کو بڑھو کہ جو سپر طاقتوں کے حملے کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ خود اپنی داد رسی کرو۔ اپنی قوموں کی داد رسی کرو اے دنیا کے مسلمانو! بڑی طاقتیں اپنے حیلہ و مکر کے ساتھ پروپیگنڈے کے ساتھ اور اپنے پٹھوؤں کے ذریعے اسلامی ملکوں میں اسلام کی ہر ہر چیز پر قابض ہو رہے ہیں اور ہو چکے ہیں۔

اے دنیا جہان کے مسلمانو! اسلام کو پہچانو ـــ! اے وہ لوگو کہ جو تمام ملکوں سے یہاں جمع ہوئے ہو، کئی ایک ممالک سے ایران آئے ہو اور ایران کے حالات کو قریب سے دیکھ رہے ہو۔ آپ میں سے بعض نے یا سب نے جنوبی اور مغربی ایران کے حالات کو بھی قریب سے دیکھا ہے اور آپ نے امریکہ کے ہاتھوں اور امریکہ سے وابستہ صدام کے ہاتھوں ہم پر ٹوٹنے والی مصیبتوں کو بھی ملاحظہ کیا ہے۔ یہ سب کچھ دنیا کو بتایئں۔

اگر آپ افغانستان کے حالات سے بے خبر ہیں تو افغانستان کے علماء اور بہت سارے معززین افغانستان یہاں موجود ہیں ـــ ایران میں ہیں ان سے پوچھئے کہ افغانستان میں کیا بیت رہی ہے۔

اے مسلمانو! اسلام کی مدد کو لپکو ـــ بڑی طاقتیں اسلام کی مخالف ہیں سپر طاقتیں اسلام کو برداشت نہیں کرتیں ـــ کیونکہ وہ دیکھتی ہیں کہ اگر ایک ارب آبادی اسلام کے پرچم تلے جمع ہو جائے تو پھر ان کے لئے دنیا میں جینا محال ہو جائے گا اور ان سب کی جارحیت اور ظلم و ستم کا خاتمہ ہو جائے گا۔

کیا ہوگیا ہے مسلمانوں کو ـــــ اور کیا ہوگیا ہے ان مسلمان لیڈروں کو ـــ کہ اپنی تمام تر حیثیت و آبرو کو امریکہ پر نچھاور کئے جا رہے ہیں۔

کیا ہوگیا ہے انھیں ـــ کہ اسلام کے عظیم خزانے کہ جو کمزور و پابرہنہ قوموں کی ملکیت ہے امریکہ کی جھولی میں ڈالے جا رہے ہیں اور امریکہ ان عنایات کے مقابلے میں اسرائیل کی طرف داری کر رہا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ ہم اسرائیل کو انکے ہاتھوں نہیں بیچیں گے۔

کیا ہوگیا ہے مسلمانوں کو؟! .... آخر کیونکر مسلمان ایسے ہوں ـــ؟! آخر کیوں مسلمانوں کے ذرائع ابلاغ مسلمانوں ہی کے ایک ایسے گروہ کے خلاف ہیں کہ جو غیر ملکی بالا دستی اور بین الاقوامی چوروں سے اپنے آپ کو نجات دلانا چاہتا ہے تمام نشریاتی اداروں نے اسی ایک گروہ کے خلاف ایکا کر لیا ہے ـــ کیا ہوگیا ہے انھیں کہ ایران کے خلاف صف آراء ہو گئے ہیں ـــ آخر ایران نے کیا کیا ہے۔؟ آخر کیا ہوگیا ہے کہ یہ درباری ملاّ ایران کے خلاف کفر کے فتوے صادر کر رہے ہیں۔

قرآن صراحت سے کہتا ہے کہ اگر کوئی اسلام کا دعویٰ کرے تو اسے مسلمان جانیں ـــ اسکی بات قبول کریں ـــ اسے رد نہ کریں۔

لیکن یہ اسلام کو کیا جانیں؟!؟ .... انھیں اسلام کا کیا پتہ ؟! .... ہم فریاد کر رہے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور چاہتے ہیں کہ رسول اکرمؐ اور قرآن کریم کے احکامات کو اس ملک میں نافذ کریں ـــ بیس سال سے زیادہ عرصہ ہونے کو ہے کہ ہم اسرائیل اور امریکہ کے ساتھ اپنی مخالفت کا اعلان کر رہے ہیں اور اس سب کے باوجود اخبار و رسائل لکھنے والے، ریڈیو اور دیگر ذرائع ابلاغ ہم پر تہمت لگا رہے ہیں کہ اسرائیل سے ہماری دوستی ہے۔ ہماری

اسرائیل کے ساتھ دوستی ہے یا انکی کہ جو دیکھ رہے ہیں اور مشاہدہ کررہے ہیں کہ اسرائیل مسلمانوں کے ساتھ کیا کر رہا ہے.؟ اسرائیل نے لبنان کو حالات کے گھن دہانے پر لاکھڑا کیا ہے.؟ اسرائیل شام کے ساتھ کیسا سلوک روا رکھے ہوئے ہے. جولان کی پہاڑیوں کو اس نے اپنے ملک میں شامل کر لیا ہے اور اسکی خواہش اس سے کہیں بڑھ کر ہے.

لیکن آپ کہتے ہیں کہ ہم اسے تسلیم کرنا چاہتے ہیں ــــ! کیا ہمارے اس کے ساتھ یارانے ہیں کہ جو بیس سال سے بھی زیادہ عرصہ سے فریاد کر رہے ہیں کہ مجتمع ہو جاؤ اور اس سرطانی غدود کو مسلمانوں کے درمیان سے نکال باہر پھینکو.ــــ بیت المقدس اس سے چھین لو اور اسلامی ممالک کو اس کینسر سے نجات دلاؤ ــــ؟؟!ــــ یا آپ لوگوں کے ــــ کہ جو اسرائیل کو کسی نہ کسی حیلے بہانے سے تسلیم کر لینا چاہتے ہو ــــ اسلام کے مقابلے میں ایک ملک، ایک ایسے ملک کے ایجنٹ بننا چاہتے ہو کہ جس کا ظلم و ستم پوری دنیا پر آشکار ہے. آپ لوگوں کی یہ جسارت ہے کہ خدا کے مقابلے میں کھڑے ہو گئے ہیں. خدا کے دشمن اور مسلمانوں کے سخت ترین دشمن کے لئے آپ چاہتے ہیں کہ اسے بالادستی عطا کریں اسے سکون و اطمینان فراہم کرنا چاہتے ہو اور چاہتے ہو کہ اسے تسلیم کر لو ــــ آپ اسرائیل کو تسلیم کر لیں لیکن وہ آپ کو تسلیم نہیں کرے گا. آپ نے قیام کیا اور پھر بیٹھ گئے تاکہ اسرائیل خدانخواستہ آپ سب پر حکومت کرے.

اے مسلمان قومو ــــ! اے تمام اسلامی ملکوں کی مظلوم قومو ــــ! اے وہ عزیز قومو کہ جو ایسے افراد کے زیر حکومت ہو کہ جو آپ کے تمام ذخائر امریکہ کی جھولی میں ڈالے جا رہے ہیں اور آپ خود زحمت و ذلت کی زندگی بسر کر رہے

ہیں ـــــ بیدار ہو جاؤ ـــــ کھڑے ہو جاؤ ـــــ اے مستضعفین جہان! قیام کرو اور سپر طاقتوں کے مقابلے میں کھڑے ہو جاؤ
اور اگر آپ کھڑے ہو جائیں تو پھر یہ کچھ بھی نہیں کر سکتے۔

آپ نے دیکھا کہ ایران کی مسلمان ملّت آپس میں متحد ہو گئی اور انھوں نے باہم ملکر قیام کیا۔ خالی ہاتھوں کے ساتھ ـــــ بغیر اسلحے کے ـــــ محمد رضا (پہلوی) کی اس عظیم شیطانی طاقت اور اسکی پشت پناہی کرنے والی سپر طاقتوں کی ان عظیم قوتوں کے خلاف ـــــ ان سب کو دور اٹھا پھینکا اور اس فاسد حکومت کو اور اس غیر قانونی فاسد حکومت کو اپنے ایمان کی قوت اور اللہ اکبر کے نعروں کے ساتھ میدان سے نکال کر جہنم رسید کر دیا۔ اور اس کی جگہ اسلامی حکومت کا قیام عمل میں لائے ـــــ وہ حکومت کہ جس کا آپ ابھی ایران میں مشاہدہ فرما رہے ہیں۔ ایک اسلامی حکومت ہے۔ ایک ایسی حکومت کہ جو ضعیف اور کمزور اور پسے ہوئے لوگوں کی حامی ہے ایسی حکومت کہ جو دنیا جہان کے مستضعفین کی طرفدار ہے

اگرچہ نہ مالی طاقت رکھتے تھے اور نہ بدنی ـــــ اور نہ ہی فوجی قوت کے حامل تھے لیکن ایمان کی قوت سے معمور تھے۔ اگر آپ اللہ تبارک تعالیٰ کی نصرت کریں گے تو خدا آپ کی نصرت کرے گا۔

"ان تنصروا اللہ ینصرکم و یثبت اقدامکم"[۱]

خدا کی نصرت اس کے دین کی نصرت سے وابستہ ہے۔ خدا کے بندوں کی مدد، مظلوموں کی مدد ہی اسکی مدد ہے۔ اگر آپ ان ظالموں کے مقابلے میں اٹھ کھڑے ہوں اور مظلوموں کا حق ان سے طلب کریں ـــــ قیام کریں ان بڑی

۱۔ سورۂ محمد آیت ۸

طاقتوں کے مقابلے میں کہ جو آپ پر حکومت کرنا چاہتی ہیں ___ دنیا کے اس پار سے امریکہ سے ، دنیا کے اس کونے سے آتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہم پر حکومت کریں اور ہمیں ، آپ کو اور سب کو اپنی طاقت کے ماتحت رکھیں اور ہمارے ذخائر کو برباد کریں ۔ افسوس صد افسوس کہ ہماری حکومتیں ان سے بڑھ کر انکی حمایت کرتی ہیں ۔

پس اسلام آج مظلوم ہے اور قرآن مہجور ___ قرآن کے احکام متروک ہیں ، اس لئے کہ اذانیں تو کہتے ہیں اور نمازیں بھی پڑھتے ہیں ۔ لیکن اسلام کے بہت سے سیاسی احکام کی طرف کوئی توجہ نہیں قرآن کی مہجوریت ختم نہیں ہو سکتی ؟ اگرچہ تلاوتِ کلامِ پاک کی انسانی زندگی کے تمام شعبوں میں موجودگی لازم ہے لیکن یہ کافی نہیں ہے ۔ ضروری ہے کہ قرآن ہماری زندگی کے تمام شعبوں میں زندہ ہو ، جب قرآن فرماتا ہے :

" واعتصموا بحبل للہ جمیعا ولا تفرقوا [۱] "

اور مزید فرماتا ہے :

" ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم [۲] "

قرآن کریم کے ایسے ترقی یافتہ سیاسی احکام پر اگر عمل ہو تو پورے عالم کی سرداری آپ کا مقدر ہے ۔ اس قرآن کو ہم سب نے متروک کر رکھا ہے اور ہم نے ان مسائل کی طرف توجہ نہیں دی ۔ لازم ہے کہ قرآن تمام شعبوں میں وارد ہو ۔ تلاوت قرآن پاک ہونی چاہیئے ___ ذکر قرآن ہر جگہ ہونا چاہیئے اسلام کے تمام انسانی شعبوں میں قرآن کا عمل دخل ضروری ہے ___ لیکن کچھ

۱۔ سورۂ آلِ عمران آیت ۱۰۳ ۲۔ سورۂ انفال آیت ۴

ہو اور کچھ نہ ہو تو قابلِ اعتراض ہے ۔ دوسرے موارد میں اعتراض نہیں ـــــ سیاسی احکام میں ان لوگوں کے خلاف قتال کا حکم دیا گیا ہے جو مسلمانوں کو قتل و غارت کرتے ہیں آج اسرائیل مسلمانوں کے مقابلے میں کھڑا ہے اور قتل و غارت کا بازار گرم کئے ہوئے ہے ـ خدا ایسوں کے قتل کا حکم دیتا ہے کہ جو مسلمانوں کے خلاف یا مسلمانوں کے کسی ایک گروہ کے خلاف قیام کریں ۔ ـــــــــ (۹)

اسلام کی آرزو کے مطابق مل جل کر رہیں

میں دعا کرتا ہوں اور اللہ تبارک و تعالیٰ سے التجا کرتا ہوں کہ ہم مسلمانوں کو بیدار کرے اور ہمیں ہمارے اسلامی اہداف و مقاصد تک پہنچائے ۔ اسلامی ممالک کے درمیان تفرقہ ڈالنے والے ہاتھوں کو کاٹ ڈالے ۔ تمام اسلامی ممالک بالکل اسی طرح کہ جیسے اسلام چاہتا ہے ۔ نسلی امتیازات اور لسانی تفاوت کو پسِ پشت ڈال کر کنگھی کے دندانوں کی طرح متحد ہو جائیں اور اگر یکجان رہیں تو انھیں کوئی تکلیف چھو نہیں سکتی اور کوئی بھی ملک ان پر تجاوز نہیں کر سکتا ۔ ـــــــــ (۱۰)

مسلمان مشکلات کے مقابل "یدِ واحدہ" ہوں

تمام مسلمانوں کو خدا کے حکم کے مطابق "یدِ واحدہ" ہونا چاہیئے نہ کہ دو دست "یدٌ واحدۃ علی من سواھم" ہم سب ایک ہاتھ کی مانند ہیں ۔ خدا نے یہ نہیں فرمایا کہ دو ہاتھ ـــ کیونکہ ـــ اس لئے کہ ـــ ممکن ہے ـــ ایک ہاتھ ایک طرف نکل جائے اور دوسرا دوسری طرف ـــ سب ایک ہاتھ کی مانند ہیں ۔ واقعاً ایسا ہی ہے ۔ چنانچہ اگر مسلمان ایسے ہی ہوں ۔ اسی طرح ایک دوسرے کے ساتھ متحد رہیں ، ایک ہاتھ کی طرح ہوں تو پھر انھیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا ۔ خرابی خود آدمی کے اندر سے ، قوم و ملک کے

اندر سے ہم پر اور آپ پر وار د ہوتی ہے ۔ بیرونی عناصر سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ۔ ہمیں خود اپنے اندر سے ڈرنا چاہیئے ۔ کیونکہ یہی اندرونی عناصر آپ کو سازشوں کے ساتھ ایک دوسرے سے جدا کرنے کا باعث بنتے ہیں ۔ ——— (۱۱)

انبیاء ایک زمانے میں ہوتے تو ان میں اختلاف نہ ہوتا

سب اس چیز کا احساس کریں کہ ہم خدمت گذار اور خادم اسلام ہیں ۔ جب یہ طے پا جائے کہ ہم نے اسلام کی خدمت کرنا ہے تو پھر اختلافات رونما نہیں ہوں گے ۔ آپ اس بات کو جان لیں کہ اگر تمام انبیاءؑ ایک ہی زمانے میں جمع ہو جاتے تو ان کے درمیان کوئی اختلاف نہ ہوتا ۔

اختلاف تو اس لئے ہے کہ ہر انسان ہر کوئی یہ چاہتا ہے کہ اپنے سامنے اپنے لئے کوئی کارنامہ انجام دے ۔ ہر اختلاف ہوائے نفس کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے ۔ جس زمانے میں ہم موجود ہیں اور آپ دیکھتے ہیں کہ تمام طاقتیں ہمارے خلاف بڑی پھرتی کے ساتھ کام کر رہی ہیں ان میں سے کوئی اِکا دُکا ہی مستثنیٰ ہو گی ۔ اگر خود آپ کے اندر کوئی خلل پیدا ہو جائے خدانخواستہ کوئی اختلاف پیش آ جائے ۔ اگرچہ انشاءاللہ ایسا نہ ہو گا ۔ لیکن خدانخواستہ اگر شیاطین ـــــ شیاطین داخلی یا شیاطین خارجی ـــــ نشریاتی تبلیغاتی ادارے تفرقہ ڈال دیں تو آپ جان لیں کہ صرف اس دنیا میں آپ شکست سے دوچار ہوں گے ۔ بلکہ اس دنیا میں بھی خدا کے سامنے مسئول و جوابدہ ہوں گے ۔ ——— (۱۲)

معارفِ اسلامی پر حقیقی ایمان اتحاد کا ذریعہ

اگر انسان حقیقتاً معارف اسلامی پر ایمان رکھتا ہو تو مختلف گروہوں کے درمیان اصولی اختلاف پیدا نہ ہو گا ۔ البتہ اختلاف رائے تو ہوتا ہی ہے ۔ لیکن ایسا اصولی و اساسی

اختلاف نہ ہوگا جس کے تحت ایک گروہ چاہے کہ دوسرے گروہ پر الزام تراشی کرے یا فرض کریں کہ ایک گروہ دوسرے گروہ کی توہین کرے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ ہمارا ایمان کمزور ہے اگر ہم اپنے ایمان میں قوی ہوتے تو یہ اختلافات کبھی رونما نہ ہوتے۔ اگر انبیاءؑ ایک ہی دن میں ایک جگہ جمع ہو جائیں تو ان کے درمیان کوئی اختلاف نہ ہوتا

البتہ ہم ایسے نہیں ہیں کہ اختلاف رائے کو دور کر سکیں ــــ اختلافِ رائے ہے اور ہونا چاہیئے۔ لیکن وہ چیز جو لازم ہے یہ ہے کہ لوگوں کو، مختلف گروہوں کو، آئمہ جمعہ و جماعت کو، ملک کے تمام علماء اور طبقات کو اس بات کی نصیحت کی جائے کہ ان چیزوں پر نہ جھگڑیں کہ جو ذاتی اغراض اور نفسانیت سے متعلق ہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ بعض نفسانی نزاع اسلام سے مربوط کر دیئے جائیں۔ خدا کا نام لے کر جھگڑا جائے۔ خدا کے نام پر مومن کی اہانت نہیں کی جا سکتی۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ خدا کی رضا کے نام پر مومن کے عیبوں سے پردہ اٹھایا جائے۔ یہ ساری باتیں اسلئے ہوتی ہیں کہ انسان کا نفس ایسا ہے۔ ــــ (۱۳)

اخوت کا رشتہ اسلام کا اخلاقی، سیاسی اور اجتماعی حکم ہے

ہم اللہ تبارک و تعالٰی کے شکر گزار ہیں کہ ایرانی قوم، اس کے تمام گروہ ــ برادران شیعہ اور ــ برادران اہلسنّت والجماعت ــ احکام اسلام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے شانہ بشانہ و برادرانہ کوشش کر رہے ہیں۔

میرے بھائیو اور میری بہنو!

ہم آج ایک ایسے زمانے میں ہیں کہ تمام دنیا اور دنیا کے دور دراز علاقوں کے ممالک سے لے کر یہاں تک سب نے ایک گھر کی سی صورت اختیار کر لی ہے۔ پہلے وقتوں میں اگر کسی ایک شہر میں کوئی واقعہ رونما ہوتا تو دوسرے شہروں کے لئے کوئی دردسر نہ تھا۔ دوسرے

شہروں کو اس کی اطلاع تک نہ ہوتی ۔ یا اگر اطلاع ہو بھی جاتی تو انکے لیئے کوئی مسئلہ کھڑا نہ ہوتا ۔ لیکن آجکل ہمارے زمانے کی حالت کچھ اسطرح ہے کہ جو واقعات کسی ایک ملک میں رونما ہوتے ہیں پوری دنیا کے ملکوں میں دور ترین علاقوں تک میں انکی بازگشت سنائی دیتی ہے ۔ یہ واقعات ان کے لئے قابل توجہ ہوتے ہیں ۔ ایسا نہیں ہے کہ ہم اگر یہاں پر آپس میں اختلافات کا شکار ہوں تو یہ ایک ہی شہر، ایک ہی ملک یا مثلاً ایک ملکِ ایران تک محدود رہیں بلکہ اس کا اثر پوری دنیا کے ملکوں پر ہوگا ۔ ہر جگہ اسکی بازگشت سنائی دے گی ۔ آجکل دنیا کی سیاسی حالت ایسی ہے کہ دنیا کے سارے ممالک سیاسی طور پر سپر طاقتوں کے زیر نظر ہیں ، وہ ہر جگہ پر نظر رکھتی ہیں ۔ تمام طبقوں اور مختلف گروہوں کی شکست و نابودی کے لئے انہوں نے مختلف منصوبے بنا رکھے ہیں ۔ ان کا سب سے اہم منصوبہ اور ہتھکنڈا یہ ہے کہ بھائیوں کے درمیان اختلافات بھڑکائیں ۔ انکی سیاست کے بنیادی اصول یہ ہیں کہ مختلف ناموں کے ساتھ اور مختلف روپ میں بھائیوں اور دوستوں کے درمیان اختلاف کے بیج بوئیں ۔

اسلام کے اخلاقی احکام بھی سیاسی ہیں ۔ یہی حکم جو قرآن میں ہے کہ مومنین آپس میں بھائی ہیں ـــ ایک اجتماعی حکم ہے ـــ ایک سیاسی حکم ہے ۔ اگر مومنین اور اسلام میں موجود مختلف گروہ سب کے سب خدا اور پیغمبرؐ اسلام پر (حقیقی معنوں میں) ایمان رکھتے ہوں تو یہ سب آپسمیں ایک دوسرے کے بھائی ہیں ۔ اسی طرح جیسے ایک بھائی دوسرے بھائی کے لئے محبت کی نظر کا قائل ہے ، تمام گروہ ایک دوسرے کے لئے نگاہ محبت رکھتے ہوں تو علاوہ ازاینکہ یہ ایک عظیم اسلامی اخلاق ہے اور بڑے اخلاقی نتائج کا حامل ہے ، ایک بڑا اجتماعی حکم بھی ہے اور بہت سارے اجتماعی نتائج سے معمور ہے ۔

آپ دیکھیں کہ اس کچھ عرصے میں جو اسلام نے یہاں ایران پر اپنا ایک ہلکا سا سایہ ڈالا ہے اور یہ جو تھوڑا بہت ایک ناقص مقدار میں ایران میں بھائی چارہ قائم ہوا ہے اس میں

کس قدر رحمت کے آثار ہیں۔

امید ہے کہ آپ سب صاحبان اور ملت کے تمام طبقوں کی ہمت سے وہ جو ہماری آرزو ہے عملی صورت اختیار کرے۔

خداوند انشاء اللہ آپ سب کو توفیق عنایت فرمائے۔ــــــ (آمین)۔ (۱۴)

محبّت کا تقاضا یہ ہے کہ اختلاف نہ ہو ــــ!

امید کرتا ہوں کہ خدا آپ سب کو توفیق عنایت فرمائے اور اختلاف کہ جو تمام برائیوں کی جڑ ہے کو دور پھینک کر سب آپس میں بھائی، ایک دوسرے کے برابر اور دوست ہو جائیں۔

آپ کے درمیان جو چیز سب سے زیادہ جاذب نظر ہے وہ محبت ہے کہ جو آپ کے درمیان پائی جاتی ہے۔ آپ سب اہل محبت ہیں اور محبت کا تقاضا یہ ہے کہ اختلافات نہ ہوں۔ دو آدمی جو ایک دوسرے کو چاہتے ہوں آپس میں اختلاف نہیں کرتے۔ آپ کے درمیان مردانگی اور محبت رواج پا چکی ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ بزرگ صفات کہ جو عطیۂ خداوندی ہیں اس چیز کا سبب بنیں گی کہ اختلافات کا خاتمہ ہو جائے۔

ہم سب ایک ہوں ــــ ہم سب ایک ہوں۔ ــــــــــــ (۱۵)

"اتحاد ــــ عقل، دین اور انسانی ضمیر کا تقاضا"

عقل، دین اور انسان کا ضمیر اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہم متحد ہوں۔ بالکل اسی طرح جیسے اسلام کہتا ہے کہ آپ سب بھائی بھائی ہیں۔ "انما المومنین اخوۃ"[۱]

۱۔ سورۂ حجرات آیت ۱۰

سب بھائی ہیں ___ جیسا کہ اسلام نے حکم دیا ہے۔ کہ تم ایک دوسرے کے بھائی ہو۔ پس ایک دوسرے کے ساتھ برادرانہ سلوک روا رکھیں۔ یعنی اگر دو بھائیوں پر کوئی حملہ کرے تو دونوں ملکر اسے پسپا اور نابود کریں۔ ہم اسی بچے کھچے چھوٹے سے گروہ کے حملے کا نشانہ بنے ہوئے ہیں ___ ان کا وار ایک سیاسی وار ہے کہ ہمیں اکٹھے نہ ہونے دیں۔ ہم آپس میں منتشر رہیں۔

آپ لوگوں کو چاہیئے کہ آپ بیدار ہو جائیں، سب باہم اخوت کا ہاتھ بڑھائیں ___ اور ___ قرآن کی خاطر۔ احکام خدا کی حفاظت کی خاطر ___ اختلافات اور ان باتوں سے کہ جو انتشار کا باعِث بنتی ہیں، دستبردار ہو جائیں۔

سب مل جل کر برادرانہ طور پر ان گروہوں کو نکال باہر کریں اور پھر سب اکٹھے ملکر ایک انسانی، اسلامی اور آرام دہ و پُر سکون ماحول میں زندگی بسر کریں ___ میں اللہ تبارک تعالےٰ کے حضور دعا گو ہوں کہ تمام مسلمانوں کو وہ جہاں کہیں بھی ہوں رُشد عطا فرمائے۔

دنیا کے تمام مسلمانوں کو وہ جہاں کہیں بھی ہوں ___ سعادتمند قرار دے ___ اور مسلمان جہاں کہیں بھی ہیں ان کے درمیان عملاً اتحاد و یگانگت پیدا ہو بالخصوص ہمارے ایرانی بھائیوں کے درمیان ___! ___________ (۱۶)

"اتحاد ___ سیاسی بصیرت کا تقاضا"

بہر حال یہ ایک ایسی بات ہے کہ جو میں نے نہ صرف آپ سے عرض کی ہے بلکہ ان تمام افراد سے کہ جو تبلیغات کے ذمہ دار ہیں اور وہ تمام افراد کہ جو اہل قلم ہیں یا مقررین ہیں، سے بھی عرض کر چکا ہوں کہ اگر ہم سیاسی بصیرت کے مالک ہوں تو ہمیں چاہیئے کہ ہم ہاتھوں میں ہاتھ دیں تاکہ راستہ طے کر سکیں۔ آج امریکہ بھی چاہتا ہے کہ ہمیں اپنے زیر تسلط رکھے اور روس بھی۔

ہم دنیا کے بھیڑیوں کے شکاری لقمہ ہیں اور سب چاہتے ہیں کہ ہمارا شکار کریں۔ ہمیں چاہیئے کہ عقل و تدبیر، قلم و حق نیز تمام وسائل کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں تاکہ کام درست ہو جائیں ــــ تاکہ یہ ملک چل سکے۔ میں دوبارہ کہتا ہوں کہ متوجہ رہیں کہ ہم خدا کے حضور میں ہیں یہاں محضرِ خدا ہے۔ جب آپ قلم ہاتھ میں لیں اور کچھ لکھنا چاہیں تو جان لیں کہ آپ کی فکر، آپ کی زبان، آپکا دل اور آپ کا قلم سب کچھ محضرِ خدا میں ہے۔

اللہ آپ سب کو توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو ہمارے الٰہی فریضے میں کامیاب و کامران فرمائے۔

انشا اللہ۔ ــــــــــــــــــ (۱۷)

سرحدیں جُدا ــــ دِل ایک!

ہم تمام مسلم قوموں کے بھائی اور انکی خوشی و غمی میں شریک ہیں اور اس چیز کی امید رکھتے ہیں کہ وہ بھی ہمارے دکھ سکھ کے ساجھے دار ہوں۔ آج ہماری ملّت ایک ایسی بڑی شیطانی طاقت کے مدّمقابل کھڑی ہے کہ ان غیروں نے تین سو سال تک ہم قوموں پر ــــ مسلمان قوموں پر، مشرقی اقوام پر ناجائز حکومت کی ہے۔ پچاس سال کے عرصے میں اس رضا خان اور محمّد رضا کی حکومت نے بھی اس ملت کے ساتھ ظلم و خیانت کی ہے آخری مدّت میں انکے مظالم نے زور پکڑ لیا۔ یہ سب مظالم سپر طاقتوں خصوصاً امریکہ کی پشت پناہی کی وجہ سے تھے۔ ہماری ملت کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تو انھوں نے اسلام اور خداوندکریم پر توکل اور اتحاد و یکجہتی کے ساتھ انقلاب برپا کیا۔ اس شہنشاہی نظام کا خاتمہ کیا جو ایک فرسودہ اور غیر قانونی نظام تھا۔ اس کی جگہ ایک اسلامی حکومت کے قیام کو عملی جامہ پہنایا۔ ہمیں ان حالات میں امریکی حکومت کا سامنا ہے کہ جب ہم ان خرابیوں کی تعمیر نو میں مشغول ہیں کہ جو

غیروں سے کے وحشت انگیز تسلط کے دور میں اور انکے ان ایجنٹ حضرات کے دور میں ہم پر وارد ہوئیں کہ جو ہم پر حکومت کرتے رہے ہیں۔ جیسے ہم غیر کے ظلم و تجاوز کا شکار تھے ہماری برادر اسلامی اقوام بھی ان کے ظلم و تعدی کا شکار ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ جیسے ہماری قوم نے قیام کیا وہ بھی قیام کریں گے۔

باعثِ مسرت ہے کہ پاکستان نے قیام کیا ہے۔ روزنامے کی سرخی میں نے دیکھی ہے کہ جس میں لکھا ہے کہ سارا پاکستان امریکہ کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ ظاہراً لکھا تھا کہ یونیورسٹیاں تین دن کے لئے بند ہوگئی ہیں۔ یہ بات ہماری مظلوم ملّت کے لئے ایک مژدہ ہے کہ وہ تنہا نہیں ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ ایک مٹھی بن جائیں۔ " ھم ید[۱] واحدۃ علیٰ من سواھم " غیروں کے مقابلے میں وہ ایک ہاتھ ہیں۔ انھیں چاہیئے کہ دستِ واحد ہو جائیں، اکٹھے ہو جائیں، ایک بن جائیں، اپنے آپ کو ایک دوسرے سے جدا نہ سمجھیں۔ سرحدوں کی جدائی کو دلوں کی جدائی کا سبب خیال نہ کریں۔ سرحدیں جدا ہیں تو ہوا کریں، دلوں کو ایک ہونا چاہیئے۔ مسلمانوں کے پاس بہت طاقت ہے اور بہت وسائل ہیں۔ اگر ان کے درمیان اتحاد پیدا ہو جائے۔ سرحدیں جدا جدا ہیں لیکن دل ایک ہو جائیں۔ مسلمانوں کی تعداد بہت زیادہ ہے، ایک ارب ہے، شاید اب زیادہ ہو۔ اتنے وسائل ہیں کہ کسی دوسرے ملک کی کوئی محتاجی نہیں۔ تقریباً سب ممالک ان کے محتاج ہیں لیکن باعثِ افسوس ہے کہ غلط پروپیگنڈا کے ذریعے بڑی طاقتوں نے انھیں ڈرا رکھا ہے۔ ان بڑی طاقتوں نے ہمیں ایسا تاثر دیا ہے کہ ہم گمان کرنے لگے ہیں کہ ان بڑی طاقتوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا جا سکتا۔ اگر کوئی قوم سانس لیتی ہے تو یہ اس کا سانس روک دیتی ہیں۔ لیکن ہم نے دیکھا ہے کہ سب غلط پروپیگنڈا تھا۔ اگر کوئی قوم آپس

۱۔ حدیث رسولؐ، عوالی اللئالی ج ۱ ص ۲۳۵ حدیث ۱۴۱

میں متحد ہو جائے تو بڑی طاقتیں بھی اسکی قسمت سے نہیں کھیل سکتیں۔ ہم اللہ پر توکل رکھتے ہیں، ہمارا اسلام پر بھروسہ ہے، اسلام اور خدا ہمارا مددگار ہے۔ ہمیں امید ہے کہ سب اسلامی اقوام ہم سے مل جائیں گی۔ آج معرکہ کفر اور اسلام کے مابین ہے، ہمارے اور امریکہ کے مابین نہیں۔ اگر خدانخواستہ یہ ہماری تحریک پر غالب آگئے تو یہ اسلام پر غلبہ ہوگا۔ مسلمانوں پر غلبہ ہوگا اور انشاءاللہ وہ ایسا نہیں کرسکیں گے۔ سب مسلمانوں کو جاننا چاہیئے کہ صرف ہماری تقدیر وجود و عدم کے موڑ پر نہیں کھڑی، اسلام اور سب مسلمانوں کی قسمت کا یہی معاملہ ہے۔ سب مسلمانوں کو اس مسئلے میں شریک ہونا چاہیئے۔ خدانخواستہ یہ تحریک کمزور پڑ گئی یا ختم ہوگئی تو پورے مشرق خصوصاً مسلمانوں کو تباہی کا سامنا ہوگا۔ میں سب مسلمان اقوام، سب مسلمانوں، سب اسلامی افواج، سب اسلامی انتظامیہ اور اسلامی ممالک کے سب صدور سے تقاضا کرتا ہوں کہ اس تحریک میں ہمارا ساتھ دیں۔ اس مقابلے میں ہمارا ساتھ دیں کہ جو اسلام اور کفر کے مابین ہے نہ کہ ایران اور امریکہ کے مابین ـــ یہ معرکہ تمام کفر اور تمام اسلام کے مابین ہے۔ مسلمان اٹھ کھڑے ہوں، قیام کریں اور اس معرکے میں کامیابی حاصل کریں اور وہ کامیاب ہوں گے۔ ان طبلوں سے کہ جو اندر سے خالی ہیں، نہ ڈریں۔ اس بات سے نہ ڈریں کہ امریکہ ایک بڑی طاقت ہے، اس سے نہ ڈریں کہ یہ ایک شیطانی طاقت ہے اور کسی دن سب کو تباہ کرسکتی ہے۔ یہ سب پروپیگنڈا ہے۔ امریکہ ایسا نہیں کرسکتا امریکہ مسلمانوں کا سامنا نہیں کرسکتا۔ آج دنیا کی نظر اس معرکے پر لگی ہوئی ہے، آج دنیا کی توجہ اس بات پر ہے کہ اس معرکے میں کیا ہوتا ہے۔ خود امریکہ میں اختلاف پیدا ہوگیا ہے امریکی ظلم کا شکار رہنے والے سیاہ پوست امریکی ہمارے حامی ہیں۔ ممکن ہے وہ بھی قیام کریں۔ آج اس حساس موقع پر مسلمانوں کو چاہیئے کہ ہماری حمایت کریں جب کہ ہم امریکہ کے سامنے کھڑے ہیں اور ہمیں امریکہ کی شیطانی چالوں کا سامنا ہے۔

مسلمان ہمارا ساتھ دیں، ہمیں اور اپنے آپ کو ایک سمجھیں، ایران کو، پاکستان، عراق، انڈونیشیا اور دیگر تمام اسلامی ممالک ہی کا حصّہ سمجھیں۔ سب قیام کریں، سب اس چیز کا اظہار کریں کہ ہم پر ہونے والا ظلم خود ان پر ہو رہا ہے۔ (۱۸)

عزاداری وحدت کا موجب ہے۔

آئمہ اطہارؑ بالخصوص سید مظلومان، سرور شہیدان حضرت ابی عبداللہ الحسینؑ انکی عظیم مجاہد روح پر اللہ، انبیاء، ملائکۃ اللہ اور صلحاء کا ڈھیروں درود ہو، کی عزاداری کے مراسم سے ہرگز غفلت نہ کیجئے۔ یہ بات جان لیں کہ آئمہ علیہم السّلام نے اسلام کے اس تاریخی معرکے کی یاد زندہ رکھنے کا جو حکم دیا ہے اور اہل بیتؑ پر ستم ڈھانے والوں پر جو لعن ونفرین کیا ہے یہ تاابد ستمگروں کے خلاف قوموں کی جرائت مندانہ پکار ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ بنی امیّہ لعنت اللہ علیہم تو ختم ہو چکے اور جہنم سدھار چکے ہیں۔ ان کے ظلم کے خلاف لعن ونفرین، ستمگران عالَم کے خلاف آواز ہے اور اس کا مقصد اس ظلم شکن پکار کو زندہ رکھنا ہے۔ ضروری ہے نوحوں، حزنیوں اور آئمہ حق علیہم سلام اللہ کے قصیدوں میں ہر زمانے اور خطے کے ظالموں کے ظلم وجور کے خلاف بھرپور آواز اٹھائی جائے۔ عصرِ حاضر امریکہ، روس اور ان کے وابستگان کے ہاتھوں عالَمِ اسلام کی مظلومیت کا دور ہے۔ ان کے وابستگان میں سے آلِ سعود بھی ہیں کہ جو اللہ کے عظیم حرم کے خائن ہیں ـــــ لعنۃ اللہ وملائکتہ و رسلہ علیہم، اشعار میں ان سب کے مظالِم کا ظلم شکن انداز سے ذکر ہونا چاہیئے اور ان پر لعن ونفرین ہونا چاہیئے۔ ہم سب کو جاننا چاہیئے کہ یہ سیاسی مراسم مسلمانوں خصوصاً شیعیانِ آئمہ اثنا عشر علیہم صلوات اللہ وسلم میں اتحاد کا موجب ہیں اور انکی قومیت کی حفاظت کا سبب ہیں۔ ـــــــــــــ (۱۹)

پرچمِ توحید کے زیرِ سایہ ایک ہو جائیں

آج دنیا میں ایک تحول پیدا ہوا ہے، مستضعفین بیدار ہوئے ہیں، بہت سے ممالک نے دوسرے ممالک سے آزادی حاصل کی ہے، اگر ہم اکٹھے ہو جائیں تو ہم مسلمانوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ ہمارے وسائل سب سے زیادہ ہیں۔ ہمارے افراد عظیم اور نمایاں طور پر با صلاحیت ہیں۔ وحدت اسلامی اور قرآن مجید کی تعلیمات کے زیر سایہ ہمیں متحد ہونا چاہیئے۔ اس کے ساتھ ساتھ کہ ہم سب اپنے اپنے ملک کے استقلال کو قائم رکھیں لیکن سب اسلام اور توحید کے پرچم تلے ایک ہو جائیں۔ ہم اجازت نہ دیں کہ بڑی طاقتوں کے ایجنٹ ہمارے ممالک میں ہم پر حکومت کریں اور ہم انکے پرچم تلے رہیں۔ ——— (۲۰)

۲

علما

وحدت
اسلامی

امور بین الملل

وحدت

میں تمام مسلمانوں، بالخصوص علماء اعلام و مراجعِ عظام اطال اللہ بقائہم کی طرف خلوص سے اپنا ہاتھ بڑھاتا ہوں اور سب طبقوں سے احکام اسلام کی حفاظت اور اسلامی ممالک کے استقلال کے لئے امداد کا طالب ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ مسلمانوں کے اتحاد سے خاص طور پر علماء اعلام کے اتحاد سے دشمنوں اور مخالفوں کی صفیں الٹ جائیگی اور پھر وہ اسلامی ممالک پر جارحیت کی فکر میں نہیں پڑیں گے۔ ہم انشااللہ اپنی الٰہی ذمہ داری پوری کریں گے اور دو خوبیوں میں سے ایک سے ہمکنار ہوں گے۔ یا تو خائنین کے ہاتھ اسلام اور قرآن کریم کے حریم سے منقطع کر دیں گے اور یا جوارِ رحمتِ حق جلّ وعلیٰ میں جا پہنچیں گے:

فانی لا اری الموت الا سعادۃ ولا الحیواۃ مع الظالمین الا برماً![1]

موت میرے لئے سعادت ہے اور ظالموں کے ساتھ زندگی گزارنا میرے لئے

۱۔ بحار الانوار ج ۴۴ ص ۳۸۱

ناگوار ہے۔ ——— (۱)

تعجب ہے کہ مختلف اسلامی ممالک اور بلادِ اسلامی کے علماء اپنی عظیم تاثیر اور اپنی الٰہی و تاریخی ذمہ داری سے آج کیوں غافل ہیں اور قوموں کی تشنگی کو کیوں محسوس نہیں کرتے جب کہ عصرِ حاضر میں انسانیت، روحانیت اور اسلام کے نورانی احکام کے لئے پیاسی ہے۔ وہ انسانی معاشروں کی اقدارِ دمی کی تڑپ اور خواہش سے کیوں بے خبر ہیں اور اپنی روحانی تاثیر کو انھوں نے کیوں کم سمجھ رکھا ہے۔ نسلِ عصرِ حاضر پر سائنس اور مادی تہذیب کی حاکمیت کی اسی چکاچوند میں بلادِ اسلامی کے علماء، خطباء، آئمہ جمعہ اور مسلمان روشن فکر افراد وحدت، یگانگت، احساسِ ذمہ داری اور عوام کی ہدایت و رہبری کے عظیم فریضے سے عہدہ برآ ہو کر دنیا کو قرآن کی حاکمیت اور حلقۂ اثر میں لا سکتے ہیں اور ان سب برائیوں، لوٹ کھسوٹ اور مسلمانوں کی تحقیر کا راستہ روک سکتے ہیں اور وہ چھوٹے بڑے شیطانوں خصوصاً امریکہ کو اسلامی ممالک میں اپنی کمین گاہ بنانے سے روک سکتے ہیں۔ چاہیئے کہ وہ بے حاصل نوشتن و گفتن، تفرقہ انگیز باتوں، ظالم حکمرانوں کی مدح و ثناء، محروم انسانوں کو مسائلِ اسلامی سے بدگمان کرنے اور مسلمانوں کی صفوں میں نفاق پیدا کرنے کے بجائے اسلام کے نورانی احکام کی تحقیق اور نشر و اشاعت کے لئے ہمت باندھیں۔ اسلامی اقوام کے اس بحرِ بے کراں سے استفادہ کرتے ہوئے اپنی عزت کو بھی اور امتِ محمدیؐ کے اعتبار کو بھی پائیدار بنائیں۔

کیا اسلامی ممالک کے علماء کے لئے یہ بات باعثِ شرم نہیں کہ جب انکے پاس قرآن کریم، اسلام کے نورانی احکام، سنتِ رسولؐ اور سنتِ آئمہ علیہم السّلام موجود ہے پھر بھی اسلامی ممالک میں کفر کے احکام اور قوانین انکے زیرِ اثر نافذ ہوں اور صاحبانِ زر و زر، اہلِ فریب اور اسلام کے حقیقی دشمنوں کے لکھائے گئے فیصلوں پر عمل درآمد ہو اور کرملین یا واشنگٹن کے حکام سیاست کے دستور العمل اسلامی ممالک کے لئے صادر ہوں ـــ؟!

اسلامی ممالک و بلاد کے علماء کو چاہئیے کہ وہ مسلمانوں کی مشکلات و مسائل کے حل کے لئے اور ظالم حکومتوں کے تسلط سے انکی نجات کے لئے گفتگو، مشورت اور تبادلۂ نظر کریں اور مسلمانوں کے مفادات کی حفاظت کے لئے سینہ سپر ہو جائیں اور شرق و غرب کی ناپسندیدہ ثقافت کہ جس نے قوموں کی نسلوں اور وسائل کو برباد کر دیا ہے کے آگے بند باندھیں اور اپنے ممالک کے لوگوں کو شرق و غرب کی چکا چوند کے سامنے خود باختگی کے برے آثار و نتائج سے آگاہ کریں نیز عوام اور حکومتوں کو استعمار نو اور ان شیطانی طاقتوں کے خطرے سے خبردار کریں کہ جنھوں نے دنیا میں جنگ اور مسلمان کشی کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے (۲)

اولین شرعی و الہی فریضہ یہ ہے کہ انقلابی، دینی طلباء اور علماء کے اتحاد و یگانگت کو باقی رکھا جائے ورنہ شبِ تاریک سامنے ہے اور خطرے کی لہریں اور گرداب ارد گرد ہیں۔

آج کوئی ایسی شرعی و عقلی دلیل موجود نہیں ہے کہ جسکی بنیاد پر سلیقے، سمجھ، یہاں تک کہ ضعفِ انتظامی کا اختلاف فرض شناسی، دینی طلباء اور علماء کے باہمی الفت و وحدت ختم ہو جانے کا باعث بنے۔ ———— (۳)

اختلافِ علماء، اختلافِ ملت

مجھے بہت یہ خوف ہے اور اس خوف کی وجہ سے کبھی میں پریشان ہو جاتا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ ہماری وجہ سے بہشت میں چلے جائیں اور ہم خود جہنم میں۔ اس وقت جب ہم ان بہشتیوں کو دیکھیں گے تو خجالت کے مارے ہماری کیا حالت ہوگی۔ انھوں نے رضائے الہی کے لئے عمل کیا ہے اور کرتے ہیں۔ انھوں نے آپ حضرات کو کرسئ وکالت پر بٹھایا اور اب انھوں نے ایک اور دستے کو اس کرسی پر بٹھایا ہے۔ انھوں نے اللہ کے لئے کام کیا ہے۔ اگر ہم انحراف کا راستہ اختیار کریں، خصوصاً اگر ہم اختلاف پیدا

وحدت اسلامی
امور بین الملل

کریں اور اپنی باتوں کے ذریعے اختلاف پیدا کریں تو خوف اس امر کا ہے کہ کل کو ہم عذاب میں ہوں اور وہ نعمتوں میں ہوں اور وہ ہم سے کہیں کہ ہم تو تمہاری وجہ سے بہشت میں آئے ہیں، تم لوگ کیوں جہنم میں جا پڑے ہو؟ خدانخواستہ اس روز انسان یہ جو شرمندگی اٹھائے گا اس آتش سے سخت تر ہوگی۔ پارلیمنٹ میں اراکین یہ گمان نہ کریں کہ وہ بس ایک مجلس میں بات کر رہے ہیں۔ آئمہ جمعہ یہ خیال نہ کریں کہ وہ ایک محدود مقام پر بات کر رہے ہیں۔ آج حدود ختم ہو چکی ہیں، دیواریں گر چکی ہیں۔ کل اگر کسی مجلس میں کوئی بات کرتا تھا یا مثلاً جمعہ، جماعت کے مقام پر کچھ کہتا تھا تو وہ بات ایک محدود جمعیت میں ہوتی تھی اور ختم ہو جاتی تھی۔ آج آپ سب جانتے ہیں کہ ایسا نہیں ہے۔ خصوصاً ایران میں کہ جہاں پارلیمنٹ کی کاروائی مستقیماً نشر ہوتی ہے اور خطباتِ جمعہ کی رپورٹ بھی نشر ہوتی ہے، کبھی میں پہلے غیر ملکی ریڈیو سے بعض باتیں سنتا ہوں اور بعد ازاں وہی باتیں اپنے ریڈیو سے سنتا ہوں، وہ ہم سے پہلے بیان کر دیتے ہیں۔ ایسی صورتِ حال میں ہماری ذمہ داری بہت زیادہ ہے۔ اگر انحرافات پیدا ہو گئے تو یہ انحرافات محدود نہ ہونگے بلکہ غیر محدود ہونگے۔ اگر اندرونی اختلاف پیدا ہو گیا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آپ شکست کھا جائیں گے۔ دشمن ایران کے دروازوں پر کھڑے منتظر ہیں۔ (البتہ انکے) اس سارے شور شرابے کا کوئی ڈر نہیں۔ یہ کچھ بھی نہیں۔ امریکہ کیا کہاں بھیج رہا ہے اور کیا کہاں یہ سب باتیں ہیں۔ ہاں! انکا اصل منصوبہ یہ ہے کہ اندر کوئی کام کر سکیں۔ امریکہ جانتا ہے کہ اس کی اتنی حیثیت نہیں کہ ایران میں داخل ہو کر کچھ کر سکے، وہ خود بھی جانتے ہیں، خود بھی کہہ چکے ہیں کہ ہم نہیں چاہتے کہ امریکی فوجی خلیج میں مارے جائیں۔ (آپ) حضرات بھی یہ بات کہہ چکے ہیں۔ وہ ایسا اس لئے کرتے ہیں کہ شور شرابے سے ہی ہمیں میدان چھوڑ جانے پر مجبور کردیں۔ ان باتوں کا انھیں کوئی خوف نہیں۔ خوف تو اس بات کا ہے کہ ملک میں جو انکے جو ایجنٹ کھلے پھرتے ہیں کہیں ان شیطنتوں کے ذریعے اختلاف پیدا نہ کردیں۔

کہیں وہ گروہوں میں بانٹ دیں۔ ایک گروہ اس طرف ہو اور دوسرا گروہ اس طرف۔ شہروں کے علماء میں اختلاف پیدا کر دیں اور وہ دو گروہ بن جائیں۔ علماء کا اختلاف ملت کا اختلاف ہوتا ہے، افراد کا اختلاف نہیں ہوتا۔ ایک عالم کہ جو ایک شہر میں اثر رکھتا ہے، لوگوں کی آنکھیں اور کان اسکی طرف ہیں اور دوسرا عالم جو اسی کی طرح ہے اگر ان دونوں کے درمیان اختلاف پیدا ہو جائے۔ ہو سلیقے کا اختلاف لیکن اسے جمعہ و جماعت اور دیگر عوامی جگہوں پر لے جائیں تو یہ ایسا نہیں جیسے زید اور عمرو کا اختلاف ہو۔ یہ ایسا اختلاف ہے کہ جو ہر شہر کو دو حصّوں میں بانٹ دیتا ہے۔ اس کے دو حصّے کر دیتا ہے، ایک حصّہ اس طرف اور دوسرا اس طرف، پھر یہ آہستہ آہستہ بڑھتا رہتا ہے۔ ہمارے دشمنوں کا بھی حوصلہ بہت زیادہ ہے۔ پچاس سال آئندہ کے لئے اسوقت منصوبہ بناتے ہیں اور یہ اسی طرح آہستہ آہستہ آگے بڑھتا ہے۔ یہ خرابی زیادہ ہوتی رہتی ہے تاکہ ایک دن جب تیار ہو جائے تو خود ملک کے اندر ان کے ایجنٹوں کے ہاتھوں پھوٹ پڑے۔ ہمیں اس سے غافل نہیں رہنا چاہیئے۔ ——— (۴)

جب سب ہمارے دشمن ہیں تو خود ہمیں اپنا ہی دشمن نہیں ہونا چاہیئے ہماری اپنی دشمنی اس امر کا سبب بنے گی کہ ہمارے اصلی دشمن ہر دو (گروہ) پر غلبہ پالیں اور سب کی دنیا تاریک کر دیں۔ آج دنیا میں اسلام کی کیفیت کچھ ایسی ہو گئی ہے کہ اگر خدانخواستہ شکست کھا گیا تو پھر ایک مدتِ طولانی تک سر اونچا نہ کر پائے گا۔ چونکہ بڑی طاقتیں اسلام کی طاقت کو سمجھ چکی ہیں اور چاہتی ہیں کہ اسے ختم کر دیا جائے۔ (۵)

اجتہاد رہا ہے اور رہے گا۔

ہو سکتا ہے بعض لوگوں کا استنباط ہم سے مختلف ہو۔ ہم اجتہاد کا دروازہ بند نہیں کر سکتے۔ اجتہاد ہمیشہ رہا ہے اور رہے گا۔ آج جب کہ ایسے مسائل درپیش ہیں کہ جو

گزشتہ مسائل سے بہت مختلف ہیں اور احکام اسلام کا استنباط مختلف ہے تو ہمیں استنباط کے اس اختلاف پر جھگڑنا نہیں چاہیئے۔ (۶)

کسی قوم میں اختلافِ تدبیر نہ ہونا نقص ہے

البتہ دو طرح کی فکر ہے اور ہونی بھی چاہیئے، دو طرح کی رائے ہے اور ہونی بھی چاہیئے۔ سلیقے کا اختلاف ہونا چاہیئے۔ لیکن سلیقے کے اختلاف کو اس امر کا سبب نہیں بننا چاہیئے کہ باہمی تعلقات اچھے نہ ہوں۔ میں نے عرض کیا کہ جیسے دینی طلباء جب آپس میں مباحثہ کر رہے ہوتے ہیں تو اس طرح اکھاڑ پچھاڑ ہوتی ہے کہ جیسے آپس میں دشمن ہوں۔ جب مباحثہ ختم ہو جاتا ہے تو پھر دوستی اور محبت کے ساتھ باہم مل بیٹھتے ہیں۔ اگر کسی قوم میں اختلافِ سلیقہ نہ ہو تو وہ ناقص ہے۔ اگر کسی پارلیمنٹ میں اختلاف نہ ہو تو یہ پارلیمنٹ ناقص ہے۔ اختلاف ہونا چاہیئے، اختلافِ سلیقہ، اختلاف رائے، مباحثہ، مناظرہ اور تکرار ہونا چاہیئے۔ لیکن اس کا یہ نتیجہ نہ ہو کہ ہم دو گروہوں میں یوں بٹ جائیں اور ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں۔ دو گروہ ہوں لیکن اختلاف ہونے کے باوجود آپس میں دوست ہوں۔ ——— (۷)

اجتہادی نظریات کے اظہار کی ضرورت

بزرگ اسلامی فقہاء کی کتابیں، فوجی، ثقافتی، سیاسی، اقتصادی اور عبادتی پہلوؤں میں نظر، سلیقے اور استنباط کے اختلاف سے بھری پڑی ہیں۔ یہاں تک کہ جن مسائل میں اجماع کا دعویٰ کیا گیا ہے ان میں بھی ایک یا متعدد مخالف اقوال موجود ہیں۔ اخباریوں اور اصولیوں کا اختلاف تو ایک طرف ممکن ہے اجماعی مسائل تک میں مخالف قول مل جائے۔ گزشتہ دور میں چونکہ یہ اختلافات درس، بحث اور مدرسے

وحدت اسلامی

کی حدود میں تھے اور وہ بھی صرف علمی کتابوں میں، وہ بھی عربی میں لکھے جاتے تھے، لازمی بات ہے کہ عام لوگوں کو انکی کوئی خبر نہ تھی اور اگر وہ جان بھی لیتے تو ان مسائل کی ٹوہ میں ان کے لئے کوئی جاذبیت نہ تھی ــــ اب آیا یہ تصور کیا جا سکتا ہے کہ چونکہ فقہاء ایک دوسرے سے اختلافِ نظر رکھتے ہیں لہٰذا نعوذ باللہ خلافِ حق اور خلافِ دین خدا عمل کرتے ہیں۔؟ ہرگز ایسا نہیں۔ البتہ یہ امر باعثِ مسرت ہے کہ آج انقلابِ اسلامی کی وجہ سے فقہاء اور صاحبان نظر کی باتیں ریڈیو، ٹیلیویژن اور اخبارات تک آپہنچی ہیں۔ اس لئے کہ ان بحثوں اور مسئلوں کی عملی ضرورت پیش آگئی ہے۔ مثلاً مالکیت اور اسکی حدود کا مسئلہ، زمین اور اسکی تقسیم کا مسئلہ، عمومی انفال اور سرمائے کا مسئلہ، پیسے، کرنسی اور بینکنگ کے پیچیدہ مسائل، مالیات کے مسائل، داخلی و خارجی تجارت کے مسائل، مزارعہ، مضاربہ، اجارہ اور رہن کے مسائل، حدود و دیات کے مسائل، قوانینِ مدنی کے مسائل، ثقافتی مسائل، فنون لطیفہ سے طرزِ عمل کہ جس میں فوٹوگرافی، مصوری، مجسمہ سازی، موسیقی، تھیٹر، سنیما اور خطاطی وغیرہ شامل ہیں، ان سب کے مسائل، ماحولیات کو پاک رکھنے کے مسائل، درختوں اور جنگلوں کی حفاظت کے مسائل، یہاں تک کہ شخصی املاک و مکانات اور خورد و نوش کے مسائل، ضرورت کے موقع پر خاندانی منصوبہ بندی، اولاد کی پیدائش پر کنٹرول اور پیدائش میں وقفہ مقرر کرنے کے مسائل، انسانی، غیر انسانی اعضاء کی دوسرے انسانوں میں پیوند کاری جیسے طبّی مسائل، زیرِ زمین اور بالائے زمین معدنیات کے قومی مسائل، حلال و حرام کے موضوعات میں تغیر کے مسائل، زمان و مکان کی تبدیلی سے بعض احکام کی وسعت و محدودیت کے مسائل، حقوق، بین الاقوامی حقوق اور احکام اسلام سے انکی مطابقت کے مسائل، اسلامی معاشرے میں عورت کے تعمیری کردار اور فاسد و غیر اسلامی معاشروں میں اس کے منفی کردار کے مسائل، آزادی کی انفرادی اور اجتماعی حدود کے مسائل، کفر و شرک اور التقاط سے اور کفر و شرک کے

برخلاف یا اس کے موافق، اسکی رفتار سے زیادہ رفتار میں حرکت یا بالکل سیدھا اوپر کو اٹھنا، زمین کی کشش ثقل کو بے اثر کرنا اور ان سب سے بڑھکر ولایت فقیہ کی حاکمیت کی حکومت اور معاشرے میں ترسیم اور تعیین یہ سب ان ہزاروں مسائل کا ایک پہلو ہے کہ عوام اور حکومت جن سے دوچار ہیں۔ جن کے بارے میں عظیم فقہاء نے گفتگو کی ہے اور انکے نظریات ایک دوسرے سے مختلف ہیں اگر بعض مسائل گزشتہ زمانوں میں زیرِ بحث نہیں آئے یا (خارج میں) ان کا موضوع نہ تھا تو آج کے فقہاء کو چاہیئے کہ ان کے بارے میں سوچیں۔

لہٰذا حکومتِ اسلامی میں بابِ اجتہاد ہمیشہ کھلا رہنا چاہیئے۔ انقلاب اور حکومت کا مزاج ہمیشہ اس بات کا متقاضی ہے کہ مختلف پہلوؤں سے اجتہادی اور فقہی نظریات آزادانہ ہوں اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مخالف ہی کیوں نہ ہوں۔ کسی میں یہ طاقت نہیں اور نہ کسی کو حق پہنچتا ہے کہ اس کے راستے میں رکاوٹ ڈالے لیکن اہم بات حکومت اور معاشرے کی صحیح شناخت ہے کہ جس کی بنا پر اسلامی نظام مسلمانوں کے فائدے میں پروگرام بنا سکے کہ جس میں رویّے اور عمل کی وحدت ضروری ہے اور یہی وہ مقام ہے جہاں پر مراکزِ علمی میں اصطلاحی اجتہاد کافی نہیں ہے بلکہ ایک شخص مراکزِ علمی میں مروّجہ علوم میں عالم بھی ہو تو بھی معاشرے کی مصلحت کو نہیں پہچان سکتا یا صالح اور مفید اور غیر صالح افراد کے درمیان تمیز نہیں کر سکتا اور مجموعی طور پر اجتماعی اور سیاسی شعبہ میں بینشِ صحیح سے اور قوتِ فیصلہ سے محروم ہوتا ہے۔ ایسا شخص اجتماعی اور حکومتی مسائل میں مجتہد نہیں ہوتا اور معاشرے کی باگ ڈور نہیں سنبھال سکتا۔ ——— (۸)

آج کی اہم ترین ضرورت اتحاد ہے

علماء محترم اور آئمہ جمعہ و جماعت کی خدمت میں میری گزارش یہ ہے کہ آپ لوگ ہمیشہ

عوام میں وحدتِ کلمہ کا محور رہے ہیں اور جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ آج ہمیں ہر دور سے بڑھ کر وحدتِ کلمہ کی ضرورت ہے۔

آج جب کہ ناپاک ہاتھ تفرقہ پیدا کرنے میں مصروف ہیں اور قوم کے وحدتِ کلمہ سے خوف زدہ ہیں اور ممکن ہے سادہ لوح لوگ جو دنیا کے انقلابات سے بے خبر ہیں ان کے زیر اثر آجائیں، تو ایسے میں بہترین طبقہ جس کا ان عوام سے رابطہ ہے، آپ ہیں کہ جو اپنی روشن فکری کے ذریعے انھیں بدخواہوں اور سازشیوں سے بچا سکتے ہیں اور انھیں بتا سکتے ہیں کہ آپ ہیں کہ جو انقلاب لائے ہیں اور آپ نے امریکہ اور دیگر عالمی لٹیروں اور پہلوی حکومت کے مظالم سے اپنے آپ کو نجات دلائی ہے آج اگر اپنے بدخواہوں اور امریکہ سے وابستہ و پیوستہ وسوسہ اندازوں اور دوسروں کی زہریلی باتوں پر کان دھرا اور خدانخواستہ آپکی متحد صفوں میں تفرقہ پیدا ہوگیا تو آپکی ساری طاقت فرسا زحمتیں اور آپ کے شہیدوں کا پاک خون رائیگاں جائے گا اور اسلامی ممالک اور آپکی آئندہ نسلیں پھر سے غیروں اور اسلام و ملک کے دشمنوں کے ہاتھوں اسیر ہوجائینگی اور وہ اسلام کہ جس نے آپ کے توانا ہاتھوں سے حیاتِ نو پائی ہے آپ ہی کے ہاتھوں سالہا سال اور صدیوں کے لئے ناقابل شکست کھا جائے گا اور خدا اور آئندہ نسلوں کے سامنے آپ جوابدہ اور ملزم قرار پائیں گے۔

میں عزیز ملت اور ایران کے کروڑوں عوام سے عرض کرتا ہوں کہ دنیا کا کوئی انقلاب بغیر شہادت طلبی اور فداکاری، مشکلوں، سختیوں اور وقتی مادی مسائل کے بغیر رو بہ عمل نہیں آتا اور نہ ہی آئندہ کبھی آئے گا۔ لیکن دوسرے انقلابات سے موازنہ کیا جائے تو کوئی بھی دوسرا انقلاب' اسلامی انقلاب جیسا نہیں ہے۔ اسکی اسلامی روح کی وجہ سے مسلمان عوام اس میں جذب ہو گئے اور انکے پیچھے پیچھے سب اہل وطن کہ جن میں مذہبی اقلیتیں بھی شامل تھیں میدان میں آگئے۔ اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ قوم اتحاد کی بدولت کامیابی سے ہمکنار ہو گئی۔ ایسی کامیابی کہ جس نے دنیا کو ہلا کر رکھ دیا اور جسکی

لہریں سارے عالم پر چھا گئیں۔ کوئی اور انقلاب ایسا کم نقصان اور پر ثمر نہیں ہے۔ اگر اور کچھ بھی نہ ہوتا تو ملت عزیز کے لئے یہی بہت بڑا افتخار تھا کہ دنیا میں اسلام کی بات چلی ہے اور دنیا کی ستم پیشہ اور بڑی طاقتیں سوگ میں بیٹھی ہیں۔ اب اس عظیم افتخار کی حفاظت کے لئے صبر، بردباری، کوشش اور مجاہدہ ضروری ہے۔ الحمدللہ تعالےٰ آپ نے آج تک اپنی اسلامی، قومی اور ملکی ذمہ داری کو خوب نبھایا ہے اور انشااللہ تعالےٰ اس کے بعد بھی نبھائیں گے۔

وہ تعلیم یافتہ، روشن فکر اور دانشور کہ جو مغرب اور مشرق پرستی کے مرض میں مبتلا نہیں ہیں اور اپنے اسلامی، قومی اور ملکی شرف کو بڑی طاقتوں کی آرزوؤں پر قربان کرنے کو تیار نہیں ہیں یا زود گزر لذتوں اور خواہشوں کی بھینٹ چڑھانے پر آمادہ نہیں ہیں انکی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ ہمت کریں اور اپنے قلم و بیان کو اسلام، ملک اور ملت کی سربلندی کے لئے کام میں لائیں، محروم عوام کے ہم آواز اور ہم دست ہو جائیں اور مغرب و مشرق کے چنگل سے ملنے والی آزادی کی حفاظت کریں اور اس سلسلے میں کسی بھی کوشش اور ہمت سے دریغ نہ کریں۔ اقوام عالم میں سے کسی کو یہ موقع نہیں مل سکا یا پھر ایسا موقع کسی قوم کو بہت کم ہی ملا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داری سمجھنے کی توفیق عنایت فرمائے عنایت فرمائے ——— (۹)

ہر مقام پر اتحاد ہماری ذمہ داری ہے

آج ہم سب کے کندھوں پر بھاری ذمہ داری ہے۔ سب آئمہ جمعہ، سب آئمہ جماعت اور سب شہروں کے علماء (ذمہ دار ہیں) آج اللہ ہمارا کوئی اور عذر قبول نہیں کرے گا۔ آج سے چند سال پہلے اگر ہمارا یہ عذر تھا کہ ہم نوکِ نیزہ کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور اگر ہم نے ایک کلمہ بھی کہا تو پھر قید ہے لیکن آج ایسے تمام عذر ختم ہو گئے ہیں اور اللہ نے حجت ہم

سب پر تمام کردی ہے ۔ آج آپ سب عوام عہدیداروں کے ساتھ ہماہنگی کے ذریعے اپنے ماحول کی اصلاح کر سکتے ہیں ۔ آج ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہم جس جگہ پر بھی ہیں عملاً اتحاد پیدا کریں ۔ شہر والے شہروں میں اور دیہات والے دیہاتوں میں ۔ اگر سب آپس میں ہم آہنگی کریں اور اس امر کی تبلیغ ہو کہ ہم سب کو مل جل کر رہنا چاہیئے اور مل جل کر کام کرنا چاہیئے تو جو مسائل موجود ہیں حل ہو جائیں گے۔ (۱۰)

سب اسلامی ملکوں کے علماء اور روشن فکر افراد کو چاہیئے کہ وہ شرق و غرب کی بڑی طاقتوں کے چنگل سے اسلامی ممالک کی نجات کے لئے پروگرام بنائیں، اسلامی ممالک کے سربراہوں کو عالمی لٹیروں کی گرفت سے نکالنے کے لئے تدبیر کریں اور استعماری ہتھکنڈوں سے اور لوٹ کھسوٹ کے خلاف قیام کے لئے کوئی لائحہ عمل بنائیں ۔ اس طرح سے کہ جتنا ممکن ہو سکے آپس میں رابطہ رکھ سکیں ۔ انھیں چاہیئے کہ اس لائحہ عمل کی بنیاد محروم عوام کی بیداری پر استوار کریں اور اس امر کا یقین رکھیں کہ وہ یہ سفر طے کرلیں گے اور کامیاب ہوں گے ۔

مجھے امید ہے کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے بندے ان سے خوش ہوں گے، دونوں جہانوں میں انکا چہرہ روشن ہوگا ، دنیا اور آئندہ نسلوں میں ان کا نیک نام باقی رہے گا اور انھیں اطمینان رکھنا چاہیئے کہ بنیادی طور پر دنیا کی حالت بدل رہی ہے ۔ آج دنیا اجازت نہیں دیتی کہ وہ طاقتیں جو چاہیں کرتی پھریں ، اور ملکوں میں ایک گروہ قوموں کی تقدیر اپنے ہاتھوں میں لئے رہے ۔ لہذا بہتر ہے کہ ایک عمومی تحول سے پہلے ذمہ دار علماء اور روشن فکر افراد اپنے آپ کو قوموں کے نزدیک کرلیں ، انھیں اہمیت دیں اور حکم قرآن کریم اور سنت رسول اکرمؐ کے مطابق ان سے سلوک کریں اور اس طرح قوموں کو اپنی طرف متوجہ کریں تاکہ ہر معاشرے کے روشن فکر افراد اور غریب و زحمت کش عوام کے درمیان جو دوری پیدا ہو چکی ہے وہ یا تو بالکل ختم ہو جائے یا کم ہو جائے

آج ہمارے لوگ روشن فکر مایانہ باتوں کو نہیں سمجھتے ۔ عوام کا دکھ عوام کی زبان میں بیان کیا جانا چاہیئے ۔ اسی طرح سے عوام آپ کے مددگار بن سکتے ہیں، اسی طرح وہ بڑی طاقتوں اوران کے ایجنٹوں کی رسوا کن بالادستی سے نجات پا سکتے ہیں اور لا الہ الا اللہ کے مضبوط قلعے میں داخل ہو سکتے ہیں اور یہی صورت ہے کہ تمام اسلامی قومیں ایک دوسرے کی طرف اخوت کا ہاتھ بڑھائیں اور دین و دنیا کی تمام تر کامیابیوں کے لئے ایسی آبرومندانہ زندگی کی طرف کہ جس کی لذت اس خوف وہراس کی زندگی سے ہزار درجے بالاتر ہے قدم بڑھائیں اور عوام میں سے وہ لوگ جو مشرق ومغرب کی جھوٹے تبلیغات کے دھوکے میں آگئے ہیں یا مشرق زدہ یا مغرب زدہ ہو گئے ہیں اسلامی ثقافت سے مکمل آگاہی نہیں رکھتے وگرنہ وہ سب روشن چہروں کے ساتھ اسلام کی آغوش میں آجاتے ۔

امید ہے کہ ہمارے اور تمام اسلامی ملکوں کے روشن فکر افراد اسلامی ممالک کے عوام کے لئے تمام بڑی طاقتوں کے مقابل استقامت اور خود اعتمادی کو سادہ زبان میں بیان کریں گے اور اطمینان رکھیں کہ کوئی شخص ذاتی طور پر اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ وہ کسی کے زیر تسلط رہے ۔ ہمیں چاہیئے کہ اپنی انتہائی کوشش کریں تاکہ لوگ یہ سمجھ سکیں کہ ہم خود اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکتے ہیں ۔ اور مشرق ومغرب کے مقابلے میں اپنی قومی حیثیت اور اسلامی ثقافت کا دفاع کرتے ہوئے مادی دنیا کو شکست دے کر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا پرچم پوری دنیا میں لہرا سکتے ہیں ۔ ——— (۱۱)

تاریخ آئینۂ عبرت ہے

تاریخ ہمارے لئے درسِ عبرت ہے ۔ اگر آپ تاریخِ مشروطیت کا مطالعہ کریں تو دیکھیں گے کہ تحریک مشروطیت ابتداء میں جب آگے بڑھی تو کچھ ایسے ہاتھ اس میں

داخل ہو گئے جنھوں نے ایرانی عوام کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیا۔ نہ صرف ایران بلکہ نجف کے بزرگ علماء میں اسے بھی ایک گروہ مشروطیت کا حامی اور دوسرا مخالف تھا۔ خود ایران کے علماء میں سے ایک گروہ مشروطیت کی حمایت اور دوسرا مخالفت پر تھا۔ اہل منبر کا ایک گروہ مشروطیت کے خلاف تقریریں کرتا تھا اور دوسرا استبداد کے خلاف۔ کسی ایک گھر میں اگر دو بھائی ہوتے تو زیادہ تر یوں ہوتا کہ ایک مشروطی ہے تو دوسرا مستبد۔ یہ ایک سازش تھی اور ایسی سازش جو بہت موثر بھی ہوئی اور اس طرح تحریکِ مشروطیت کا وہ پروگرام جسے بزرگ علماء کرام نے ترتیب دیا تھا عملی جامہ پہننے سے محروم رہ گیا۔ بات یہاں تک پہنچی کہ ایک گروہ کے ہاتھوں مشروطیت کے حامیوں کو دبا دیا گیا۔ یہاں تک کہ جب جناب شیخ فضل اللہ نوری مرحوم جیسی شخصیت کہ جنہوں نے کہا تھا: " ایران میں مشروطیت کو شروع ہونا چاہیئے اور وہ مشروطیت جو مشرق یا مغرب کی طرف سے ہم تک پہنچے ہم اسے قبول نہیں کرتے۔" اسی جرم میں اسی تہران میں تختۂ دار پر لٹکا دیئے گئے جب کہ ان کے گرداگرد لوگ رقص کر رہے تھے اور تالیاں پیٹ رہے تھے۔ بالکل اسی طرح مشروطیت میں بھی اسکی ابتداء میں یہ مسائل موجود نہ تھے لیکن جو لوگ یہ دیکھ رہے تھے کہ مشروطیت ان کے لئے نقصان دہ اور ان کے مفادات کے لئے خطرہ ثابت ہو گی انھوں نے دیکھا کہ ملکی آئین کہ جسے اسلام کے مطابق ہونا چاہیئے اور اگر وہ مخالف اسلام ہوا تو اسکی کوئی قانونی حیثیت نہ ہو گی اور یہ اس امر کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ جو کچھ کرنا چاہیں کرتے رہیں۔ تو انہی مستبدین میں سے ایک گروہ مشروطیت کا حامی بن گیا اور عوام میں آشامل ہوا۔ یہی مستبدین بعد ازاں آکر مشروطیت پر قابض ہو گئے اور اسے اس مقام تک پہنچا دیا کہ جسے آپ نے بھی دیکھا اور ہم نے بھی۔

میرزا شیرازی کے زمانے میں بھی لوگ ایسا ہی کرنا چاہتے تھے۔ میرزا مرحوم کہ جنھوں نے تمباکو نوشی کو حرام قرار دیا تھا کے خلاف کچھ شیطان عوام میں آشامل ہوئے اور مسئلے کو اس مقام

تک پہنچا یا کہ جیسا کہ نقل کیا جاتا ہے کہ شہروں میں بعض علماء میرزا مرحوم کے خلاف حقہ پیتے لیکن چونکہ میرزا غیر معمولی طاقت کے مالک تھے اور اس طرف میرزا شیرازی کے طرفدار بھی انہی کی طرح قوی اور طاقتور تھے اس لئے مخالفین وہاں کچھ نہ کر سکے۔ مگر مشروطیت میں صورتحال ایسی نہ تھی بلکہ ہر دو طرف کے لوگ قوی تھے۔ نجف میں صفِ اوّل کے بعض علماء کرام مشروطیت کے حامی اور صفِ اوّل ہی بعض علماء کرام اس کے مخالف تھے۔ ایران کے علماء کرام میں بھی اس طرح کے اختلافات پیدا کئے گئے اور ایسا نہ تھا کہ یہ اختلافات خود بخود پیدا ہوئے ہوں بلکہ انھیں ان لوگوں کے درمیان پیدا کیا گیا۔

ہمیں چاہیئے کہ اس تاریخ سے عبرت حاصل کریں کہ مبادا آپ علماء حضرات یا عوام کے درمیان بھی ایسے اشخاص آجائیں جو اس طرح کے وسوسوں کو جنم دیں اور خدا نہ کرے کہ وہ حادثہ جو مشروطیت میں پیش آیا ایران میں پھر رونما ہو ——— (۱۲)

حفظِ اسلام حفظِ وحدت پر منحصر ہے اور ہمیں چاہیئے کہ اس بات کا خیال رکھیں کیونکہ حفظِ وحدت اور عوام کی نگہداری ہمارا فرض ہے۔ اگر کسی ایک شہر میں کوئی اختلاف ہوتا ہے تو جان لیں کہ اس میں شیطان کا ہاتھ ہے۔ اور ہمیں چاہیئے کہ اس کا ازالہ کریں اور اس بات کی اجازت نہ دیں کہ خدانخواستہ کسی وقت کسی شہر یا دیہات میں کوئی اختلاف واقع ہو۔ علماء کرام اپنی قوتوں کو یکجا کرتے ہوئے ایک ساتھ میدان میں رہیں اور کنارہ کشی اختیار نہ کریں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اسلام کی حفاظت کریں اور یہ حفاظت کنارہ گیری سے ممکن نہیں۔ ——— (۱۳)

۳

درباری مُلّا

وحدت اسلامی

وحدت
اسلامی

امور بین الملل

درباری ملّا عوامل جور ہیں!

قرآنِ کریم اتحاد کی دعوت دیتا ہے اِس بات کی دعوت کہ آپس میں اختلاف نہ رکھیں کہ اس طرح آپ کی ہوا اکھڑ جائے گی اور یہ امر باعثِ افسوس ہے کہ اسلامی حکومتوں سے وابستہ بعض علماء تفرقے کی دعوت دیتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اختلاف پیدا کریں۔ ایک مرکزِ اسلامی میں وہ اسلام پر حملہ آور نہیں ہو سکتے جب کہ ایران پر جو کہ مرکزِ اسلام کا اجرا چاہتا ہے حملہ آور ہوتے ہیں۔ وہ قاضی کہ جو حجاز یا مصر یا کسی اور جگہ پر بیٹھا قرآنِ حکیم کے خِلاف دعوت دے رہا ہے اس طرح سے نہیں کہ وہ صریح اور واضح ہو بلکہ در پردہ قرآنِ کریم کے خلاف دعوت دیتا ہے اور مسلمانوں کو ایک دوسرے سے جدا کرتا ہے، ایسا قاضی، قاضئ جور ہے۔ آپ کو چاہیئے کہ ایسوں کو ان کے اصل ٹھکانے تک پہنچائیں ——— (۱)

درباری ملاؤں کی اتباع اللہ کی نافرمانی

لازم ہے کہ حجاجِ بیت اللہ الحرام اس عوامی اجتماع اور لوگوں کے اِس پُر جوش سیلاب میں جسقدر ممکن ہو بہتر طریقے سے ظالموں اور ستمگروں کے خِلاف اظہار برائت کریں اور جتنا زیادہ ممکن ہو آپس میں رشتۂ اخوّت کو مضبوط بنائیں اور اسلام اور مظلوم مسلمانوں کے عظیم مفادات کو قومیّت اور فرقہ داریت پر قربان نہ کریں۔ مسلمان بھائی زیادہ سے زیادہ وحدتِ کلمہ کی طرف متوجہ ہوں اور ان جاہلانہ تعصبات کو کہ جو عالمی لٹیروں اور انکے ساتھیوں کے نفع کے علادہ کچھ نہیں ترک کردیں اور خود یہ عمل ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مدد ہے اور امیدِ واثق ہے کہ حق تعالیٰ کا وعدہ ان کے شاملِ حال ہوگا۔ اگر خدانخواستہ انھوں نے عالمی لٹیروں کے ایجنٹوں کہ جن میں سے سب سے بڑے وظیفہ خوار تفرقہ باز ملاّ ہیں کی پیروی کی تو یہ ایک گناہِ عظیم ہے کہ جسکی پاداش میں وہ خداوندِ قادر و جبّار کے غضب کا نشانہ بنیں گے اور نتیجۃً وہ بڑی طاقتوں کی غلامی میں باقی رہینگے — چاہیئے کہ اس سے خدا کی پناہ مانگی جائے۔ ——— (۲)

ضمیر فروش مُلاؤں کے سنے بچیں

سب زائرانِ حرم کہ جو کسی بھی مکتبِ فکر یا گروہ سے تعلق رکھتے ہیں اور دنیا کے گوشے گوشے سے اِس مبارک مقام پر جمع ہوئے ہیں اگر اللہ کی آواز پر لبیک کہیں اور ہم صدا ہو کر ستمگروں اور ظالموں کی مذمّت کریں تو انشا اللہ ایوانِ ستم ٹوٹ گریں گے۔

ایک اور اب مسلمانوں کے نمائندے اگر مظلوموں کے حقوق اور اسلامی ممالک

پر تجاوز کرنے والوں کے نام اور کام سے اظہارِ نفرت کریں اور ظالموں کے ہاتھ کاٹ دینے کی خواہش کریں تو کسی طاقت میں انکے سامنے ٹھہرنے کی تاب نہ ہوگی۔

اگر اسلامی اقوام اور اسلامی ممالک کی حکومتیں اپنی اتنی افرادی قوت اور ان ذخائر و وسائل کی موجودگی میں کہ جنکی بڑی قوتوں کو شدید ضرورت ہے سختی کے ساتھ انکے ساتھ پیش آئیں اور کاخ نشینوں کے مکر و فریب اور شور شرابے سے ہراساں نہ ہوں اور بڑے ظالموں کے حامی اور نمک خوار جھوٹے ذرائع ابلاغ کے پروپیگنڈے کے زیر اثر نہ آئیں اللہ کی لایزال قدرت پر بھروسہ کریں، اسکی عطا کردہ نعمتوں کا شکر بجالائیں اور انکے خلاف آواز بلند کریں اور انھیں یہ دھمکی دیں کہ ہم اپنی سرحدیں ان پر بند کرلیں گے اور انھیں بتائیں کہ ہم تیل وغیرہ کی ترسیل ان سے روک لیں گے تو شک ہی نہیں کہ وہ اس قوت کے سامنے جھک جائیں گے کہ ہم جس کی قدر نہیں پہنچانتے۔

ہاں اے طاقتور مسلمانو! ہوش میں آؤ، اپنے آپ کو پہچانو، دنیا کو پہچانو اور ان فرقہ وارانہ اور علاقائی اختلافات سے بچو کہ جو عالمی لٹیروں اور ان کے غلیظ ایجنٹوں کے ہاتھوں پیدا ہوئے ہیں تاکہ وہ تمہارے وسائل لوٹ سکیں اور تمہارا انسانی اور اسلامی شرف پامال کرسکیں۔ ان اختلافات سے دوری اللہ تعالیٰ اور قرآن مجید کے حکم کے مطابق ضروری ہے۔ ضمیر فروش ملّاؤں اور اسلام و مسلمین کے مفادات سے بے خبر قوم پرستوں جیسے تفرقہ پردازوں کو اپنے سے دور کردیں۔ کیونکہ اسلام کے لئے ان کا ضرر عالمی لٹیروں کے ضرر سے کمتر نہیں ہے۔ یہ لوگ اسلام کی برعکس تصویر پیش کرتے ہیں اور غارت گروں کے لئے راستہ صاف کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسلام اور مسلمان ممالک کو عالمی لٹیروں اور ان کے پیوستگان اور وابستگان کے شر سے نجات عطا کرے۔ ——— (۳)

شیعہ سنی اختلاف درباری ملاؤں کا پیدا کردہ ہے

علماءِ اہلِ سنّت کا یہ باور کرنا کہ ہر خودسر کی اطاعت کی جانا چاہیئے، یہ نظریہ بھی خودسر آمروں کا پیدا کردہ ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ اس طرح کے احکام پیغمبرؐ اسلام کی طرف سے ہوں اور وہ یہ فرمائیں کہ اس اتاترک کی اطاعت کرو کہ جو ہمارے احکام کو مٹا رہا ہے ـــ یہ کونسی عقل اس بات کو قبول کرتی ہے کہ پیغمبر اسلامؐ حکم دیں اللہ تبارک وتعالےٰ فرمائے کہ نماز پڑھیں اور پھر یہ بھی کہے کہ اس اتاتُرک کی اطاعت کریں، جو کہتا ہے کہ نماز نہ پڑھیں۔ ہم کس کی بات سنیں، اللہ کی یا اتاترک کی۔؟ کونسی عقل اسے باور کرتی ہے۔؟ یہ اولوالامر کہ جس کا قرآن میں ذکر ہے، واضح ہے کہ ان سے مراد ایسا شخص ہے جو رسول اللہ کا جانشین ہو۔ اولوالامر اللہ ہے، رسولِ خدا ہیں، ان کے بعد ایسے شخص کو اولوالامر ہونا چاہیئے جو اُنکی صفات کا حامل ہو۔ معقول نہیں کہ اللہ تبارک و تعالےٰ لوگوں سے کہے کہ رضا خان کی اطاعت کرو کہ جو سب شرعی اور اسلامی احکام کو بالائے طاق رکھ دے، دین بھی بھیجے اور یہ بھی کہے کہ کسی بے دین کی اطاعت کرو۔ یعنی تم بھی لادین ہو جاؤ۔ کیا ایسا ہونا ممکن ہے۔؟ یہ وہ انحرافات ہیں جو پیدا ہو چکے ہیں اور یہ امر باعثِ افسوس ہے کہ طاقتور ہاتھوں نے اسے پیدا کیا ہے اور ہم اور دوسرے غفلت میں ہیں۔ وہ بہت سے انحرافات کہ جو دشمنانِ اسلام کے قوی ہاتھوں نے پیدا کئے ہیں۔ انھیں میں سے مختلف گروہوں میں موجود اختلاف اور سنی شیعہ اختلاف بھی ہے۔ البتہ سنی شیعہ بہت سے عقائد میں ایک دوسرے سے مختلف ہوں، اس کے بارے میں میں نہیں کہتا ...... ہوں بہرحال ہیں (اور وہ اس میں)

آزاد ہیں۔ لیکن کیا یہ اس امر کا سبب بنے کہ ہم غلط کام کرنے لگیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی ملک امریکہ کو نکال کر خود مسلط ہو جائے۔ کہیں غلط کام کا یہ نتیجہ نہ ہو کہ اسلام کے خلاف کام کرنے والے کوئی شخص ملک ہی کو تباہ کر ڈالے۔ ہم تو اسے ختم کرنا چاہتے ہیں۔

بعض ملاؤں، درباری ملاؤں نے ایک کتاب لکھی ہے کہ جو حال ہی میں مکہ میں شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب بھی تفرقہ پردازی کے لئے ہے۔ معلوم نہیں یہ لوگ کیا سوچتے ہیں۔؟ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ یہ لوگ امریکہ یا بعض دیگر ممالک کے خدمت گزار ہیں کہ جو ان سے کہتے ہیں کہ اس طرح کے مسائل اٹھائیں، تفرقہ پیدا کریں۔ خود ہمارے درمیان بھی بہت تفرقہ بازی ہے۔ یہ شیخی ہے تو وہ صوفی۔ یہ اخباری ہے تو وہ اصولی۔ عقائد کا اختلاف، خارجی اختلافات کا سبب کیوں بنتا ہے۔؟ آخر جس مسئلے میں ہم مشترک ہیں اس میں اکٹھے کیوں نہ ہوں؟ یہ اس طرح سے ہے جیسے سازشیوں کے ہاتھوں جوانی ہی سے، بچپن ہی سے ہماری تربیت ہوگئی ہو۔ انھوں نے ہماری کچھ یوں تربیت کی ہے کہ ہم ایسا کریں کہ دوسرے نہ رہیں اور وہ بھی اس طرح سے کوشش کریں کہ ہم نہ رہیں۔ سب ایک دوسرے کے خلاف مصروفِ کار رہیں اور اس اختلاف سے فائدہ وہ اٹھا لیں۔ آخر عقل کیا تقاضا کرتی ہے۔؟

میں اللہ تبارک وتعالےٰ سے عاجزانہ التماس کرتا ہوں کہ اس اسلامی جمہوریہ (ایران) کو قوت عطا کرے اور ہر جگہ پر اسلام کو تقویت بخشے اور اسلامی امور کو ہر جگہ قوت عنایت فرمائے اور ان امور میں موجود مختلف افکار کو اللہ تبارک وتعالےٰ ایک صحیح فکر میں ڈھال دے۔ ایک اسلامی فکر میں، ایک ایسی فکر کہ جس پر چل کر ایک اسلامی ملک کا نظام چلایا جا سکے۔ ______ (۴)

درباری ملّاؤں کی تفرقہ انگیز زبان اور قلم

اس امر کے پیشِ نظر کہ فریضۂ حج اسلام کے عظیم ترین عبادی و سیاسی فرائض میں سے ہے اور مواقفِ معظمہ میں حج کی عظیم کانفرنس عالمِ اسلام کی بزرگترین کانفرنسوں میں سے ہے دنیا کے محترم حاجیوں کو آپس میں جمع کریں۔ مصالحِ اسلام اور مشکلاتِ مسلمین کے بارے میں آپس میں تبادلۂ خیال کریں، مشکلات کا حل سوچیں اور اسلام کے مقدس اہداف کے حصول کے لئے ضروری فیصلے کریں، سب گروہوں اور سب اسلامی مکاتبِ فکر کے درمیان اتحاد پیدا کرنے کی تدابیر سوچیں۔ سب گروہوں کے درمیان مشترک سیاسی امور میں حائل مشکلات کہ جو اسلام کے سخت دشمنوں نے پیدا کر رکھی ہیں اور جن میں سے سب سے بڑھ کر مسلمانوں کی صفوں میں تفرقہ انگیزی ہے، کے بارے میں چارہ جوئی کریں جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ قرنِ ماضی میں اس خطرناک جنگ کی آگ بھڑکانے والے شرق و غرب کے عالمی لٹیرے ہیں جو ایک ارب مسلمانوں کے اتحاد سے خوفزدہ ہیں اور پوری قوت سے بلاواسطہ یا اپنے منحرف ایجنٹوں کے ذریعے ان اختلافات کو پیدا کرنے میں مصروف ہیں تاکہ مسلمانانِ عالم کی تقدیروں پر مسلّط ہو سکیں۔ ان پر حکومت کر سکیں اور انکے بے پایاں وسائل کو لوٹ کرلے جا سکیں۔ میری دعا ہے کہ آپ انشاالله ذرایع ابلاغ کے جھوٹے پروپیگنڈے اور ان سے بدتر ان درباری ملّاؤں کے خلاف کامیابی حاصل کریں جو زبان اور قلم کے ذریعے اسلامی جمہوریہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ ——— (۵)

درباری ملّا استعمار کے خدمت گذار ہیں

بیت اللہ الحرام میں آنے والے حاجی مسلمانوں کو بیدار کریں۔ اگرچہ یہ امر باعثِ

افسوس ہے کہ اسی زمانے میں بعض انتہائی ناسمجھ اور بہت موذی ملّاوں نے عجیب چیزیں لکھنا اور رسالے چھاپنا شروع کردیئے ہیں، وہ شیعوں، آئمۂ شیعہ اور طریقۂ شیعہ کے خلاف جسارت کرتے ہیں۔ ایسے موقع پر کہ جب طرفین کے عقلاء، عقلاء مذاہب آپس میں اکٹھے ہوئے ہیں، علماء مذاہب باہم جمع ہوئے ہیں اور مصالح اسلام کے بارے میں تفکر کرنا چاہتے ہیں، ایسے موقع پر وہ اس طرح کے رسالے شائع کرتے ہیں۔ جیسے انھوں نے امریکہ کے لئے خطرہ دیکھا ہوا ور واویلا شروع کردیا ہو۔ وہ احمق ملّا کہ جو ایسے موقع پر بعض مقدّساتِ شیعہ کے خلاف جسارت کرتا ہے اور اس کوشش میں ہے کہ اس کے مدّمقابل بھی کوئی ایسا آدمی پیدا ہوجائے، وہ بھی کوئی ایسی بات کرے کہ جس کے نتیجے میں مسلمانوں کے مابین ایسے موقع پر اختلاف پیدا ہوجائے کہ جس موقع پر اتحاد پیدا ہونا چاہیئے۔ واقعاً ایسے طرزِ فکر اور ایسے طرزِ عمل کے بارے میں اسلام کیا کرے؟ اسلام ایسے ملّاوں کے بارے میں کیا کرے کہ جنھوں نے علماء کی صورت اختیار کررکھی ہے اور عوام میں پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ ایک مصیبت ہے کہ ایسے موقع پر کہ جب مسلمان آپس میں سوچ رہے ہیں وہ یہ دیکھتا ہے کہ بعض جوان اس اجتماع کی طرف مائل ہو رہے ہیں؛ ان کا ایران کی طرف رجحان پیدا ہو رہا ہے' وہ یہ کہتا ہے کہ میرا فریضہ ہے کہ میں کہوں کہ یہ مشرک ہیں، یہ مجوسی ہیں، یہ ایسے ہیں یہ ویسے ہیں اور انھوں نے بعض مقدّسات کے خلاف جسارت کی ہے۔ یہ استعمار کی خدمت، بڑی طاقتوں کی خدمت اور اسلام اور مسلمین کو نقصان پہنچانے کے علاوہ اور کیا ہے؟ ہمیں ان مسائل کے بارے میں سوچنا چاہیئے، مسلمانوں کو ان مسائل اور ایسے افراد کے بارے میں کہ سوچنا چاہیئے کہ جو اس طرح سے مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کردینے کے درپے ہیں۔ —————— (۶)

درباری مُلّاؤں کے پروپیگنڈا سے بچیئے!

مسلمان آپس میں مل جائیں اور جہاں پر آواز بلند کرنا چاہیئے وہاں سب مل کر صدا بلند کریں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو بیدار کردے۔ سب مسلمانوں کو بیدار کردے اور ان کی توجہ اسلام اور مسلمانوں کے مفادات کی طرف زیادہ کردے مجھے امید ہے کہ علاقے کی حکومتیں بھی ہوش میں آئینگی اور ان ملّاؤں کے غلط پروپیگنڈے سے اپنے آپ کو الگ کرینگی اور امریکہ اور اس کے ایجنٹ جو گمراہ کن پروپیگنڈا کر رہے ہیں اس سے اپنے آپ کو الگ کرلیں گی اور وحدت کلمہ اختیار کریں تاکہ اسلام کو ان خونخواروں کے ہاتھ سے نجات دلاسکیں اور بلادِ مسلمین کو ایسے لوگوں سے بچا سکیں کہ جو انھیں ہڑپ کر جانا چاہتے ہیں ———— (۷)

مراسمِ حج میں درباری ملّاؤں کا منفی کردار

پس منیٰ پر تمناؤں اور آرزوؤں کو پالیں کہ وہ اپنی محبوب ترین چیز کو محبوبِ مطلق کے لئے قربان کر دینے سے عبارت ہے۔ یہ جان لیں کہ جب تک ان محبوبوں سے چھٹکارا حاصل نہ کرلیں کہ جنمیں سب سے بڑھ کر حبّ نفس ہے اور حبّ دنیا جس کے تابع ہے، محبوب مطلق تک نہیں پہنچ سکتے اور اسی صورت میں آپ شیطان کو کنکریاں ماریں اور شیطان آپ سے گریزاں ہو شیطان کو کنکریاں مارنے کے عمل کو احکامِ الٰہی کی روشنی میں مختلف مواقع پر اس طرح سے تکرار کریں کہ شیطان اور شیطان کی اولاد، سب بھاگ جائیں۔ ان مراحل ومواقف پر فطری آرزوؤں اور انسانی تمنّاؤں کی تکمیل کی شرط یہ ہے کہ سب مسلمان اور مسلمانوں کے سب گروہ یہاں پر زبان، رنگ، قبیلہ، گروہ، حد، زمین اور جاہلانہ عصبیتوں سے منہ

موڑ کر جمع ہوں اور ہم آواز ہوں اور باہمی جوش و خروش، دشمنِ مشترک کے خلاف وہی دشمن کہ جو اسلام عزیز کا دشمن ہے اور جس نے عصرِ حاضر میں اسلام سے ضرب کھائی ہے اور جو اسلام کو اپنی لوٹ مار کے مقابلے میں رکاوٹ سمجھتا ہے، وہ چاہتا ہے کہ تفرقہ اندازی اور نفاق پروری کے ذریعے اس محسوس رکاوٹ کو اپنے راستے سے ہٹا دے۔ اس کے ایجنٹ کہ جن میں آگے آگے دنیا پرست حاسد درباری ملا ہیں۔ انکے منحوس مقاصد کی تکمیل کے لئے ہر جگہ اور ہر وقت خصوصاً ایام حج میں اور مراسم الٰہی کی ادائیگی کے موقع پر مامورِ کار ہوتے ہیں۔ اس عبادت کے عظیم مقاصد میں سے ایک، دنیا کے ہر خطے میں سے مسلمانوں کا اجتماع ہے کہ جس کا مقصد دنیا کے پسے ہوئے انسانوں کے مفادات کا تحفظ ہے۔ ان مفادات میں سے اس سے بالاتر اور کیا ہو سکتا ہے کہ عالمی لٹیروں کی چیرہ دستیوں کو اسلام ممالک سے ختم کر دیا جائے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ مسلمان ان مراسم و مواقف میں ان خبیث ایجنٹوں اور نفاق پرور ملاؤں کے خلاف اسلام و قرآن کے اعمال پر کڑی نظر رکھیں اور جو لوگ مسلمانوں کے مفادات کو نصیحت کے ذریعے کچھ اہمیت دینے کو تیار نہیں ہوتے انھیں اپنے سے دور کریں کیوں کہ یہ لوگ طاغوتیوں سے بڑھ کر شیطان ہیں اور ان سے بھی بدتر ہیں۔ —— (۸)

حکومتی ملاّنہ ہوں تو کامیابی یقینی ہے

دنیا میں کہاں سپریم کورٹ کا چیف جسٹس کوئی ایسا عالمِ دین ہے کہ جو عوام کی راہنمائی کرتا ہو اور لوگ اس کی راہنمائی قبول کرتے ہوں، اسی طرح سے وزیر داخلہ اور یونہی دیگر تمام ادارے کہ جو پورے اطمینان کے ساتھ بغیر کسی خوف کے مصروفِ عمل ہوں۔ چونکہ خوف کی کوئی وجہ نہیں۔ سب ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔

سب بھائی ہیں۔ کہاں دنیا کی کوئی پارلیمنٹ ہماری پارلیمنٹ کی طرح ہے؟ گزشتہ دور میں شاہ معدوم اور اس کے باپ رضا خان مردود کی پارلیمنٹ جاگیر داروں، وڈیروں، سرمایہ داروں، چاپلوسوں، امیروں، شرق و غرب کے حامیوں اور دوسرے ممالک کے ایجنٹوں سے بھری پڑی تھی اور آج ہماری پارلیمنٹ میں آپ ایک شخص بھی ایسا تلاش نہیں کر سکتے کہ جو اس طبقہ اشراف میں سے ہو۔ اس طبقہ بالا میں سے ہو۔ سب انہیں عوام میں سے ہیں جو گلی بازار میں چلتے پھرتے ہیں۔ کچھ ان میں سے علماء فقہاء ہیں اور کچھ متدین شخصیات میں سے ہیں۔ ہماری آج کی اسلامی پارلیمنٹ کی مثال کہیں بھی نہیں ہے۔ ہمارے سب حکومتی ادارے بھی اسی طرح کے ہیں۔ کہاں دنیا کی کوئی فوج ایسی عوامی اور عوام کے درمیان ہے کہ جب بھی فوج یا پولیس یا سپاہِ پاسداران عوام کے درمیان جاتے ہیں تو وہ ان پر پھول نچھاور کرتے ہیں اور ان کے استقبال کے لئے نکل آتے ہیں۔ یہ سب اس لئے ہے کہ وہ انھیں لوگوں میں سے ہیں، انھیں عوام میں سے ہیں۔ جہاں بھی آپ دیکھیں کہ سب چونکہ اسی ملت میں سے ہیں اس لئے ملت کے ساتھ یوں ملتے ہیں۔ کہاں دنیا میں آپ کو دکھائی دیتا ہے کہ اس طرح سے خود قوم کے اندر سے اس قدر کمیٹے (محافظ پولیس)، اسقدر عدالتیں اور اس قدر پاسدار اٹھ کھڑے ہوں کہ جو اس ملک اور راہ اسلام کے لئے اپنے خون کا نذرانہ پیش کرتے ہیں، جب کہ کوئی انھیں اس کے لئے کہتا بھی نہیں۔ پورے ملک میں یہی حال ہے۔ یہ سپاہ پاسداران، یہ کمیٹے اور یہ عدالتیں سب اسی اسلام اور اسی ملک کی خدمت میں مصروف ہیں۔ کہاں دنیا میں آپ دیکھتے ہیں کہ کوئی قوم خدمتِ اسلام کے لئے وقف ہو چکی ہو اور اس طرح سے حکومتِ اسلامی کی خدمت کے لئے حاضر ہو کہ جب بھی کوئی مشکل پیش آئے تو خود قوم پیش قدم اور مددگار ہو۔

ہم کہ جو یہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے انقلاب کو برآمد کریں گے اور اسے سب اسلامی ممالک تک پہنچائیں گے بلکہ ان سب ممالک تک کہ جہاں مستکبرین مستضعفین کے خلاف ہیں، ہماری خواہش یہ ہے کہ ایسی کیفیت پیدا کر دیں کہ کوئی حکومت بھی ایک فریب کار، ظالم، جابر اور انسانیت کش حکومت نہ ہو اور کوئی قوم بھی ایک ایسی قوم نہ ہو جو حکومت کی دشمن ہو۔ ہم چاہتے ہیں قوموں اور حکومتوں کے درمیان محبت پیدا کریں. حکومتیں اگر توجہ کریں یا مطالعہ کریں اور ایران کی صورتحال کو دیکھیں اور دیکھیں کہ ایرانی قوم کا اپنی حکومت کے ساتھ کیسا رابطہ ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ وہ اس سے متاثر نہ ہوں. البتہ زہریلے بیرونی قلم، بیرونی تحریریں اور مطبوعات اور ذرائع ابلاغ سب ایران، حکومتِ ایران اور ملتِ ایران کے خلاف پروپیگنڈے میں مصروف ہیں۔ لیکن آپ کہ جو اس ملک کے اندر موجود ہیں جانتے ہیں کہ ان کے پروپیگنڈے کا مقصد کیا ہے۔ یہی کہ یہ قوم اور یہ حکومت آپس میں ایک ہو گئے ہیں۔ قوم اور حکومت ایک ہو گئے ہیں، علماء، یونیورسٹی، دیگر گروہ اور فوج سب ایک ہیں اور ہم فکر ہیں. لہٰذا اب بڑی طاقتوں کے مفادات پورے نہیں ہو سکتے. کوئی حکومت بھی ایسی برسرِ اقتدار نہیں آتی کہ جو کسی ایک سپر پاور کی حمایت میں ایک لفظ بھی کہے. اگر کوئی وکیل کوئی وزیرِ اعظم غیر ممالک کے مفادات کے لئے کوئی ایک لفظ کہے، غیروں کے مفادات کے لئے بات کرے تو یہی ملت ہے جو اس کے مدمقابل اٹھ کھڑی ہوتی ہے اور اسے اس امر کی اجازت نہیں دیتی. ہماری خواہش ہے کہ سب مسلمان ممالک، دنیا کے سب مستضعف ممالک اسطرح سے آپس میں ایک ہو جائیں انھیں عوام میں سے وزیرِ اعظم ہو، صدر ہو، پارلیمنٹ ہو اور دیگر حکومتی عہدے دار ہوں تا کہ کسی نقصان کا خطرہ نہ رہے۔

وحدت اسلامی

ہمیں نہ صرف امریکہ اور روس کی مصیبت درپیش ہے بلکہ بعض ایسے افراد کی بھی جو اسلام کے دعوے دار ہیں۔ بعض ایسے لوگ کہ جنھیں بعض ممالک کے علماء کی سربراہی حاصل ہے ہمیں ان کی بھی مشکل درپیش ہے، وہ بھی ہمارے خلاف کفر کے فتوے جاری کرتے ہیں۔ وہ ہمارے الفاظ کو اپنے معنیٰ پہناتے ہیں اور اس کے بعد ہماری تکفیر کرتے ہیں۔ اگر وہ واقعاً غلطی سے ایسا کرتے ہیں تو بہتر ہے کہ مطالعہ کریں اور سمجھیں کہ کیا کہہ رہے ہیں اور کس کے مفاد میں کام کر رہے ہیں۔ اگر وہ جان بوجھ کے ایسا کر رہے ہیں تو وہ ایک اسلامی ملک کے خلاف مصروفِ عمل ہیں، ایسا ملک کہ جو اس کوشش میں ہے کہ سب بھائیوں کو آپس میں جوڑ دے اور سب کے درمیان محبت پیدا کرے۔ ہم بیسؔ سال سے اس کوشش میں ہیں کہ اسلامی ممالک آپس میں بھائی بن جائیں۔ یہ اس کی تکفیر نہ کرے اور وہ اسکی تکفیر نہ کرے۔ یہ لوگ کہ جو اس طرح سے زہر اگل رہے ہیں افسوسناک امر یہ ہے کہ ان میں سے کوئی مفتی کے لباس میں ہے اور کوئی مفتیٔ اعظم کے۔ کیا وہ یہ نہیں جانتے کہ یہ کام اسلام کے خلاف ہے اور بڑی طاقتوں کی خواہشات کی تکمیل میں ہے۔ کیا وہ یہ نہیں جانتے کہ دانستہ یا نادانستہ طور پر بڑی طاقتوں کی خدمت کر رہے ہیں۔ یہ لوگ حجاز، کویت اور بعض دیگر جگہوں کے امور کی تادیل کرتے ہیں اور اس اسلامی ملک کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں کہ جس کی کوشش ہے کہ سب بھائیوں میں اتحاد پیدا کرے اور جسکی کوشش ہے کہ بڑی طاقتیں ان اسلامی ممالک کی اجارہ داری چھوڑ دیں۔ یہ لوگ دانستہ یا نادانستہ بڑی طاقتوں کی خدمت کر رہے ہیں اور مسلمانوں کے درمیان تفرقہ ڈالنے کے درپے ہیں۔ کیا یہ نہیں جانتے کہ مسلمانوں میں تفرقہ پیدا نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ایسا کرنا نصِ قرآن کے خلاف ہے؟ کیا یہ جانتے نہیں یا پھر خدانخواستہ سپر طاقتوں کی

خدمت میں مصروف ہیں۔؟

ہم چاہتے ہیں کہ سب اسلامی ممالک اوّلاً اپنی حدود میں اسلام کے حکم کے مطابق ہوں اور انکی حکومتیں اور عوام ایک دوسرے کے مخالف نہ ہوں سب سب اکٹھے ہوں، سب متحد ہوں تاکہ انھیں کسی قسم کا نقصان نہ پہنچ سکے۔ آپ نے دیکھا کہ جب ایران میں ہماری قوم میں اتحاد پیدا ہو گیا تو اس نے کتنی بڑی قوّت کو شکست دے دی۔ ہم چاہتے ہیں کہ دنیا کے ایک ارب مسلمان آپس میں متحد ہو جائیں، اگر وہ متحد ہو جائیں تو پھر بیت المقدس کا مسئلہ باقی رہے گا نہ افغانستان کا اور نہ دیگر مسائل۔ اگر درباری ملّا باز آجائیں اور ہمارے اتحاد میں رخنہ اندازی نہ کریں تو انشا اللہ ہم کامیاب ہو جائیں گے اور اسلامی حکومتیں اور اسلامی ممالک کامیاب ہو جائیں گے۔ میں اللہ تبارک وتعالےٰ سے اسلام اور مسلمانوں کی عظمت نیز اسلام اور مسلمانوں کے وحدت کلمہ کا طالب ہوں اور سب اسلامی ممالک کو اس عید سعید کی مبارکباد عرض کرتا ہوں۔ (۹)

وحدت اسلامی
امور بین الملل

۴

شیعه و سنی

وحدت اسلامی

امور بین الملل

عاملِ اختلاف خارجی ایجنٹ ہے

آپ جانتے ہیں کہ یہ پروگرام طایف میں بنا ہے ۔ الحمدللہ آپ اس طرف متوجہ ہیں ۔ وہ لوگ کہ جو سنی اور شیعہ میں اختلاف پیدا کرنا چاہتے ہیں نہ سنی ہیں اور نہ شیعہ ۔ اسلام سے اصلاً انھیں کوئی سروکار ہی نہیں ۔ وگرنہ جسے اسلام پر اعتقاد ہو وہ اختلافات پیدا نہ کرے اور اختلافی مسائل نہ اٹھائے ۔کیونکہ آج وحدتِ مسلمین ہی کے ذریعے کامیابی ممکن ہے ۔ یہ صرف اس لئے ہے کہ بڑی طاقتیں یہ سمجھ گئی ہیں کہ اسلام ، وحدتِ مسلمین اور امتِ اسلامی کے وسیع تر بھائی چارے نے انھیں ناکام کیا ہے لہٰذا انھوں نے اختلاف پیدا کرنا شروع کر دیا ہے ۔ آپ الحمدللہ خود بیدار ہیں ، اپنی اپنی جگہ پہ قوم کو بیدار کریں اور ان سب کو سمجھائیں کہ ہم آپس میں بھائی تھے ، ہیں اور رہیں گے ۔ ہماری مصلحت آپ کی مصلحت ہے ۔ ہم سب کو اسلام اور قرآن کی حفاظت کرنا چاہیئے ۔ آپ ان سے کہیں کہ ہر قسم کا اختلاف اسلام کے نقصان اور دشمن

کے فائدے میں ہے، امریکہ اور روس کے مفاد میں ہے۔

مجھے سب سے توقع ہے کہ مفسدین کی بات پر کان نہیں دھریں گے۔ جو کوئی بھی اختلاف پیدا کرے جان لیں کہ اس نے باہر سے راہنمائی حاصل کی ہے اور اس کا مقصود اسلام کی تباہی ہے تاکہ پہلے والا دور لوٹ آئے اور ہم پھر غیروں کے زیرِ تسلط چلے جائیں۔ اللہ تبارک وتعالےٰ سے سب احباب کی سلامتی اور سعادت کا طلب گار ہوں۔ کامیاب رہیں، اللہ آپ کی تائید فرمائے ________ (۱)

غیروں سے وابستہ ملا آلۂ کارِ اختلاف ہیں

مقدّس مقامات پر موجود مسلمان، چاہے کسی بھی ملت یا مکتب سے تعلق رکھتے ہوں انھیں بخوبی جاننا چاہیئے کہ اسلام، قرآنِ کریم اور پیغمبر عظیم الشان ؐ کے حقیقی دشمن بڑی طاقتیں بالخصوص امریکہ اور اس کی ناجائز اولاد اسرائیل ہے کہ جنہوں نگاہ ہوس اسلامی ممالک پر جمارکھی ہے اور ان ممالک کے زیرِ زمین اور بالائے زمین ذخائر کو لوٹ لینے کے لئے وہ کسی بھی جارحیت اور سازش سے ہاتھ اٹھانے والے نہیں. اس شیطانی سازش کی کامیابی کا راز مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنا ہے اور اس کے لئے جو بھی طریقہ ممکن ہوسکے وہ استعمال کرتے ہیں ۔

مراسمِ حج میں ممکن ہے ایجنٹ ملا قسم کے لوگ شیعہ وسنی میں تفرقہ پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اس شیطانی ہتھکنڈے کے ذریعے ممکن ہے وہ بعض سادہ لوحوں کو گمراہ کر کے تفرقہ و فساد کا موجب بنیں۔ ہر دو فرقوں کے بھائیوں اور بہنوں کو خبردار رہنا چاہیے اور انھیں جاننا چاہیئے کہ یہ دل کے اندھے وظیفہ خوار چاہتے ہیں کہ اسلام، قرآن مجید اور سنت رسول ؐ کے نام پر مسلمانوں

سے اسلام، قرآن اور سنت ہی کو جدا کردیں یا کم از کم انحراف پیدا کر دیے ،
بھائیوں اور بہنوں کو جاننا چاہیئے کہ امریکہ اور اسرائیل اساس اسلام کے دشمن ہیں۔ کیونکہ وہ اسلام اور کتاب وسنت کو اپنی راہ کا کانٹا سمجھتے ہیں اور اسے اپنی لوٹ کھسوٹ میں حائل خیال کرتے ہیں۔ کیونکہ ایران اسی کتاب وسنت کی پیروی کرتے ہوئے ان کے مقابل اٹھ کھڑا ہوا ، انقلاب برپا کیا اور کامیاب ہوا۔ آج ایران اس کی حکومت اور حزب اللہ کے خلاف سازش درحقیقت اسلام اور کتاب وسنت کو محو کرنے کی سازش ہے اور ایران کا نام ایک بہانے سے زیادہ کچھ نہیں۔ یہ لوگ شاہ کے زمانے کے ایران کے بہت حامی تھے کہ جب شاہ کی حکومت ان کی جاں نثار تھی اور جس نے ہر چیز کے لئے ایران کو انکا دست نگر بنا دیا تھا اور وہ اسلام کی تباہی کے لئے سازش کا راستہ اپنائے ہوئے تھا اور یہ لوگ آج کے ایران کے مخالف ہیں کہ جس نے اپنے ملک کے وسائل وذخائر سے ان کے ہاتھ کاٹ دیئے ہیں اور ان کے ایجنٹوں اور وابستگان کو ملک سے دور کر دیا ہے۔ دوسری طرف ان کا حقیقی دشمن بھی اسلام ہے جب کہ وہ اس اسلام کے حامی ہیں کہ جو بعض حکومتوں اور ان سے بھی بدتر ملاؤں کا ساختہ وپرداختہ ہے۔ یہی اسلام ان کا حامی اور ان کے مفادات کا محافظ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وحی کے مرکز اور " اذان من اللہ ورسولہ الی الناس یوم الحج الاکبران اللہ بری من المشرکین ورسولہ "[۱]

اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے انسانوں کو حج اکبر کے دن ندا دی جاتی ہے کہ اللہ اور اس کا رسولؐ مشرکوں سے

۱۔ سورہ توبہ آیت ۳

بیزار ہے۔

کے گہوارے میں یہ لوگ ایرانی حاجیوں کی مظلومانہ پکار کو ان کے گلو میں دبادیتے ہیں اور ان کے کفر کا فتویٰ دیتے ہیں۔ لہٰذا عصرِ حاضر میں یہ حجاج کی الٰہی ذمہ داری ہے کہ اگر وہ کہنے والوں سے کوئی ایسی بات سنیں کہ جس سے مسلمانوں کی صفوں میں اختلاف پیدا کرنے کی بو آتی ہو تو اس کا انکار کردیں اور مقاماتِ مقدّسہ پر کفار اور ان کے آقاؤں سے برائت کو اپنے فرائض میں سے جانیں تاکہ ان کا حج ابوالانبیاء حضرت ابراہیم صلوات اللہ علیہ کا حج اور حج محمدیؐ قرار پائے وگرنہ "ما اکثرالضجیج واقل الحجیج"[1]

"شور شرابہ کتنا زیادہ ہے اور حاجی کتنے کم ہیں"

ان پر صادق آئے گا۔ ——————— (۲)

بڑی طاقتوں کے ایجنٹ اتحاد میں رکاوٹ ہیں

جو لوگ اسلامی ممالک سے مفادات حاصل کرنا چاہتے ہیں انکی نظر میں بہترین راستہ یہ ہے کہ ان کے درمیان اختلاف پیدا کریں۔ جو لوگ بڑی طاقتوں کے ایجنٹ ہیں شیعہ وسنی میں اتحاد پیدا نہیں ہونے دیتے۔ آپ دیکھیں کہ ادھر ہفتۂ وحدت شروع ہوتا ہے اور ادھر حجاز سے یہ آواز بلند ہوتی ہے کہ رسولؐ اللہ کے لئے جشن منانا شرک ہے۔ رسولؐ اللہ کی ولادت کا جشن ایران سے مختص نہیں ہے۔ ایران اگر حضرت رسولؐ کے نام پر جشن منائے تو یہ شرک کیوں ہے؟ اس کی وجہ واضح ہے۔ جس ملک میں اساسِ وحدت نے عملی شکل اختیار کی

۱۔ بحارالانوار جلد ۲۷ ص ۱۸۱

ہے وہ ایران ہے۔ یہ وحدت اہل تشیع اور اہل تسنن میں ہو یا حکومت اور عوام کے درمیان۔

مسلمان کہ جن کے پاس اتنے عظیم وسائل اور وسیع ملک ہیں اگر ان کے درمیان اتحاد ہوتا تو کیا آج کی طرح وہ دو بڑی طاقتوں کے زیر تسلّط ہوتے؟ اسکی وجہ یہ ہے کہ حکومتوں نے قرآن کی آواز پر کان نہیں دھرا۔ کیا حکومتوں نے نہیں دیکھا کہ ایران کے ساڑھے تین کروڑ عوام جب متحد ہو گئے تو انھوں نے ایک بہت بڑی بادشاہت کو شکست دے دی جب کہ تمام بڑی طاقتیں اس کے ساتھ تھیں۔ ایران مشرق و مغرب کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا۔ دنیا کے تقریباً ایک ارب مسلمان اگر متحد ہو جائیں تو شرق و غرب کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ کیا مناسبت ہے کہ علاقے کے بعض ملکوں نے اسرائیل کو تو نظر انداز کر رکھا ہے لیکن ایران کہ جو اسلام اور قرآن کا دفاع کرتا ہے، پر حملہ آور ہیں۔ آج تیل کہ جو بڑی طاقتوں کی رگِ حیات ہے مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے۔ پھر بڑی طاقتوں کے زیرِ فرمان کیوں آئیں اور امریکہ اور روس کے لئے منڈی کیوں بن جائیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انھیں سیاسی شعور نہیں ہے۔ الحمدللہ آج ایران آزاد ہے اور کسی طاقت کو ایران میں کوئی دخل نہیں۔ ان طاقتوں کا درد وغم بھی تو یہی ہے کہ وہ ایران میں مداخلت کیوں نہیں کر سکتیں۔ انشا اللہ یہ مداخلت وہ کبھی بھی نہیں کر پائیں گی۔

میں احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان سے خواہش کرتا ہوں کہ وہ عوام کو اتحاد کی دعوت دیں اور اگر ان کے درمیان کوئی اختلاف ہو تو آپ اسے حل کریں۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالےٰ برادران میں زیادہ اتحاد و یگانگت پیدا کرے گا اور یہ اتحاد ہمیشہ باقی رہے گا ——————— (۳)

خفیہ ہاتھ رکاوٹ ہیں

آج جو ہم سب کا فریضہ ہے، آپ اہلسنّت بھائیوں کا اور اہل تشیع بھائیوں کا، اس ملت کے سب افراد کا فریضہ ہے کہ اس بات کی طرف توجہ رکھیں کہ ایسے خفیہ ہاتھ مصروفِ کار ہیں کہ جو نہیں چاہتے کہ اسلام عملی صورت اختیار کرے۔ مختلف طریقوں سے یہ لوگ مصروفِ کار ہیں۔ آج مختلف حوالوں سے کام ہو رہا ہے۔ اس سلسلے میں غور طلب بات یہ ہے کہ بیرونی طاقتیں اس نتیجے تک پہنچی ہیں کہ یہ اسلام ہے کہ جو ان کے مفادات کی راہ میں حائل ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ اگر اسلام نے عملی صورت اختیار کر لی اور ایک مملکت، اسلامی مملکت بن گئی تو پھر ان کا ہاتھ ہمیشہ کے لئے منقطع ہو جائے گا۔ ——— (۴)

بڑی طاقتیں سب کی دشمن ہیں۔

آپ برادران جانتے ہیں کہ خارجی ہاتھ اور ان کے پیروکار چاہتے ہیں کہ اسلام کے نام پر یا دیگر ناموں پر اس انقلاب کا خاتمہ کر دیں کہ جو سارے ملک بالخصوص کسانوں، مزدوروں اور محروموں کے مفاد میں ہے اور اس ملک کو پھر سے اختلاف پیدا کر کے پہلی جگہ پر بٹھا دیں جب کہ یہ لاکھوں انسانوں کا خون دے کر اور مجروحین کی قربانیوں کے نتیجے میں ہمیں عطا ہوا ہے۔ ہم، آپ سب کی ذمہ داری ہے کہ چوکنا رہیں۔ ان سازشوں کو یا تو ناکام بنا دیں اور یا بے اعتنائی سے ان کے پاس سے گزر جائیں۔ آجکل ایسے اجتماعات منعقد ہو رہے ہیں کہ جو شیعہ و سنی کے نام پر اختلاف کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ یہی مسئلہ سپر پاور امریکہ کے وابستگان نے طائف میں پیش کیا ہے۔ انہوں نے امریکہ کی خدمت گزاری کے لئے کہ جس کے

ساتھ ساتھ روس کی خدمت گزاری بھی ہے بھائیوں میں اختلاف پیدا کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ ہمارے اپنے ملک میں بھی بعض لوگ اسی منصوبے پر عمل پیرا ہیں یہ لوگ اس بات سے غافل ہیں کہ اگر خدانخواستہ یہ بڑی طاقتیں ایران میں لوٹ آئیں تو نہ وہ اسلام کو باقی رہنے دیں گی، نہ کسی اہل سنّت کو اور نہ کسی اہل تشیع کو۔

اگر یہ لوگ اب کی بار واپس آگئے تو چونکہ انہوں نے سنی شیعہ بھائیوں سے نقصان اٹھایا ہے اور ان کے اتحاد واجتماع سے اپنے مفادات اور اپنی لوٹ کھسوٹ سے محروم ہوئے ہیں۔ لہٰذا وہ اساس اسلام ہی کو ختم کردیں گے کیونکہ اسلام ہی تو آپ کے اتحاد کا سرچشمہ ہے۔ برادران بیدار رہیں۔ جو لوگ شیعہ وسنی میں اختلاف پیدا کرنے کے درپے ہیں اگر وہ امریکہ یا روس سے وابستہ ہیں تو معلوم نہیں کہ وہ کسی نصیحت کو قبول بھی کریں گے یا نہیں لیکن اگر وہ ان سے وابستہ نہیں ہیں اور چاہتے ہیں کہ اسلام کے لئے، اپنی اسلامی مملکت کے لئے اور مسلمانوں کے لئے کچھ کریں تو اس کا طریقہ یہ نہیں کہ اختلاف پیدا کیا جائے۔ طریقہ یہ ہے کہ تمام گروہوں میں پیار ومحبت پیدا کریں اور الحمد للہ یہ اتحاد جو ایران میں پیدا ہوگیا ہے اور یہ وحدتِ کلمہ کہ جو ملک کے تمام گروہوں میں پیدا ہوگیا ہے، کوشش کریں کہ یہ باقی رہے۔ ہم اطمینان واتحاد ہی کے زیرِ سایہ اس ملک کو اسلام کے عالی مقاصد تک پہنچا سکتے ہیں اور ان محروموں پر جو پوری تاریخ میں ظلم ہوا ہے اس سے انھیں نجات دلا سکتے ہیں۔ ــــــــــ (۵)

استعماری ہاتھ اتحاد میں رکاوٹ ہے

ہمیں اعتراف ہے کہ شیعہ وسنی دو بھائیوں کو کفار ومشرکین کے مقابلے میں

جس اتحاد کا مظاہرہ کرنا چاہیئے تھا یہ اسے پیدا نہ کر سکے، چاہے اب یہ جان بوجھ کر ہوا ہو یا نادانستہ طور پر۔ اس اتحاد کو اب بھی برقرار نہیں ہونے دیا جاتا۔ پاکستان ہندوستان اور بنگلہ دیش وغیرہ کے آپس میں بہت مناقشات موجود ہیں۔ یہ بات مسلمانوں میں کمزوری کا موجب ہے اور خواہانِ بالا دستی کی قوت کا باعث بنی ہوئی ہے۔ ہم ان سے توقع رکھتے ہیں کہ خود اپنے ملک میں اور ہمسایہ ممالک کے ساتھ پوری توجہ دیں کہ اختلافات ختم ہو جائیں اور مسلمان کفار و مشرکین کے مقابل متحد ہو جائیں وہ چاہتے ہیں کہ اسلام نہ رہے تاکہ ہماری خوبیوں کو لے جائیں۔ جب کہ سب مسلمانوں کو کفار، مشرکین اور منافقین سے مقابلہ درپیش ہے۔ اس وقت ہمیں آپس میں لڑائی جھگڑے سے بچنا چاہیئے۔ (۶)

مسلمانوں کو قرآن سے جدا کرنے کی سازش

خیانت کار دشمن کہ جو مشرق پر اور خصوصاً اسلامی ممالک پر اپنے مفادات کے لئے قبضہ کرنا چاہتے تھے انہوں نے اس بلاد کا اور تمام علاقوں، بیابانوں، قصبوں اور شہروں کے چپّے چپّے کا مطالعہ کیا، اس خطے میں رہنے والے گروہوں کے جذبے کا مطالعہ کیا، ان کے رسم و رواج کا مطالعہ کیا نیز ان کے رسم و رواج میں نفوذ کی کیفیت کا مطالعہ کیا، یہ لوگ اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ مسلمانوں کو قرآن سے وابستہ نہ رہنے دیں۔ قرآن کو وہ سدِ راہ سمجھتے ہیں۔ اگر سب مسلمان قرآن سے وابستہ ہو جائیں تو انھیں کیا مجال تھی۔ انہوں نے اسلام اور قرآن کو عوام سے جدا کر دیا، قوموں کو اسلام سے جدا کر دیا۔

دشمنوں نے خود سے بلا واسطہ یا اپنے ایجنٹوں کے ذریعے ہمیشہ اس علاقے میں ادیان کے خلاف، اسلام کے خلاف، علماء اسلام کے خلاف دعوت دی۔

مسلمانوں کو ایک دوسرے سے جدا کرنے کے لئے اوّلِ مشروطیت[1] سے اب تک جو پارٹیاں بنی ہیں سب تفرقہ پیدا کرنے کے لئے تھیں۔ سب اس لئے تھیں کہ مسلمان آپس میں متحد نہ ہوں۔ مسلمان مذاہب میں اختلاف پیدا کرنے کا مقصد یہی تھا کہ انھیں ایک دوسرے سے جدا کر دیا جائے۔ وہ اسلام اور مفاد اسلام کے لئے کچھ نہ کرسکیں۔ تین سو سال کی مدت میں یہ کام کیا گیا ہے۔——— (۷)

اسلام بڑی طاقتوں کی راہ میں رکاوٹ ہے۔

شیعہ و سنی کے مسئلے کی جڑ اور سنیوں کا ایک طرف اور شیعوں کا دوسری طرف ہونا ایک تو جہالت کی وجہ سے ہے اور دوسرا دشمنوں کے پروپیگنڈا کی وجہ سے۔ جیسا کہ خود شیعوں میں بھی مختلف اشخاص کو ایک دوسرے کے خلاف صف آرا کیا گیا، یہی صورت اہلسنت کی بھی ہے۔ ایک سنی گروہ کو دوسرے کے مقابل کھڑا کر دیا گیا ہے۔

آج وہ دن ہے کہ سب مسلمان گروہوں کو ان شیطانی قوتوں کا سامنا ہے کہ جو اساس اسلام ہی کو ختم کر دینا چاہتی ہیں۔ ان طاقتوں کو یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ جو چیز ان کے لئے خطرہ ہے وہ اسلام ہے، انھیں جس چیز سے خطرہ ہے وہ مسلمانوں کا اتحاد ہے۔ آج ساری دنیا اور سب علاقوں کے مسلمانوں کو متحد ہو جانا چاہیئے۔ آج وہ دن نہیں کہ ایک گروہ کہے کہ ہماری اپنی حیثیت ہے اور دوسرا کہے کہ ہماری اپنی حیثیت ہے۔ آج سب کو اسلام کے قانون کے مطابق اور قرآن حکم کے مطابق متحد ہو جانا چاہیئے اور جھگڑنا نہیں چاہیئے۔ جھگڑا

۱۔ شہنشاہیت کے خلاف ایرانی عوام کی ایک تحریک کو مشروطیت کہتے ہیں۔

وحدت اسلامی
امور بین الملل

جیسا بھی کیوں نہ ہو حکمِ قرآن کے مطابق ممنوع ہے۔ "ولاتنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم"[1] "اگر وہ آپس میں جھگڑے تو کمزور پڑ جائیں گے۔ اس سے انسان کا رنگ دبو جاتا رہتا ہے اور قوم ختم ہو جاتی ہے۔ یہ خداوند کریم کا حکم ہے۔ جو لوگ تفرقہ پیدا کرنے میں کوشاں ہیں اور جھگڑے کھڑے کرتے ہیں اور اس کے باوجود اسلام کا بھی دعویٰ کرتے ہیں۔ انھوں نے اس اسلام کو نہیں پایا کہ جس کی کتاب قرآن ہے اور جس کا قبلہ کعبہ ہے۔ یہ لوگ اس اسلام پر ایمان نہیں لائے۔ اسلام اور قرآن پر تو وہ ایمان لائے ہیں کہ جو اسلام اور قرآن کے مفہوم اور مطلوب کو قبول کرتے ہیں۔ قرآن کا مطلوب تو ہے: "انما المومنون اخوۃ"[2] مومنین آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ بھائی چارے کا جو تقاضا ہے انھیں انجام دینا چاہیئے۔ بھائی ہونے کا تقاضا تو یہ ہے کہ اگر آپ کو کوئی تکلیف پہنچے تو جو بھائی جہاں بھی ہو اس سے متاثر ہو۔ اگر آپ خوش ہوں تو سب خوش ہوں۔

بھائیو! توجہ رکھیں کہ مختلف ناموں سے یہ لوگ نشر و اشاعت اور پروپیگنڈا کرتے ہیں ان کا مقصد یہ ہے کہ بھائیوں میں اختلاف پیدا کریں۔ جب کہ اس اختلاف کا نتیجہ غیروں کی بالادستی ہے۔ ——— (۸)

ہم سب کا نفع و نقصان ایک ہے۔

مملکت اسلامی ایران کے مفادات اور دیگر اسلامی ممالک کے مفادات ایک ہیں۔ اگر ایران کا دوسروں کے ساتھ اختلاف ہو جائے یا ہمارے اہلسنت بھائیوں کا ہمارے شیعہ بھائیوں سے اختلاف ہو تو یہ سب کے نقصان میں ہے

۱۔ سورۂ انفال آیت ۴۶ ۲۔ سورۂ حجرات آیت ۱۰

وحدت اسلامی

سب مسلمانوں کے نقصان میں ہے ۔ جو لوگ اختلاف پیدا کرنا چاہتے ہیں وہ نہ سنی ہیں اور نہ شیعہ وہ بڑی طاقتوں کے ایجنٹ ہیں اور انکی خدمت میں مشغول ہیں۔ جو ہمارے سنی و شیعہ بھائیوں میں اختلاف پیدا کرنے کے درپے ہیں وہ اسلام دشمنوں کے مفادمیں مصروف سازش ہیں، وہ اسلام کے دشمنوں کو مسلمانوں پر مسلط کرنا چاہتے ہیں ۔ وہ امریکہ کے حامی ہیں اور بعض روس کے حامی ہیں۔ مسلمان جہاں کہیں بھی ہوں توجہ رکھیں کہ آج حکومتوں کے درمیان چاہے بعد مشرقین ہو ان کے درمیان اگر اختلاف پیدا ہو تو یہ مثلِ سابق نہیں ہے آج دنیا کے ایک کونے میں اگر کوئی مسئلہ پیش آجائے تو وہ ساری دنیا کا مسئلہ ہے، نہ کہ صرف اسی جگہ کا۔ جیسے آج اگر آپ ایرانی بھائیوں کے درمیان کوئی تفرقہ پیدا ہوجائے تو یہ ساری دنیا کا مسئلہ ہے ۔ اگر برادرانِ ایرانی اور برادرانِ عراقی کے درمیان کوئی اختلاف پیدا ہو جائے تو یہ دنیا کا مسئلہ ہے نہ یہ کہ یہاں کا اور عراق ہی کا مسئلہ ہے ۔ اسے دنیا کی سطح پر دیکھا جاتا ہے ۔ جو لوگ ساری دنیا کے وسائل کو اپنی جیب میں ڈال لینا چاہتے ہیں اور ساری دنیا پر اپنا اقتدار جمانا چاہتے ہیں اگر فرضاً ایران میں شیعہ سنی بھائیوں میں کوئی تفرقہ پیدا ہو جائے تو وہ مفاد اٹھاتے ہیں. اسی طرح اگر ہمارے ایرانی بھائیوں اور پاکستانی بھائیوں کے درمیان کوئی اختلاف پیدا ہو جائے تو وہ مفاد اٹھاتے ہیں. ہمیں بیدار رہنا چاہیئے اور جاننا چاہیئے کہ حکم الٰہی ہے

"انما المؤمنون اخوة"[1] ۔

مومنین آپس میں بھائی ہیں اور آپس میں انکی حیثیت بھائی ہونے کے

---

[1] سورہ حجرات آیت ۱۰

علاوہ کچھ نہیں۔ انکی ذمہ داری ہے کہ آپس میں بھائیوں کا سا سلوک کریں۔ یہ ایک سیاسی حکم ہے۔ مسلم اقوام کہ جن کی آبادی تقریباً ایک ارب بنتی ہے اگر آپس میں بھائی ہوں اور ایک دوسرے کے ساتھ برادرانہ سلوک کریں، تو انھیں کوئی بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اور کسی بھی بڑی طاقت میں یہ جرأت نہ ہو کہ اس طاقت پر تجاوز کرے۔ برادران اس بات کی طرف توجہ رکھئے گا ——— (۹)

اخوّتِ ایمانی کی ضرورت ہے

آپ نے دیکھا کہ جب ایرانی قوم آپس میں متحد ہوگئی، سب بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے ہوگئے اور سب کی نظر اسلامی بھائی چارے پر مرتکز ہوگئی تو بڑی طاقتیں انکے سامنے کھڑی نہ ہوسکیں اور ان سے مقابلے کی تاب نہ لاسکیں، سب اپنی اپنی راہ ہولیں۔ اگرچہ انکی بعض گندی جڑیں مخفی طور پر اس قوم میں اور اس ملک میں موجود ہیں لیکن فاسد جڑیں آپکی اس اخوت ایمانی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔

اللہ تعالٰے نے جس اخوت کا حکم دیا ہے۔ "انما المومنون اخوۃ"[۱] اور جو اخوت کی گرہ اس نے مومنین کے درمیان باندھی ہے یہ اخوتِ ایمانی، مومنین ایران میں منحصر نہیں ہے، کسی ایک ملک کے مومنین میں منحصر نہیں ہے۔ اخوت کا یہ رشتہ ساری دنیا کے مومنین میں ہے۔ تمام اسلامی ممالک کو آپس میں بھائیوں کی طرح ہونا چاہیئے۔ اگر سب اسلامی ممالک آپس میں بھائیوں کی طرح ہوجائیں اور ہر ملک کے عوام دوسرے ملک کے عوام

۱۔ سورہ حجرات آیت ۱۰

کو بھائی کی نظر سے دیکھیں تو مسلمان ساری دنیا کی طاقتوں پر چھا جائیں گے آج آپ یہ گمان نہ کریں کہ اگر دنیا کے کسی کوشے میں کوئی واقعہ رونما ہو جائے تو دیگر ممالک کو اس کا پتہ نہیں چلے گا۔ آج دنیا ایک خاندان کی طرح ہو گئی ہے۔ دنیا میں آج ہر کوئی سب سے آگاہ ہو جاتا ہے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ اس ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے دنیا کے کسی ایک گوشے میں رونما ہونے والا واقعہ ہر جگہ نشر ہو جاتا ہے۔ اس اخوت ایمانی کو ایسا ہونا چاہیئے کہ ایک ملک کی رائے دوسرے کے خلاف نہ ہو۔ اسلامی ممالک کو باہم دوست ہونا چاہیے ہمارے مخالفین کوشاں ہیں کہ پس ماندہ ممالک اور پس ماندہ اقوام چاہے اسلامی ہوں یا غیر اسلامی ان میں دوری پیدا ہو۔ وہ افتراق پیدا کرنے کے درپے ہیں۔ وہ ملکوں کو ایک دوسرے سے جدا کرنے میں مشغول ہیں، وہ مسلم اقوام کو ایک دوسرے سے جدا کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ دیکھیں ان کے ترجمان اگرچہ اسلام کا ادعا بھی کرتے ہیں لیکن ایک طرف تو یہودیوں سے موافقت کر رہے ہیں۔ یعنی صہیونیت سے دوستی کر رہے ہیں جب کہ دوسری طرف پوری طرح کوشش میں ہیں کہ مسلمانوں میں افتراق پیدا کریں یا جیسے بھی بن پڑے مسلمان بھائیوں کو ایک دوسرے سے جدا کر دیں۔ یہ ایک سیاسی منصوبہ ہے کہ جس پر بڑی طاقتیں اپنے ایجنٹوں کے ذریعے اسلامی ممالک میں عمل درآمد چاہتی ہیں۔ مسلمانوں کو بیدار ہونا چاہیئے، مسلمانوں کو ہوشیار ہونا چاہیئے کہ آج گزشتہ کل کی طرح نہیں ہے۔ ہمارا دور گزشتہ ادوار کی طرح نہیں ہے کہ جس میں ہر گروہ اپنے ہی علاقے میں اپنے مفادات حاصل کر لے۔ آج سب مسلمان ملکوں کے مفادات ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔ ـــــ (۱۰)

امور بین الملل

اتحاد خوشحالی کا ذریعہ ہے۔

مجھے امید ہے کہ ایران کے طول و عرض میں تمام سنی و شیعہ بھائی اور اس قوم کے سب افراد کہ جن میں مذہبی اقلیتیں بھی شامل ہیں متحد ہوں گے اور سب آپس میں بھائیوں کا سا سلوک کریں گے تاکہ یہ ملک ترقی کرے، اس میں اسلام کے تمام احکام جاری ہوں، مسلمان اور اس ملک کے سب باسی خوشحال ہوں۔

مجھے امید ہے کہ اسلامی اقوام میں یہ بات نہ ہوگی کہ ہم اس گوشے میں رہتے ہیں اور وہ اس گوشے میں۔ قرآن نے آپ سب کو بھائی قرار دیا ہے۔

"انما المؤمنون اخوة"[1]

قرآن نے آپ سب کے مابین پیمانِ اخوت باندھا ہے۔ اگر ایک شخص دنیا کے ایک کونے میں رہتا ہو، مسلمان ہو اور مومن ہو وہ اس مسلمان سے جدا نہیں ہے کہ جو دنیا کے کسی دوسرے کونے میں بستا ہو اور ان کے درمیان مشرق و مغرب کا فاصلہ ہو۔ یہ آپس میں بھائی ہیں۔ چاہیئے کہ سب اسلام کے حکم کے مطابق بھائی چارہ قائم رکھیں، افتراق و جدائی پیدا نہ ہو، اپنی مصلحتوں کو اسلام اور سب (مسلمان) اقوام کی مصلحتیں سمجھیں اور ہر قوم دوسری قوم کے مفاد کو اپنا مفاد سمجھے، مومنین جہاں کہیں بھی ہیں آپسمیں بھائیوں کیطرح رہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ بھائیوں کا سا برتاؤ کریں۔ اگر کوئی ظالم کسی ایک اسلامی ملک پر جارحیت کرے تو دوسرے اسے اپنے اوپر تجاوز سمجھیں۔ مجھے امید ہے کہ اس حکم اسلامی کو ملحوظ رکھنے سے کہ سب کے سب مسلمان آپسمیں بھائی ہیں یہ

۱۔ سورۂ حجرات آیت ۱۰

وحدت اسلامی
اسوہ پبلشرز

مملکت اپنے مفادات کو اپنے ہاتھ میں لے گی اور سب اسلامی ممالک بڑی طاقتوں پر غالِب آ جائیں گے اور احکام اسلام کے اجراء میں کامیاب ہو جائیں گے۔ (۱۱)

اختلافِ فتویٰ دلیلِ افتراق نہیں۔

کچھ مسلمان شیعہ ہیں، کچھ سنی ہیں، کچھ حنفی ہیں، کچھ حنبلی اور کچھ اہلِ حدیث، اصلاً اسطرح کی تقسیم اول ہی سے درست نہ تھی۔ ایک ایسے معاشرے میں کہ جہاں سب اسلام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں تو ان مسائل کو اٹھنا ہی نہیں چاہیئے۔ ہم سب بھائی ہیں اور سب اکٹھے ہیں۔ بات صرف اتنی ہے کہ آپ کے علماء نے کوئی ایک فتوے دیا اور آپ نے اپنے علماء کی تقلید کی اور آپ حنفی ہو گئے۔ بعض نے شافعی کے فتوے پر عمل کیا اور ایک گروہ نے حضرت صادقؑ کے فتوے پر عمل کیا اور وہ شیعہ ہو گئے۔ یہ دلیلِ اختلاف نہیں۔ ہمیں آپس میں اختلاف وتضاد نہیں رکھنا چاہیے۔ ہم سب آپس میں بھائی ہیں۔ شیعہ وسنی بھائیوں کو ہر اختلاف سے اجتناب کرنا چاہیے۔ آج ہمارے درمیان اختلاف صرف ان کے مفاد میں ہے کہ جو نہ شیعہ مذہب کو مانتے ہیں، نہ حنفی مذہب اور نہ کسی اور مکتب کو۔ وہ چاہتے ہیں کہ نہ یہ رہے اور نہ وہ رہے۔ انکی کامیابی اسی میں ہے کہ آپ کے اور ہمارے درمیان اختلاف پیدا کر دیں، ہمیں اس امر کی طرف توجہ کرنا چاہیے کہ ہم سب مسلمان ہیں، ہم سب اہلِ قرآن ہیں، ہم سب اہل توحید ہیں اور چاہیے کہ قرآن اور توحید کے لئے زحمت اٹھائیں اور خدمت کریں۔ (۱۲)

علماء مل کر سازش کا مقابلہ کریں!

مجھے امید ہے کہ سب حضرات اور سب علاقوں کے علماء متحد ہوں گے،

برادرانِ اہلسنت اور برادرانِ اہلِ شیعہ آپس میں اکٹھے ہوں گے اور فاسد و مفسد لوگ جو اختلاف پیدا کرنا چاہتے ہیں اس کا مقابلہ کریں گے۔ انھیں چاہیے کہ اختلافات سے پرہیز کریں۔ ہر کوئی اپنے علاقے میں عوام کو متنبہ کرے کہ اس اختلاف کا مقصد صرف یہ ہے کہ ایران کے حالات کو درہم برہم کر دیا جائے اور ہم پر پھر انہی بڑی طاقتوں کو مسلط کر دیا جائے۔ اس سے ہمیں اور کچھ حاصل نہ ہوگا۔ البتہ یہ اختلافات روزِ اول ہی یا جہالت کی وجہ سے پیدا ہوئے یا پھر ایسے ہاتھ کارفرما تھے کہ جو نہیں چاہتے تھے کہ ایک ملک میں وحدتِ کلمہ موجود ہو۔ آپ بھی اور ہمارے سب بھائی جہاں کہیں بھی ہوں انہوں نے دیکھا ہے کہ وحدتِ کلمہ کی بدولت اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمیں کیا برکت عطا فرمائی ہے۔ ہمیں اسکی حفاظت کرنا چاہیے۔ اللہ نے ہمیں جو نعمت عطا فرمائی ہے اس کا ہمیں شکریہ ادا کرنا چاہیے اور اس کا شکریہ یہ ہے کہ ہم اس اتحاد کی پوری قوت سے حفاظت کریں اور انشااللہ اسلام کو نافذ کریں اور سب مل جل کر انشااللہ اسلام اور توحید کے پرچم تلے تا ظہور ولیٔ عصر سلام اللہ علیہ زندگی بسر کریں۔ (۱۳)

شیعہ و سنی کا دشمن مشترک ہے

ایران میں موجود سب گروہوں کو بھائی چارے کے ساتھ رہنا چاہیے۔ سب اس بات کیطرف متوجہ ہوں کہ آج اسلام کے مخالف جو پروپیگنڈا کر رہے ہیں انکا مقصد شیعہ اور سنی بھائیوں میں اختلاف پیدا کرنا ہے۔ یہ لوگ نہ شیعوں کے خیرخواہ ہیں اور نہ سنیوں کے۔ یہ لوگ اسلام کے مخالف ہیں۔ سب برادران بیدار رہیں، سب اکٹھے رہیں۔ ہمارا دشمن مشترک ہے۔ اس مشترک دشمن پر ہمیں مل کر حملہ کرنا چاہیے۔ انہیں اجازت نہ دیں کہ ہماری صفوں میں کوئی رخنہ پیدا کریں اور کوئی اختلاف کھڑا کر دیں۔ (۱۴)

۵

وحدت

وحدت اسلامی
امور بین الملل

حقیقی آزادی وحدت سے ممکن ہے

اگر دنیا کی مستضعف اقوام بالخصوص مسلمان اقوام متحد ہو جائیں، ان کے درمیان مکمل ہم آہنگی پیدا ہو جائے اور ان کے درمیان موجود اختلافات رفع ہو جائیں اور پھر وہ دنیا کی استعماری قوتوں کے خلاف قیام کریں اور ان کا اور بالخصوص جہانخوار امریکہ کا تسلط اپنے ممالک سے ختم کر دیں تو حقیقی آزادی حاصل کر سکتے ہیں۔ ——— (۱)

(چاہیئے کہ ہم) اسلام عزیز کے اجراء کے لئے ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر مضبوطی اور پائیداری سے اسلام کی کامیابی کے لئے آگے بڑھتے رہیں۔ (۲)

سُوال: حضرت آیت اللہ:

مسلمانوں کے لئے بالعموم اور مسلمانان لبنان اور فلسطینی عوام کے لئے بالخصوص ——— لبنان کے حالیہ واقعات کے بعد آپ کیا پیغام دیتے ہیں؟

جواب: سب مسلمانوں کے لئے میرا یہ پیغام ہے کہ ان کے پاس تمام وسائل موجود ہیں، ان کے پاس عظیم افرادی قوت ہے اور بہت سے ممالک ان کے کنٹرول میں

ہیں۔ انھیں چاہیے کہ باہم متحد ہو جائیں۔ اگر وہ متحد ہو جائیں تو دنیا کی کوئی سپر پاور ان پر تجاوز نہیں کر سکتی۔ مسلمانوں کی سب مصیبتیں ان میں موجود اس افتراق کی وجہ سے ہیں۔ مسلم اقوام کو آپس میں متحد ہو جانا چاہیے۔ حکومتوں کو مجبور کریں کہ وہ تفرقے سے باز آ جائیں اور دوسروں کے مفادات کے لئے کام کرنا چھوڑ دیں۔ ——— (۳)

ہم ایک حساس مرحلے میں ہیں!

میرے بھائیو! میرے عزیزو! توجہ کریں اور پورے ملک میں ساری قوم توجہ کرے کہ آج ہمیں ایک حساس مرحلہ درپیش ہے۔ دنیا کی تمام قوتوں نے آج ہمارے خلاف قیام کر رکھا ہے۔ ہر طرف سے ہمارے خلاف سازشیں ہو رہی ہیں۔ اندرونی طور پر بھی اور بیرونی طور پر بھی۔ آپ اور پوری ملت، سب اس بات کی طرف توجہ کریں اور جان لیں کہ اگر آزاد رہنا چاہتے ہیں اور استقلال کے خواہاں ہیں اور غلام نہیں بننا چاہتے تو سب کو چاہیئے کہ اگرچہ تھوڑی مدت کے لئے سہی اپنے ذاتی مفادات کو نظر انداز کر دیں تاکہ یہ سازشیں ناکام ہو جائیں، سب کا ایک مقصد ہونا چاہیے۔ جو بڑے مقامات پر ہیں انکی ذمہ داری زیادہ ہے ہم سب کہ جو یہاں موجود ہیں سب کی ذمہ داری ہے۔ ——— (۴)

اتحاد ناقابلِ شکست بنا دیتا ہے۔

ایک ایسی قوم کہ جو باہم متحد ہو اس سے کوئی معارضہ نہیں کر سکتا۔ امریکہ بھی یہ بات جانتا ہے اور روس بھی کہ وہ اسی محاذ پر کسی کو شکست دے سکتے ہیں کہ جہاں قوم ساتھ نہ ہو۔ جو قوم ایک ہو، ایک مٹھی کیطرح ہو اسے ناکام نہیں

بنایا جا سکتا۔ کوشش کریں کہ متفق رہیں، کوشش کریں کہ ایک مٹھی بن کر رہیں ـــــ دو ہاتھ بھی نہ بنیں بلکہ ایک ہاتھ بنیں۔ ـــــــــــــــــ (۵)

آپ ایران کی صورتِ حال ملاحظہ کریں تو دیکھیں گے کہ اس کے ہمسایہ ممالک اچھے نہیں ہیں۔ اسلامی ممالک کی یہ حالت ہے۔ یہ سب ایسے ہی نہیں ہو گیا۔ ان اسلامی ممالک کے آپس میں اختلافات ہیں۔ بہت سخت اختلافات ہیں، کبھی آپس میں لڑ بھی پڑتے ہیں۔ ایسا نہیں کہ یہ اتفاقیہ ہو۔ یہ بڑی طاقتوں کے منصوبے ہیں۔ وہ انھیں ابھارتے ہیں کہ ایک دوسرے پر چڑھ دوڑیں اور آپس میں متحد نہ ہوں۔ وہ نہیں چاہتے کہ ایک ارب انسانوں کی یہ قوت بر دئے کار آئے اور ان کے لئے راستہ تنگ کر دے اور سب پر غلبہ پالے۔ لہٰذا اس کے لئے وہ کیا کریں۔ یہی کہ انکی جمعیت کو متفرق کر دیں۔ جیسے ایک دریا دوسرے دریا سے نہ ملے یہ بھی آپس میں جدا جدا رہیں، اس کا کوئی اور مسلک ہو اور اس کا کوئی اور۔ ہر کسی کی اپنی راہ ہو اور وہ دوسروں کا مخالف ہو۔ ان کا آپس میں جنگ و جدال رہے۔ یہ سب کچھ یا ان ممالک (اسلامی ممالک) کے حکمرانوں کی خیانت کی وجہ سے ہے یا انکی جہالت اور بے خبری کے باعث ہے۔ اسی لئے وہ آپس میں ہم آہنگی پیدا نہیں کر سکے اور وہ ایک ایسے سمندر کی صورت اختیار نہیں کر سکے کہ جس کی موج سامنے آنے والے کو چکنا چور کر دے۔

فلسطین میں آپ دیکھتے ہیں کہ تھوڑے سے یہودی صہیونیوں نے چھوٹے سے اسرائیل نے، ایک قلیل تعداد نے ۵ کروڑ سے زیادہ آبادی والے عرب ممالک کے ساتھ وہ کچھ کیا ہے کہ ان میں سے بعض اس کے سامنے جھک گئے ہیں اور دوسرے کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ اس وقت کتنے برس بیت گئے ہیں کہ اسرائیل نے فلسطینی سرزمین کو غصب کر رکھا ہے اور ان عرب ممالک میں

اتنی جرأت نہیں کہ فلسطین کو آزاد کرا سکیں۔ کہتے ہیں امریکہ اسکی پشت پر ہے۔ نہیں تم بے حمیت ہو، تم میں غیرت نہیں، نہ یہ کہ امریکہ کی وجہ سے ایسا ہے۔ اگر دس کروڑ عربوں کی یہ طاقت مجتمع ہو جائے تو امریکہ بھی کچھ نہیں کر سکتا، یورپ بھی کچھ نہیں بگاڑ سکتا، کہیں بھی (کوئی) کچھ نہیں کر سکتا۔ لیکن یہ متحد نہیں ہیں۔ ہاں وہ جو کچھ کرتے ہیں یہ ہے کہ انھیں جمع نہیں ہونے دیتے۔ جب وہ محسوس کرتے ہیں کہ عرب حکومتیں متحد ہونا چاہتی ہیں تو وہ کوئی ایسا کام کر دیتے ہیں کہ ان کا اتحاد ختم ہو کر رہ جاتا ہے۔ ——— (۶)

سب مل کر تعمیرِ نو کریں

سب ہاتھوں میں ہاتھ دیں، سب طبقے، سب طلبہ، تاجر، مزدور سب عورتیں مرد جیسے آج تک ہم سب دوش بدوش رہے اور یہاں تک آ پہنچے ہیں کہ سب منکرین حیرت زدہ ہیں، اس کے بعد کا مرحلہ پہلے سے زیادہ اہم ہے لہٰذا ہمیں ہاتھوں میں ہاتھ دیئے ان مراحل سے گزرنا چاہیے۔ اب اس کے بعد ہمیں اس خیال سے بیٹھ نہیں جانا چاہیے کہ کوئی ایک گروہ یہ کام انجام دے۔ یہ ایک ملک ہے کہ جو آپ سب کا ہے، پس ماندہ بھی ہے، غربت بہت زیادہ ہے، بے روزگار بہت ہیں۔ لیکن کیا یہ غربت و بے روزگاری انقلاب کا نتیجہ ہے؟ کیا شاہ چلا گیا ہے لہٰذا غریب زیادہ ہو گئے ہیں؟ کیا حکومت پلٹ گئی ہے اس لئے بے روزگاری زیادہ ہو گئی ہے؟ یا کیا یہ وہ مسئلہ ہے کہ جو ہمیں ورثے میں ملا ہے؟ حکومت کو وارثت میں کچھ ملا ہے۔ یعنی انھوں نے خرابی پیدا کی اور چلے گئے۔ انھوں نے لوٹ مار کی اور چلے گئے۔ بینکوں کو مقروض کر کے چلے گئے ہیں۔ ہر بینک سے انھوں نے کروڑوں ڈالر قرض کے نام پر

لئے ہیں اور بھاگ گئے ہیں۔ اب ہمیں متحد ہونا چاہیے۔ پھر ہمیں یہ نہیں کہنا چاہیے کہ اس نے ایسا کیوں نہیں کیا؟ ہمیں یہ کہنا چاہیئے کہ ہمیں یہ کام کرنا چاہیے، ہم سب کو کرنا چاہیئے۔ عیب تراشی وغیرہ کہ جو رکاوٹ کا باعث بنتی ہے اور جو ہماری تحریک کے تزلزل کا باعث ہے، آج قوم کے کسی بھی طبقے کے مفاد میں نہیں ہے۔ آج ایک طالب علم بھی، مجھ جیسے دینی طالب علم کو بھی، بزرگ (علماء) کو بھی، آپ کو بھی کہ جو بزرگوں میں سے ہیں، خواتین کو بھی اور ساری ملت کو چاہیئے کہ آگے بڑھے، آنے والے کل کی مل کر تعمیر کریں۔ یہ توقع نہ رکھیں کہ ہم تعمیر کریں، ہم کیا ہیں، آپ ہیں، ہم ہیں، دوسرے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ میں بیٹھ جاؤں اور کہوں کہ خواتین کو یہ کام کرنے چاہیں نہ کہ خواتین بیٹھ جائیں اور کہیں کہ فلاں کو یہ کام انجام دینا چاہیے۔ اپنی صلاحیت کے مطابق، ہمیں اپنے حساب کے مطابق، آپ کو اپنے مطابق، حکومت کو اپنے حساب سے، فوج کو اپنی صلاحیت کے مطابق، محکموں کو اپنے مطابق۔ یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ جو (بس) ایک حکومت انجام دے سکے، پسماندگی کو فقط حکومت یا قوم کا ایک طبقہ دور نہیں کرسکتا۔ اگر ہم سب یہ کہیں کہ ہم کچھ نہیں کریں گے دانش گاہوں کے لوگ یہ کام کریں۔ دانشگاہوں کے تعلیم یافتہ (تنہا) نہیں کرسکتے اور دانش گاہوں والے کہیں کہ ہم کچھ نہیں کریں گے علماء کریں علماء بھی تنہا کچھ نہیں کرسکتے۔ ہم دونوں بیٹھ جائیں اور کہیں کہ تاجر یہ کام کریں، مزدور یہ کام کریں تو وہ بھی نہیں کرسکیں گے۔ اگر ساری قوم اکٹھی نہ ہو اور ہاتھوں میں ہاتھ نہ دے اور ہر کوئی جو کچھ کرسکتا ہے اسے انجام نہ دے تو یہ ملک پسماندگی سے نجات نہیں پا سکتا۔ (۷)

وحدت اسلامی
امور بین الملل

قطرو! سمندر میں شامل ہو جاؤ

اے قرآن واسلام کے سمندر سے جدا ہو جانے والے قطرو! ہوش میں آؤ اور اس بحرِ الٰہی سے متصل ہو جاؤ اور اس نورِ مطلق سے طلبِ نورانیت کرو تاکہ دنیا کے لٹیروں کی چشمِ حرص آپ سے اٹھ جائے اور تعدی وظلم کرنے والوں کے ہاتھ منقطع ہو جائیں تاکہ آپ آبرومندانہ زندگی پائیں اور انسانی اقدار کو حاصل کر لیں۔ اس شرمناک زندگی سے نجات پائیں کہ جس میں مٹھی بھر اسرائیلی تم پر حکومت کر رہے ہوں اور مظلوم مسلمانوں کو تمہارے سامنے پامال کر رہے ہوں۔ ——— (۸)

دنیا بھر کے مسلمان ان آیات کی طرف توجہ دیں کہ جو قرآنِ کریم میں اتحاد بین المسلمین کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔ "واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعاً ولا تفرقوا"[۱] قرآن میں مسلمانوں کو اتحاد کی دعوت دی گئی ہے اور فرمایا گیا ہے: "حبل اللّٰہ" کو مضبوطی سے تھام لو اور "حبل اللّٰہ" وہی اسلام ہی ہے۔ سب توجہ دیں اور اس سال کو مبارک و مسعود بنانے کے لئے اسلام کے پرچمِ افتخار کے نیچے جمع ہو جائیں اور اللہ تبارک تعالےٰ کے نورانی احکام پر متحد ہو جائیں۔ بڑی طاقتوں کے ہاتھ کاٹ دیں۔ انھیں اپنے مفادات کے علاوہ اور کمزور قوموں کے وسائل لوٹنے کے علاوہ کسی چیز کی فکر نہیں۔ سب اکٹھے ہو جائیں تاکہ ان لٹیروں کے ہاتھ منقطع ہو جائیں۔ اسلامی اقوام اور حکومتیں آپس میں ایک ہو جائیں۔ سب

۱۔ سورۂ آل عمران آیت ۱۰۳

برادر د برابر ہو جائیں گے ________ (۹)

ہمیں سب کو کوشش کرنا چاہیئے کہ ہمارے کام پر اتحاد اور پاکیزگی کی روح حکمفرما ہو تا کہ ہم تمام طاقتوں اور سپر پاوروں کو شکست دے سکیں۔ (۱۰)

اہم بات یہ ہے کہ ہم سب کی توجہ اس امر کی طرف ہونا چاہیے کہ ہم اپنے ایمان واتحاد کی حفاظت کریں۔ اگر یہ راہ محفوظ رہے تو پھر کوئی ڈر نہیں۔ کسی چیز کا کوئی خوف نہیں، چاہے میزائل گرے، جسے بھی آنا ہے آجائے، امریکہ آجائے، روس آجائے۔ (کچھ فرق نہیں پڑتا) ________ (۱۱)

اتحاد ہو تو پھر محتاجی کیسی؟

اسلامی حکومتیں کہ جن کے پاس سب کچھ ہے، افرادی قوت بہت زیادہ ہے، وسائل بہت ہیں، اگر آپس میں متحد ہو جائیں تو پھر انھیں کسی بھی چیز، کسی بھی ملک اور کسی بھی طاقت کی ضرورت نہیں بلکہ انھیں انکی ضرورت ہے۔ اگر مسلمان اور اسلامی حکومتیں آپس میں رشتۂ اخوّت پیدا کریں اور باقی رکھیں کہ جس کا اللہ تبارک وتعالیٰ اور قرآنِ کریم نے حکم دیا ہے تو پھر نہ افغانستان پر جارحیت ہو، نہ فلسطین پر حملہ ہو اور نہ کسی اور ملک پر۔ اگر اسلامی حکومتیں آپس میں وحدتِ کلمہ پیدا کرلیں تو پھر کیا ضرورت ہے کہ ہم امریکہ یا روس کے سامنے ہاتھ پھیلائیں۔؟ ہمیں انکی کیا احتیاج ہے۔؟ محتاجی تو تب ہے جب اس وقت کی طرح افتراق ہو۔ ملک ایک دوسرے سے جدا ہوں۔ جن حکومتوں کے پاس ایسی عظیم پشت پناہی ہو ___ قرآنِ کریم، اسلام عزیز اور اللہ تعالیٰ جن کا پشت پناہ ہو ___ وہ کہ جو ہمیشہ انھیں اتحاد کی دعوت کرتا ہے اور تفرقہ اندازی اور افتراق سے روکتا ہے۔ وہ کتابِ خدا اور اسلام عزیز کے برخلاف تفرقہ کیوں پیدا کرتی ہیں؟ ایران ایک

وحدت اسلامی

ایسا ملک ہے کہ جس وقت سے یہاں تحریک کا آغاز ہوا ہے اور اس سے پہلے بھی اسلام سے وابستہ رہا ہے اور آج بھی اس نے ان سب طاقتوں کے سامنے قیام کر رکھا ہے کہ جو اسلام کے خلاف ہیں اور آگے بڑھ رہا ہے لہذا کیا وجہ ہے کہ تم اسلامی حکومتوں کو اسلام کے خلاف دعوت دو، ایک اسلامی مملکت کے خلاف ابھارو؟ یہ ملک کہ جو اسلام کے لئے زحمت اٹھا رہا ہے، اسلام کے لئے شہدا و پیش کر رہا ہے، اسلام کے لئے سرگرداں ہو رہا ہے، ایسے ملک کے خلاف وہ حکومتیں کیوں محاذ تشکیل دے رہی ہیں کہ جو اسلامی ہیں اور اسلام کا دعویٰ کرتی ہیں۔؟ —————— (۱۲)

اسلام کے بغیر اتحاد مضر ہے

ملّتِ عزیز! آپ کی پیشرفت کی اساس اسلام کے ساتھ آپ کا عہد اور وحدت کلمہ ہے۔ اتحاد کے بغیر اسلام کے ساتھ وابستگی بے فائدہ ہے اور اسی طرح اتحاد اسلام کے بغیر مضر ہے۔ —————— (۱۳)

مجھے امید ہے کہ انشاءاللہ مسلمان بیدار ہو جائیں گے اور اس امر کی طرف متوجہ ہوں گے کہ امریکہ اور اس کے ان مہروں کا مقابلہ کرنا چاہیے کہ جو امریکہ کی خاطر اور اسکے مفاد میں اسلام کو نقصان پہنچا رہے ہیں، مثلاً اسرائیل اور صدام۔ انشاءاللہ عوام بیدار ہوں گے اور سمجھیں گے کہ اگر انھیں مہلت دی گئی تو سب مسلمانوں کو تباہی سے ہمکنار ہونا پڑے گا۔ امریکہ کی آزردیٔں کوئی ایک یا دو ملکوں تک محدود نہیں۔ وہ تو ہر جگہ پر اپنا تسلط قائم کرنا چاہتا ہے۔ آج ایسا دور ہے کہ ہمارا اعتقاد ہے کہ مسلمانوں کو آپس میں متحد ہو کر امریکہ کے منہ پر مکاّ رسید کرنا چاہیے اور جان لینا چاہیے کہ وہ ایسا کر سکتے ہیں۔ انکے پاس افرادی قوت بھی ہے، قوم بھی اسمیں

ان کے ساتھ ہے۔ اگر وہ حکم دیں تو ہو سکتا ہے۔ ان کے پاس وسائل بھی بہت ہیں۔ امریکہ اور مغرب کی رگِ حیات اس علاقے کے تیل سے وابستہ ہے۔ ——————— (۱۴)

اتحاد سے بڑی طاقتوں کی جارحیت کا مقابلہ ممکن ہے

دنیا کی ساری مصیبتوں کا سبب یہ بڑی طاقتیں ہیں۔ یہ بڑی طاقتیں ہیں کہ جو یہ دعویٰ کرتی ہیں کہ ہم یہ کام امن کے لئے کرتے ہیں۔ یہ سب ظلم کرتے ہیں، یہ سب ممالک کو خون خرابے کی طرف کھینچ کر لاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم حقوق انسانی کو پامال ہوتے نہیں دیکھ سکتے۔ یہ سب ان کے دعوے ہیں کہ جنکی کوئی حقیقت نہیں بلکہ حقیقت اس کے برخلاف ہے اور مسلمان غافل ہیں۔ محرومانِ عالم غفلت میں ہیں۔ تمام اسلامی ممالک کی اقوام اگر ایران سے اٹھنے والی تحریک سے وابستہ ہو جائیں اور سب ہاتھوں میں ہاتھ دیں اور انسان اور انسانیت پر ہونے والے ان سب مظالم کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں تو امور کی اصلاح ہو جائے گی لیکن باعثِ افسوس ہے کہ ایسا نہیں ہوا اور معلوم نہیں کہ کیا ہوگا۔

مجھے امید ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں استقامت عطا کرے۔ آج استقامت ضروری ہے۔ پیغمبر اکرمؐ پریشان تھے کہ کیا انکی قوم استقامت دکھائے گی یا نہیں، یہاں تک کہ روایت میں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا؛

"شَیَّبَتنِی سورۃ ھود۔"[۱]

۱۔ تفسیر نور الثقلین ج ۲ ص ۳۳۴

(مجھے سورۂ ہود نے بوڑھا کر دیا ہے)

اس سلسلے میں یہ آیت نازل ہوئی :

" فاستقم کما امرت ومن تاب معك[1] "

یہ آیت اگرچہ سورۂ شوریٰ میں بھی آئی ہے لیکن اس کے ذیل میں یہ بات نہیں۔ جب کہ سورۂ ہود اس ضمن میں ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ آپ پریشان تھے کہ مبادا آپ کی قوم، آپ کی امت استقامت نہ دکھائے۔ ——— (۱۵)

بتانِ رنگ وخوں کو توڑ دیں

مشرق ومغرب کے مکاتبِ فکر، قومیت پرستی کے انحرافات اور فرقہ پرستی کو ٹھوکر ماریں۔ رنگ، قوم، جغرافیے اور علاقے کو نظر انداز کرتے ہوئے برادر در برابر بن کر ایک دوسرے کے غم خوار ہو جائیں اور اتحاد کو مضبوط کریں اور "ید واحدۃ[2]" بن کر انسانیت کے دشمنوں اور ستمگروں پر ٹوٹ پڑیں۔ ——— (۱۶)

ہمارا اختلاف سامراج کے مفاد میں ہے

مسلم اقوام مختلف علاقوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔ ایک طویل عرصے سے ان میں پھوٹ ڈالنے کے لئے پروپیگنڈا جاری ہے، ان مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کے لئے کہ جو تقریباً ایک ارب کی تعداد میں دنیا کے اطراف واکناف میں پھیلے ہوئے ہیں پروپیگنڈا کا مقصد یہ ہے کہ وحدتِ کلمہ پیدا نہ ہو سکے۔ یہ پروپیگنڈا ہی کا نتیجہ ہے کہ بھائی

۱۔ سورۂ ہود آیت ۱۱۲ و سورۂ شوریٰ آیت ۱۵

۲۔ عوالی اللئالی جلد ۱ صفحہ ۲۳۵ حدیث ۴۰

وحدت اسلامی

آپس میں بٹ گئے ہیں اور وہ مختلف قومیں بن گئے ہیں۔ یہ وہ چیز ہے کہ جو صدر اسلام میں نہیں تھی۔ جدا جدا قوموں کا مسئلہ اس لئے اٹھایا جاتا ہے تاکہ مسلمان بٹ جائیں اور کمزور پڑ جائیں۔ اس سے بھی بدتر مشکل حکومتیں ہیں۔ عثمانی خلافت کے زمانے میں مسلمانوں کی حکومت نسبتاً مضبوط تھی۔ یہ ایک ایسی قوت تھی کہ جو کبھی جاپان اور روس سے بھی معرکہ آرائی کرتی تھی اور ان غلبہ پاتی تھی۔ باعثِ افسوس ہے کہ دشمن چونکہ اس اتحاد سے خوفزدہ تھے لہٰذا جب انھوں نے پہلی عالمی جنگ میں فتح پائی تو حکومتِ عثمانی کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ ہر کسی کو کسی ایک جگہ پر مصروف کر دیا اور کوشش کی کہ یہ حکومتیں ایک دوسرے کی دشمن ہوں۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ جن مسلمانوں کے پاس اس قدر وسائل اور اتنی عوامی قوت ہے اگر وہ متحد ہو گئے تو پھر امریکہ اور مغرب کے ہاتھ کچھ نہ آئے گا اور شاید مسلمانوں کے وجود سے انھیں خطرہ تھا لہٰذا انھوں نے حکومتوں کو ایک دوسرے کے خلاف کر دیا اور یہ (حکمران) ان کے مامور تھے۔ (۱۷)

اتحاد سازشوں کو ناکام بنا دے گا۔

مسلمانوں اور محروموں کو عالمی لٹیروں اور ظالم درندوں کے خلاف قیام کے لئے جن چیزوں کی طرف توجہ کی ضرورت ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ عموماً ظالم طاقتیں اپنے مقاصد رعب و دبدبہ یا پروپگنڈے یا اپنے احمق و خائن ایجنٹوں کے ذریعے حاصل کرتی ہیں۔ اگر قومیں سمجھداری اور اتحاد سے کام لیتے ہوئے ان کے سامنے سینہ سپر ہو جائیں تو وہ ان مقاصد کو حاصل نہ کر سکیں گی۔ اس دعوے پر بہت سے شواہد موجود ہیں اور سب سے نمایاں شاہد ایران اور افغانستان کے خطوں میں موجود ہے۔ جیسا کہ ہم اور آپ جانتے ہیں کہ ایران

وحدت اسلامی
امور بین الملل

دست بستہ امریکہ کے حضور سرِ تسلیم خم تھا۔ برکنار شدہ خائن شاہ نے ملک کو ہر پہلو سے امریکہ کا محتاج کر رکھا تھا۔ ایران امریکہ کا ایک فوجی اڈہ تھا۔ فوج اسکے مشیروں کے ہاتھ میں تھی، ثقافت اس کے نمک خواروں کے ہاتھ میں تھی۔ شاہ، حکومت اور پارلیمنٹ اس کے نوکر و خادم تھے۔ ملک کی معیشت کا غیر ملکی انحصار ان سے بھی زیادہ تھا۔ سبکدوش شدہ شاہ اس علاقے کا قوی ترین تھانیدار تھا اور امریکہ اس کا پشت پناہ تھا۔ دوسرے ملک اس سے وابستہ تھے، فوجی اسلحہ اس کے پاس بہت تھا جب کہ ایران کی عظیم قوم کے پاس کوئی فوجی اور جنگی و حربی طاقت نہ تھی لیکن وہ خالی ہاتھ تھی لیکن اس کی ایمانی طاقت تھی کہ جو اسلام سے حاصل ہوئی تھی۔ اس کا عزم راسخ تھا، اللہ تعالےٰ پر بھروسہ تھا اور خود اعتمادی تھی جس کی بدولت تھوڑی ہی مدّت میں معجزانہ طور پر اس نے مغرب زدہ افراد کے ساختہ و پرداختہ خیالی بتوں کو زمین بوس کر دیا اور ڈھائی ہزار سالہ ظلم کی بساط کو لپیٹ کر رکھ دیا اور تاریخ گھڑنے والوں اور بت سازوں کی تصوراتی کہانیوں کو باطل کر کے رکھ دیا۔ افغانستان نے بھی روس جیسی دیومالائی طاقت کے بزدلانہ حملے اور غاصب حکومت کی طاقت در فوج اور خائن پارٹی (افغانستان کی کمیونسٹ پارٹی) کو ایمان کی قوت سے اور اللہ تعالےٰ پر توکل سے اور خود اعتمادی سے شکست دیدی (۱۸)

بڑی طاقتیں ناقابلِ شکست نہیں

امام خمینیؒ سے سوال کیا گیا:

آپ کی نظر میں گزشتہ برس کی اہم ترین چیز کیا ہے اور آئندہ سال میں

آپ کی توقع کیا ہے۔؟

آپؒ نے جواب میں فرمایا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

گزشتہ برس جو سب سے اہم چیز ہماری قوم کو حاصل ہوئی وہ یہ تھی کہ ملک سے بڑی طاقتوں کی بالادستی کا اور سال ہاسال کے طولانی ظلم کا خاتمہ ہوا۔ وہ بہت بڑی چیز تھی کہ جو ہم پر گزری اور اس برس جو ہماری سب سے بڑی آرزو ہے یہ ہے کہ انشاءاللہ اسلامی ممالک ہم سے آملیں اور مسلمان اقوام بیدار ہوں اور اس امر کی طرف متوجہ ہوں کہ بڑی طاقتوں کا یہ سب پروپیگنڈا تھا کہ وہ ناقابل شکست ہیں، اس میں کوئی حقیقت نہ تھی۔ قوموں نے دیکھا ہے کہ ہماری قوم نے سب سے بڑی ضرب سب سے بڑی حکومت کو لگائی ہے اور اب بھی ایک کے بعد دوسری ضرب لگا رہی ہے اور دنیا کے سامنے انھوں نے جو بڑا بت بنا رکھا تھا ہماری قوم نے اسے توڑ دیا ہے اور توڑ رہی ہے۔ ہماری بڑی آرزو یہ ہے کہ دوسری قومیں بھی ہم سے آملیں۔ اسلام کے حکم کے مطابق مومنین بھائی بھائی ہیں۔ یہی مسائل قوموں کے پیشِ نظر ہونا چاہئیں البتہ میں یہ بات کہہ دوں کہ میں حکومتوں سے مایوس ہوں لیکن قومیں ایسی نہیں ہیں۔ مصری قوم کی بات اور ہے اور جناب سادات کی جدا۔ یہی حال دوسری اقوام سے نسبت کا ہے۔ تھوڑی ہی ایسی حکومتیں ہیں کہ جن سے امید ہے وگرنہ بیشتر سے کچھ امید نہیں۔ ہماری بڑی آرزو یہ ہے کہ ایران میں جو کچھ وقوع پذیر ہوا ہے اور قوموں نے دیکھا ہے کہ جو کچھ ان کی نظر میں ممکن نہ تھا، ظہور میں آیا ہے، وہ بھی توجہ کریں کہ اللہ کے ارادے کے ماتحت ہو تو ناممکنات بھی قوموں کے ارادے سے ممکن بن جاتی ہیں۔ ———— (۱۹)

اللہ اکبر کا نعرہ قوم کی طاقت کا مظہر ہے

اگر یوم القدس پر تمام اسلامی ممالک اور تمام اقوام اٹھ کھڑی ہوں اور آواز بلند کریں، صرف قدس کے لئے نہیں بلکہ سب اسلامی ممالک کے لئے تو وہ کامیاب ہوں گی ہم نے اپنی پکار کے ذریعے محمد رضا خان (سابق شاہِ ایران) کو نکال باہر کیا۔ آپ کا خیال ہے کہ ہم نے اسے بندوق کے زور پر نکالا ہے، نہیں ہم نے اللہ اکبر کی پکار کے ذریعے (ایسا کیا ہے) اللہ اکبر کی پکار ان کے ذہنوں پر یوں پڑی کہ وہ حواس باختہ ہو گئے اور فرار کر گئے، اس ملک کو چھوڑ گئے مسلمانوں کو چاہیے کہ آواز بلند کریں یہ گمان نہ کریں کہ پکار اور نعرے کا کوئی فائدہ نہیں۔ نہیں نعرے کا فائدہ ہے لیکن اگر سب آواز بلند کریں تو۔ مجھ اکیلے کی آواز کچھ بھی نہیں۔ ایک محلّے، ایک شہر کی آواز کچھ بھی نہیں۔ آپ دیکھئے کہ اس وقت ایران سے جو صدائیں بلند ہو رہی ہیں وہ تہران، قم، اور اہواز ہی میں منحصر نہیں۔ آپ دیکھئے کہ کسی وقت سپاہِ پاسداران حکم دیتے ہیں کہ ساری قوم فلاں شب چھتوں پر چلی جائے اور اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرے، سب اطاعت کرتے ہیں اس انقلاب سے پہلے کیا ہو سکتا تھا کہ کوئی ایک گروہ کہتا کہ منبر پر چلے جاؤ اور کوئی اسکی بات سنتا؟ قم کے مدرسین محترم کہتے کہ فلاں دن مظاہرے ہونے چاہیں تو ساری قوم جلوسوں میں شریک ہو جاتی ہے۔ سب قوموں کو ایسا ہونا چاہیے کہ جب ایک گروہ کے لئے کہ فلاں کام انجام دے تو اسے اوپر سے صادر ہونے والا ایک حکم سمجھیں اور ضرور عمل کریں۔ ہماری قوم اب ایسی ہو چکی ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ سب قومیں ایسی ہو جائیں (۲۰)

وحدت اسلامی

اتحادِ اسلامی و قومی حیثیت کے تحفظ کا ضامن ہے

عزیز بہنو! اور بھائیو! آپ جس ملک میں بھی ہوں اپنی اسلامی اور قومی حیثیت کا دفاع کریں اور بے پرواہ ہوکر اپنے دشمنوں یعنی امریکہ، عالمی صہیونیت اور شرق و غرب کی بڑی طاقتوں کے مقابل اسلامی اقوام اور ممالک کا بے دریغ دفاع کریں اور دشمنانِ اسلام کے مظالم کو آشکار کریں۔

میرے مسلمان بھائیو! اور بہنو! آپ جانتے ہیں کہ ہمارے تمام مادی اور روحانی وسائل شرق و غرب کی بڑی طاقتیں لے جاتی ہیں۔ انھوں نے ہمیں سیاسی، اقتصادی، ثقافتی اور فوجی لحاظ سے افلاس اور محتاجی میں مبتلا کر رکھا ہے۔ ہوش میں آئیں، اپنی اسلامی حیثیت کو پائیں، ظلم برداشت نہ کریں اور عالمی لیٹروں کہ جن میں سے سب سے بڑا امریکہ ہے کے منحوس منصوبوں کو آشکار کر دیں۔

آج مسلمانوں کا قبلۂ اوّل اس اسرائیل کے ہاتھوں میں ہے کہ جو مشرقِ وسطیٰ میں کینسر کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ آج ہمارے عزیز فلسطینی اور لبنانی بھائیوں کو پوری قوت سے کچل رہا ہے اور انھیں خاک و خوں میں غلطاں کئے ہوئے ہے۔ آج اسرائیل تمام شیطانی وسائل کے ذریعے تفرقہ پیدا کر رہا ہے، ہر مسلمان پر لازم کہ اپنے آپ کو اسرائیل کے خلاف تیار کرے۔ آج ہمارے افریقی ممالک کے مسلمان امریکہ، دیگر طاقتوں اور ان کے آلۂ کاروں کے زیرِ تسلط ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔

آج افریقی مسلمان اپنی مظلومانہ پکار بلند کر رہا ہے فلسفۂ حج کو ایسی مظلومانہ فریادوں کا جوابدہ ہونا چاہیے۔ خانۂ خدا کے گرد طواف کا مطلب یہ ہے کہ غیر

خدا کے گرد چکر نہ لگائے جائیں۔ رجم و عقبات کا مفہوم جن و انس کے سب شیطانوں کو سنگسار کرنا ہے۔ آپ رجم کے ذریعے اپنے اللہ سے عہد کریں کہ اپنے عزیز اسلامی ممالک سے شیاطینِ انس اور بڑی طاقتوں کو نکال باہر کریں گے۔

آج عالم اسلام امریکہ کے ہاتھوں میں اسیر ہے۔ آپ دنیا کے مختلف براعظموں کے مسلمانوں کے لئے اللہ کا پیغام لے جائیں۔ یہ پیغام کہ خدا کے علاوہ کسی اور کی بردگی اور بندگی قبول نہیں کریں گے۔ اے مسلمانانِ عالم اور اے پیروانِ مکتب توحید! سب اسلامی ممالک کی تمام مصیبتوں کا راز ایک بات پر متفق نہ ہونا اور عدم ہم آہنگی ہے۔ کامیابی کا راز وحدتِ کلمہ اور ہم آہنگی کے پیدا کرنے میں ہے۔ اللہ تعالےٰ ایک جملے میں فرماتا ہے:

"واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا"[1]

حبل اللہ کو تھامنا ـــــ یہ سب مسلمانوں کی ہم آہنگی کا بیان ہے یعنی سب اسلام کے لئے، اسلام کی طرف اور مسلمانوں کی مصلحتوں کی طرف حرکت کریں۔ تفرقے، افتراق اور گروہ بندی سے بچیں کیونکہ یہی سب بدبختیوں اور پسماندگیوں کی اساس ہے۔ اللہ تعالےٰ سے میں اسلام اور مسلمانوں کی عظمت کا خواستگار ہوں اور مسلمانانِ عالم کے لئے وحدتِ کلمہ کا خواہشمند ہوں۔ ـــــ (۲۱)

مغرب کے ثقافتی وسیاسی مفاسد کا مقابلہ اتحاد کے ذریعے

مجھے امید ہے کہ دنیا کے مسلمان قرنِ حاضر کے آغاز پر اپنی مشکلات اور ان

۱۔ سورۂ آلِ عمران آیت ۱۰۳

امور بین الملل

کی وجہ جاننے کے لئے صحیح طور پر تحقیق کریں گے۔ اپنے ہمہ پہلو اتحاد کے ذریعے' اسلام پر بھروسہ کرتے ہوئے اسلام ہی کے پرافتخار پرچم تلے استعماری قوتوں کی غلامی سے نجات حاصل کریں گے۔ اس صدی کے آغاز پر مسلمانوں نے اپنے جان فرسا مصیبتوں کو جان لیا ہے۔ انھوں نے بڑی شیطانی قوتوں سے طرح طرح کی مصیبتوں، لوٹ کھسوٹ اور ظلم وستم کے علاوہ کچھ نہیں پایا۔ چاہیے کہ مسلمان آپس میں پورے دل سے متحد ہو کر اللہ تعالیٰ اور اسلامِ عزیز کی طرف توجہ رکھتے ہوئے سوچیں۔ اس کا چارہ یا اساسی مقدمہ یہ ہے کہ مسلمان اقوام اور حکومتیں بھی اگر وہ قوم کی نمائندہ ہیں، کوشش کریں کہ مغرب کے ساتھ اپنی فکری وابستگی کا خاتمہ کر دیں' اپنی ثقافت اور اصالت کا کھوج لگائیں۔ اسلام کی ترقی یافتہ ثقافت کو پہچانیں اور پہچنوائیں جو کہ وحی الٰہی سے حاصل کردہ ہے۔ مشرق اور افریقائے عزیز، یہ براعظم کہ جو الجزائر کے بہادر عوام کی اسلامی قومی تحریک اور خونین قیام کے ذریعے خوابِ گراں سے بیدار ہوا اور یکے بعد دیگرے ممالک نے امریکہ اور دیگر استعماری طاقتوں سے نجات حاصل کی، انھیں چاہیے کہ اپنے قدموں پر کھڑے ہوں اور پوری قوت سے درآمد شدہ ثقافت کا مقابلہ کریں۔ افریقہ، ایشیا اور دیگر براعظموں کے اسیر ممالک جان لیں کہ مغرب و مشرق کے سازشیوں، استعماری قوتوں اور جارح امریکہ کی جانب سے جو کچھ ستم رسیدہ ممالک کو برآمد کیا جاتا ہے اسکی تباہی و فساد سے اسکے فائدے کا موازنہ نہیں کیا جاسکتا۔ ایران جیسے سب اسلامی ممالک کو چاہیے کہ اپنی ذمہ داری پر عمل کریں اور جو ممالک ابھی رشد کر رہے ہیں اور مادی و روحانی استعمار سے معرکہ آرا ہیں، کی مدد کریں۔ غاصب اسرائیل کہ اسلامی ممالک کی بیشتر مصیبتیں جس کے باعث ہیں کے خلاف اسلامی ممالک کو چاہیے کہ سخت موقف اختیار کریں اور اپنی پوری قوت سے

فلسطین اور لبنانِ عزیز کے مفادات کا دفاع کریں۔ اسلامی ممالک کو ساری دنیا کی آزادی کی تحریکوں کی حمایت کرنا چاہیے۔ مصر، امریکہ اور اسرائیل نے فلسطینی عوام کی عظیم تحریک کو دبانے کے لئے جو گٹھ جوڑ کیا ہے ہم اسکی شدید مذمت کرتے ہیں۔

الجزائرِ عزیز میں جمع ہونے والے مختلف ممالک کے سربراہو اور نمائندو! آئیں متحد ہو جائیں، دائیں اور بائیں جانب کے ظالموں کا ہاتھ کاٹ دیں کہ جن کا سرغنہ امریکہ ہے۔ اسرائیل کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں اور فلسطینی عوام کا حق انھیں دلوائیں۔

اللہ تعالٰی سے میں مسلمانوں کی بیداری اور انکے اتحاد کلمہ کا خواہاں ہوں اور اسلامی ممالک کی عظمت کا آرزو مند ہوں۔ ——— (۲۲)

قطرے قطرے سے دریا بنتا ہے!

ہم نے صِفر سے کام شروع کیا، عوام کو اسلام کی طرف دعوت دی، ایک ایک قطرہ بہت سے قطروں میں بدل گیا، قطرے سیلاب میں تبدیل ہو گئے اور سیلاب سمندر بن گیا۔ اس عظیم سمندر نے ایمانی قوت سے اسلام اور انقلاب مخالف تمام قوتوں کو شکست دے دی۔ ہماری دعوتِ اسلامی نے وہ مقام پایا کہ قوم کے تمام طبقوں نے لبیک کہی۔ یونیورسٹی والے سے لے کر تاجر، کسان، مزدور، انتظامیہ کا فرد اور فوجی تک سب ہم سے آملے، کیونکہ دعوت الٰہی تھی، اللہ کے لئے تھی، قیام اسلامی تھا، عوام کو اسلام سے محبت تھی اور رہے۔ مختلف قسم کے گروہ، مختلف شہروں سے بھائیوں کی طرح اکٹھے ہو گئے ہیں، سب اسلامی تحریک اور اسلامی جمہوریہ کی حمایت کر رہے ہیں۔ مرکز سے لیکر باڈر کے آخری نقطے تک سب یک دل اور یکجہت ہیں، اسلام کی کامیابی پر خوش ہیں اور اپنی حمایت کا اعلان کر رہے ہیں۔ ہم عظیم اسلامی قوم کی مدد

سے آگے بڑھ رہے ہیں اور ہم نے ظالموں کے ہاتھ کاٹ دیئے ہیں۔ ان کی گندی جڑ کو ہم اکھاڑ پھینکیں گے۔ یہ اسلام کی طاقت ہے، یہ قوم کے ایمان کی طاقت ہے۔ یہ اس قوم کی بیداری ہے کہ جو قرآن کریم اور اسلامی تعلیمات کے زیر سایہ اٹھ کھڑی ہوئی ہے۔ مستضعفین مستکبرین کے مقابل اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ جیسے پوری تاریخ میں انبیاء نے مستضعفین کے ہمراہ قیام کیا اور مستکبرین کا مقابلہ کیا اور انہیں شکست دی۔ ہماری مستضعف قوم نے اسلام اور قرآنِ کریم کی تعلیمات کی پیروی کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی پر لبیک کہی۔ اس قوم نے جس قدر مصیبت و زحمت زیادہ دیکھی اتنا ہی اس کا ارادہ قوی تر ہوا اور جتنے شہید زیادہ دیئے اتنی ہی زیادہ باعزم ہوتی گئی۔ ——— (۲۳)

شمشیر پر خون کی فتح

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اتنی کم مدت میں جب مختلف طبقوں نے اتحاد کیا تو اللہ نے اس اتحاد کو کامیاب کیا۔ آپ نے دیکھا کہ روحانی اور مادی پارٹیاں متحد ہوئیں، ان میں وحدتِ کلمہ پیدا ہوئی، علماء اسلام اور دیگر گروہوں میں پیدا ہونے والی وحدتِ کلمہ کے باعث ایک قوم اٹھ کھڑی ہوئی اور اس وحدتِ کلمہ کی پیروی کے ذریعے قوم نے سب بڑی طاقتوں کو زمین پر دے مارا۔ سب توپوں اور ٹینکوں کو زمین بوس کر دیا۔ محمد رضا (سابق شاہِ ایران) کو آپ سب پہچانتے ہیں کہ چند سال پہلے اس کے بارے میں کیا کچھ کہتے تھے اور وہ بھی بڑی خودستائی کرتا تھا اور اس کے پاس طاقت بھی تھی۔ ایک طاقتور شخص تھا۔ روس اس کا حامی تھا، امریکہ اس کا حامی تھا، برطانیہ اس کا حامی تھا، سب اسلامی حکومتیں اسکی حامی تھیں، چین اسکا حامی تھا، الغرض سب اس کے حامی تھے۔

وحدت اسلامی
امور بین الملل

بڑی طاقتوں سے لے کر چھوٹی طاقتوں تک سب اسکی حامی تھیں آپ نے ! اے ملت آپ نے !! سرپا برہنہ اس بڑی طاقت کے سامنے قیام کیا۔ ان کے سامنے قیام کیا کہ جو آپ کا سب کچھ ہڑپ کئے بیٹھے تھے۔ کیوں کہ آپ میں وحدتِ کلمہ تھی لہٰذا آپ نے اپنے مکّوں سے ٹینکوں کو کمزور کر دکھایا۔ خون سے شمشیر پر غلبہ پالیا۔ وہ تخت سے گرا اور فرار کر گیا بھاگ گیا۔ ——— (۲۴)

انبیاءؑ جمع ہوں تو ان میں کبھی اختلاف نہ ہو

ایران کی کامیابی کا راز تمام افراد کا اتحاد تھا۔ ایسا نہ تھا کہ ہر کوئی اپنی طرف کھینچتا۔ آپ آپسمیں متحد رہیں اور الحمد للہ ہیں۔ اگر پہلے حلقے میں اتحاد ہو تو بعد کے حلقوں میں اختلاف پیدا نہ ہوگا۔ آپ کوشش کریں کہ آپ کے دل کی گہرائی میں کوئی چیز مخالفِ الوہیت نہ ہو۔ اگر آپ دیکھیں کہ ہے تو اسے ختم کر دیں۔ میں نے بار بار عرض کیا ہے کہ اگر تمام انبیاءؑ ایک جگہ جمع ہوں تو ان میں کبھی اختلاف پیدا نہ ہوگا۔ کیونکہ ان کا مقصد، ہدف اور مقصود ایک ہی اور الٰہی ہے۔ اگر آپ کی محفل میں توحید حقیقی اپنے حقیقی معنیٰ میں پیدا ہو جائے تو لازماً جو لوگ آپ سے ملیں گے ان میں اختلاف پیدا نہ ہوگا۔ حقیقی اتحاد یعنی آپ کے دل ایک چیز کے لئے دھڑکیں اور وہ چیز اسلام ہے۔ اگر ایسا ہوا تو اللہ آپکی تائید کرے گا۔

ہمیں اپنی ہر چیز اسکی طرف سے سمجھنی چاہیے۔ آپ کے پاس نہ افراد زیادہ ہیں نہ اسلحہ اور نہ جنگی ضروریات۔ جب کہ آپ کے مخالف کی، ساری دنیا مدد کر رہی ہے۔ جب ایسا ہے تو جس کے پاس کچھ نہیں اسے چاہیے کہ روحانی طاقت سے مقابلہ کرے کیونکہ مادی صورت سے ممکن نہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ سابق شاہ کے پاس بڑا اسلحہ تھا۔ امریکہ نے ایران کو اسلحے سے بھر رکھا تھا کیونکہ

اسکی خواہش تھی کہ ایران اسکا اڈہ ہو۔ شاہ کے پاس سب کچھ تھا۔ سب بڑی طاقتیں اسکی پشت پناہ تھیں۔ منظم فوج کہ جو کیل کانٹے سے لیس تھی۔ لیکن ایرانی عوام کے پاس کچھ نہ تھا۔ مدرسۂ فیضیہ سے آغاز ہوا۔ جب عوام نے دیکھا کہ کوئی اختلاف نہیں ہے۔ وہ مجتمع ہو گئے اور ایمانی طاقت سے کامیاب ہوئے۔ ایرانی عوام کے پاس کوئی اسلحہ تو نہ تھا۔ وہ بند مٹھی کے زور سے اور اپنی فریاد کے ذریعے دشمن پر کامیاب ہوئے۔ انھوں نے اس قدر فریاد بلند کی کہ کیل کانٹے سے لیس دشمن کو شکست دے دی۔ —— (۲۵)

وحدت —— انقلابِ اسلامی کی برکت سے

حضرتِ خاتم النبیینؐ اور ان کے بزرگوار فرزندِ ارجمند امام صادقؑ کی ولادتِ باسعادت پر میں سب مسلمانوں کو تبریک عرض کرتا ہوں اور سب مسلمانوں کے لئے برکات الہی کا طالب ہوں۔

آج اگرچہ یہ چھوٹا سا جلسہ ہے۔ لیکن درحقیقت یہ ایک نورانی اور بڑی عظیم محفل ہے۔ مسلمانوں کے مختلف گروہوں کے لوگ یہاں جمع ہیں۔ اہلسنت برادران بھی ہیں اور اہلِ تشیع برادران بھی، یونیورسٹی کے افراد بھی ہیں اور دینی مدرسہ فیضیہ والے بھی، مختلف شہروں سے مختلف طبقوں کے لوگ یہاں جمع ہیں۔ یہ انقلاب اسلامی کی برکات کا ایک نمونہ ہے کہ جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے احسان کی صورت میں ہمیں عطا فرمایا ہے کہ:

اصبحتنا بنعمتہ اخوانا "[۱]

۱۔ سورۂ آل عمران آیت ۱۰۳

وحدت اسلامی

(اور اسکی نعمت سے ہم بھائی بھائی بن گئے)۔

یونیورسٹی فیضیہ سے دور اور جدا تھی آج دونوں آپس میں مل گئے ہیں اور امید ہے کہ پیوند ہمیشہ باقی رہے گا۔ سنی شیعہ بھائیوں نے بھی باہم توحید کلمہ کا آغاز کیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ وحدت واتحاد ہمیشہ باقی رہے گا۔

ہمارے دشمن جو کچھ کر رہے ہیں ہمیں انکے کاموں پر غور کرنا چاہیے اور ان کا تجزیہ کرنا چاہیے۔ دیکھنا چاہیے کہ وہ کس چیز کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور مسلمانوں کی حیثیتوں میں سے کس حیثیت پر ان کی نظر ہے۔ ہمیں سمجھنا چاہیے کہ جس پر ان کا اصرار ہے وہ چیز مسلمانوں اور انسانوں کے لئے بُری ہے انکی گفتار اور کردار سے ہمیں معلوم کرنا چاہیے کہ وہ کیا چاہتے ہیں اور ہمیں کیا کرنا چاہتے ہیں۔ حالیہ صدیوں میں آپ دیکھیں کہ تمام انسان ایک خاندان کیطرح ہو گئے ہیں۔ اس کی وجہ وہ باہمی ارتباطات ہیں کہ جو سب انسانوں کے مابین پیدا ہو گئے ہیں۔ جو لوگ دنیا کے ممالک پر قبضہ جمانا چاہتے ہیں اور سب کے وسائل کو لوٹ لے جانا چاہتے ہیں انھوں نے یہ سازش کس بنیاد پر تیار کی ہے اور جس پر وہ کامیاب ہو رہے ہیں ـــــ (ہمیں دیکھنا چاہیے کہ) اس کے لئے انھوں نے کیا راستہ انتخاب کیا ہے۔ جو راستہ انھوں نے انتخاب کیا ہے اس کے مدمقابل راستہ ہمیں اختیار کرنا چاہیے۔

جب ہم خود اپنے ایران میں دیکھتے ہیں تو نظر آتا ہے کہ دو گروہوں میں افتراق پیدا کرنے کے لئے بہت کوشش کی گئی ہے۔ وہ دو گروہ کہ اگر متحد ہو جائیں تو کارہائے مملکت کی اصلاح ہو جائے۔ ایک گروہ علماء کا ہے اور دوسرا جدید تعلیم یافتگان کا۔ ان دو گروہوں میں تفرقہ ڈالنے کے لئے کس قدر کوشش کی گئی ہے۔ یہاں تک کہ یونیورسٹی میں عالم دین کا نام نہیں لیا جا سکتا تھا اور فیضیہ

میں کسی یونیورسٹی والے کا۔ یہ سب اس وسیع پروپیگنڈے کا نتیجہ تھا کہ جو انھوں نے کیا۔ ان کے اس پروپیگنڈے اور ہماری بے توجہی کی وجہ سے ایسے مسائل نے جنم لیا۔ جو ضرب ہمیں اس افتراق سے لگی کسی اور سے نہیں لگی۔ یعنی یہ ضرب سب ضربوں کی بنیاد تھی۔ یونیورسٹی ملک کو چلاتی تھی جب دانش گاہ تباہی تک آپہنچی تو نظامِ مملکت تباہی کا شکار ہوگیا۔ ہم نے دیکھا ہے کہ جو کچھ حالیہ صدیوں میں بطور خاص ان پچاس سال میں رونما ہوا ہے۔ وسیع پروپیگنڈے کے ذریعے انھوں نے کوشش کی کہ اہل سنّت اور اہل تشیّع بھائیوں میں تفرقہ پیدا کریں۔ انھوں نے تمام تر وسائل کے ساتھ کوشش کی اور ان دو عظیم گروہوں کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا۔ یہاں تک کہ یہ گروہ اس گروہ کی تکفیر کرتا اور وہ اسکی۔ ملک میں پارٹیاں بناتے رہتے ہیں۔ یہ بات ہمارے ملک ہی سے مخصوص نہیں۔ سب ملکوں کا یہی حال ہے۔ جو پارٹیاں وہ بناتے ہیں وہ مختلف گروہوں کو آپس میں لڑاتی ہیں۔ پارٹیاں غافل تھیں۔ پارٹیوں کے سربراہ غافل تھے کہ وہ کیا کر رہے ہیں ہر پارٹی دوسری کی دشمن اور ہر طبقہ دوسرے کا دشمن۔ لہٰذا ہم دیکھ رہے ہیں کہ جس چیز پر انکا اصرار ہے وہ یہ ہے کہ ہم متحد نہ ہوں۔ ہم آپس میں بھائی بھائی نہ ہوں۔ مسلمان جہاں جہاں ہیں مختلف گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ اس اختلاف کی ایک شکل قوم پرستی ہے۔ ایک کہتا ہے فارسی قوم، دوسرا کہتا ہے عرب قوم اور تیسرا کہتا ہے ترک قوم۔ اس قوم پرستی کا مطلب یہ ہے کہ ہر ملک اور ہر زبان والے دوسرے ملک اور دوسری زبان والوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں۔ یہ وہ بات ہے کہ جو انبیاء کی دعوت کی بنیاد کو اکھاڑ دیتی ہے۔ اول سے آخر تک آنے والے انبیاء نے لوگوں کو بھائی چارے، دوستی اور اخوت کی دعوت دی۔ انکے مقابل مغرب یا مشرق کے دامن میں پڑھنے والے

کچھ لوگ آئے ہیں اور انھوں نے نا دانستہ طور پر — بیشتر نے نا دانستہ طور پر اگرچہ کچھ نے جانتے بوجھتے ہوئے قوم پرستی کے اس قضیے کو پیش کیا ہے. اس کے مقابلے میں کہ اسلام اور مسلم قوم کو کیسا ہونا چاہیے، انھوں نے یہ بات کہی عرب قوم کو کیسا ہونا چاہیئے ؟ قوم فارس کو کیسا ہونا چاہیے ؟ ترک قوم کو کیسا ہونا چاہیے -؟

رنگوں کا اختلاف بھی ہوا۔ یہ سفید فام ہے، وہ سیاہ رنگ ہے، وہ زرد ہے۔ یہ تمام تفرقہ پرداز مسائل ان بڑی اور شیطانی طاقتوں کی طرف سے ہیں کہ جو قوموں اور انسانوں کے درمیان تفرقہ پیدا کرنا چاہتی ہیں۔ جب کہ دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام نے اخوت کا سہارا لیا ہے۔ مختلف تعبیرات کی مدد سے مثلاً:

انما المومنون اخوۃ[1]

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مومنین کا آپس میں برادری کے علاوہ کوئی رشتہ نہیں اور انکی ہر چیز کا خلاصہ برادری میں ہو جاتا ہے۔ اس لفظ اور قرآن کریم میں موجود دیگر الفاظ کے مقابلے میں بڑی طاقتوں نے دیکھا کہ اگر ایسے کلمات نے عملی شکل اختیار کی تو پھر وہ ان ممالک میں مداخلت نہیں کر سکتے۔

آپ ملاحظ فرمائیں کہ حالیہ سالوں میں ایرانی قوم نے جب اللہ تبارک و تعالیٰ کی تائید سے قیام کیا اور دسیوں لاکھ انسان فعال ہو گئے، علماء کا طبقہ یونیورسٹی کے طبقے سے مل گیا، سب ملت متحد ہو گئی تو معجزہ رونما ہوا. ایران جیسے اس چھوٹے سے علاقے میں اور اتنی کم تعداد میں لوگوں میں جب برادری

۱۔ سورۂ حجرات آیت ۱۰

پیدا ہوئی تو اس سے کیسا معجزہ ظہور میں آیا۔ یہ اعجاز یہی ہم آواز ہونے اور اخوت کی وجہ سے رونما ہوا۔ ایران میں پیدا ہونے والی اخوت و برادری اور اس عظیم تبدیلی نے سب گروہوں کو جسدِ واحد بنا دیا۔ اہلسنت اہل تشیع کے ساتھ اور اہلِ تشیع اہلسنت کے ساتھ اور یونیورسٹی والے دینی مدرسے والوں کے ساتھ۔ ایران میں ترک، عرب اور فارس سب ایک ساتھ ہیں، سب اکٹھے ہیں۔ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ ایک محدود تعداد میں اور ایک محدود سے ملک میں جب یہ اتحاد وجود میں آیا تو اس نے بڑی طاقتوں کے ساتھ کیا کیا۔ بڑی طاقتوں کے ذرائع ابلاغ تو یقینی طور پر اور بعض دیگر ملکوں کے ذرائع ابلاغ کا یہ غم ایسے ہی نہیں کہ انکی ساری قوتیں اسی بات پر صرف ہو رہی ہیں کہ مسلمانوں کے سامنے ایران کو بُرا کر کے دکھائیں۔ اسلامی جمہوریہ کو برا کر کے دکھلائیں۔ ساری دنیا کے پروپیگنڈے پر ایران دشمنی حاوی ہے۔ کیا وجہ ہے کہ ایران پر اس قدر پروپیگنڈے کی یلغار ہو رہی ہے اور دیگر قسم کی یلغار بھی؟ اسکی وجہ سوائے اس کے کچھ بھی نہیں کہ ایران میں بہت حد تک اخوت کے معنیٰ نے عملی شکل اختیار کی ہے۔ انھوں نے دیکھا ہے کہ ایران میں جو اتحاد پیدا ہوا ہے اور ایران میں جو ہم آہنگی وجود میں آئی ہے اس کا پرتو دیگر مسلمان خطوں پر بھی پڑ رہا ہے۔ یہ ایک بہت بڑا خطرہ ہے جو بڑی طاقتوں کے تمام مفادات کو منہدم اور ختم کر رہا ہے۔ اگر انھیں ایران کی اس اخوت کے دوسرے کی طرف سرایت کرنے کا خوف نہ ہوتا، دوسرے ملک جدا تھے اور ایران جدا اور اگر ایران اور دوسروں کے درمیان برادری کے عملی صورت اختیار کرنے کا خوف نہ ہوتا تو شائد وہ ہم پر اس قوت سے حملہ نہ کرتے۔ پروپیگنڈے کے ذریعے اور دیگر حوالوں سے یہ ہمہ گیر حملہ اس لئے ہے کہ انھوں نے دیکھا ہے کہ اس چھوٹے سے اتحاد نے

وحدت اسلامی
امور بین الملل

ان کے ہاتھوں کو یہاں سے کاٹ کر رکھ دیا ہے ۔ اگر یہ یکتائی پیدا ہو گئی اور انشاءاللہ ہو گی تو مسلمانوں کے تمام وسائل ان بڑی طاقتوں سے آزاد ہو جائیں گے بلکہ تمام محرومین عالم سے ان بڑی طاقتوں کے ہاتھ کٹ جائیں گے ۔ ایران میں پیدا ہونے والی اس وحدتِ کلمہ کے ساتھ اب دیگر علاقے بھی متصل ہو رہے ہیں۔ دوسرے بھی ایرانیوں کے ساتھ بھائی چارہ قائم کر رہے ہیں ۔

مجھے امید ہے کہ حکومتیں بھی توجہ دیں گی، بیدار ہوں گی، مسائل کا تجزیہ کریں گی۔ انھیں دیکھنا چاہیے کہ سب مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ ہوں۔ ہر کوئی اپنے ملک میں آزاد ہو لیکن ہمارے ساتھ ہوں۔ سب مسلمان ہیں۔ اسلامی مقاصد کے حصول کے لئے سب ایک ہوں۔ یہ اچھا ہے یا پھر یہ کہ ہر ملک دوسرے کا مخالف ہو؟ سب ممالک کی اور مسلمانوں کی مشکلات کیا اخوت دور کر سکتی ہے کہ جس کا اللہ تبارک وتعالیٰ نے حکم دیا ہے یا پھر تفرقہ بین مسلمین؟ حکومتیں اگر باہم متحد اور برادر ہوں تو ان لیٹروں کو نکال باہر کر سکتی ہیں یا اس صورت میں جب کہ سب ایک دوسرے سے جدا ہیں اور اختلافات میں مبتلا ہیں۔

ہم کسی اسلامی ملک پر جارحیت کا ارادہ نہیں رکھتے

ہم، ایرانی قوم، ایرانی حکومت، سب ایرانی سب مسلمانوں کی طرف اپنا ہاتھ بڑھاتے ہیں اور ان سے خواہش کرتے ہیں اس قوم سے آملیں اور اخوت کے رشتے کو مستحکم کریں۔ سب مسلمانوں کے درمیان پیوندِ اخوت ہونا چاہیے۔ ہم سب اسلامی ملکوں کی حکومتوں کی طرف اپنا ہاتھ بڑھاتے ہیں اور ان سے خواہش کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ منسلک

ہو جائیں۔ ہم سب آپسمیں بھائی بھائی بن کر رہیں۔ جیسا کہ اسلام نے فرمایا ہے۔ ہم آپس میں دوست اور بھائی بن کر رہیں تا کہ ہم اپنی مشکلات حل کر سکیں یہ لوگ یہ گمان نہ کریں کہ ایران کے ساتھ اتحاد میں انھیں کوئی نقصان ہے۔ ایران ایک مسلمان ملک ہے اور سب مسلمانوں کی بھلائی چاہتا ہے۔ ایران سب مسلمانوں کو اپنا بھائی سمجھتا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے مقصد میں سبھی مسلمان حکومتیں بھی اور عوام بھی ہمارے ساتھ متحد ہو جائیں اور ہمارا مقصد فقط اسلام ہے۔

ہمارا کوئی ایسا مقصد نہیں۔ نہ ہمیں اس معنیٰ میں حکومت کی تمنا ہے کہ جس معنیٰ میں یہ بڑی طاقتیں چاہتی ہیں نہ اس معنیٰ میں ہمیں طاقت کی آرزو ہے اور نہ ہم اقتدار کے طلب گار ہیں۔ ہم سب کی خواہش ہے کہ قران کریم اور اسلام عزیز کے تابع ہوں اور قرآنِ کریم اور اسلامِ عزیز ہمارا تمام تر نظام چلائے ایران کے اس وحدتِ کلمہ سے سبق حاصل کریں۔ ایران کے سب گروہوں کے درمیان پیدا ہونے والا یہ اتحاد ہی ہے کہ جس نے ساری دنیا کی طرف سے ہم پر آنے والی مشکلات کو حل کیا ہے اور حل کر رہا ہے۔ آپ دیکھیں کہ ایک چھوٹی سی جمعیت اور ایک چھوٹے سے علاقے میں پیدا ہونے والے اتحاد نے کس طرح دنیا کو اپنی طرف متوجہ کر لیا ہے اور کیسے بڑی طاقتوں کو اس نے اپنے آپ سے خوفزدہ کر دیا ہے۔ تیس اور چند ملین کی یہ تعداد اگر دیگر اسلامی ممالک کی تعداد کے ساتھ مل جائے کہ جو تقریباً ایک ارب ہے اور یہ ایک ارب عوام اگر ایک جسم بن جائیں تو ایک بہت بڑا سیلاب بن جائے۔ پھر اسے کون شکست دے سکتا ہے۔؟

ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم کے مطابق ساری دنیا کے مسلمانوں،

وحدت اسلامی

سب اسلامی ملکوں، حکومتوں اور مسلمانوں کے ہر مکتب فکر کی جانب اخوت کا ہاتھ بڑھاتے ہیں اور ان کے ساتھ اپنے بھائی چارے کا اعلان کرتے ہیں۔ ہم اعلان کرتے ہیں کہ کسی بھی اسلامی یا غیر اسلامی ملک پر ہمارا جارحیت کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ سب اسلامی ممالک اپنی اپنی جگہ پر رہتے ہوئے آپس میں بھائی بھائی ہو جائیں۔ آج ایران کی حکومت اور عوام ایک ہیں۔ جب کہ اس کے برخلاف سابق دور میں حکومت قوم کے خلاف تھی اور قوم حکومت کے خلاف تھی۔ جونہی قوم جسدِ واحد بن گئی تو بڑی طاقتیں بھی اپنے غیر مشروط غلام کو نہ بچا سکیں۔ جو وحدت یہاں پیدا ہوئی ہے ہماری خواہش ہے کہ سب ملکوں میں ہو۔ سب مسلمان اپنے دشمنوں کے خلاف ایک مٹھی بن جائیں۔ ہر کوئی اپنے اپنے مقام پر رہے۔ کسی کی کوئی بھی حکومت ہو اور کوئی بھی مکتبِ فکر ہو ہر کوئی آزاد رہے اور اپنے قدموں پر کھڑا ہو لیکن اس لئے کہ مسلمان ہے دیگر مسلمانوں سے رشتۂ اخوت و دوستی برقرار رکھے۔ سب اسلامی ممالک کی افواج ایک دوسرے کی مددگار رہوں۔ اگر مسلمانوں میں یہ افتراق نہ ہوتا تو کیا ممکن تھا کہ اسرائیل اتنی تھوڑی تعداد کے ہوتے ہوئے اتنا جسور ہوتا کہ مسلمانوں کی تمام تر حیثیت کو پامال کر کے رکھ دے؟ اگر مسلمان ملکوں اور اسلامی حکومتوں کے مابین اختلاف نہ ہوتا تو امریکہ سب ممالک پر حکومت کر سکتا تھا؟ اور سب کے وسائل لوٹ سکتا تھا؟ ہمارا عزم ہے کہ ہم اپنے ملک کی حفاظت کریں گے، اس کے استقلال اور آزادی کی حفاظت کریں گے، سب مسلمان بلکہ ملک کے سب باسی، سب مذاہب کے لوگ آپس میں مل جل کر رہیں گے اور اپنے ملک کی حفاظت کریں گے۔ اگر یہ یکتائی باقی رہے تو اس چھوٹے سے علاقے اور کم تعداد کے باوجود کوئی

ہمارا ہدف ـــ اسلامی ممالک کا اتحاد

آج سب جانتے ہیں کہ عالمی لٹیروں اور جارحوں کی نظر میں ہمارا حقیقی جرم اسلام کی حمایت اور ظالمانہ شاہی طاغوتی نظام کی جگہ اسلامی جمہوریہ کو قانونی شکل دینا ہے۔ ہمارا جرم و گناہ یہ ہے کہ ہم نے سنّت رسولؐ کا احیاء کیا ہے۔ قرآن کریم کے احکام پر عمل کیا ہے اور شیعہ وسنی سے بالاتر ہو کر سب مسلمانوں میں اتحاد کا اعلان کیا ہے تاکہ عالمی کفر کی سازشوں کا مقابلہ کیا جا سکے۔ ہمارا جرم یہ ہے کہ ہم فلسطین، افغانستان اور لبنان کی محروم قوموں کی حمایت کرتے ہیں۔ ہم نے ایران میں اسرائیل کا سفارت خانہ بند کر دیا ہے اور اس کینسر اور عالمی صہیونیت کے خلاف اعلانِ جنگ کیا ہے۔ ہم نے نسل پرستی کے خلاف جنگ کا اعلان کیا ہے۔ ہم نے افریقہ کے محردم عوام کی حمایت کی ہے۔ کثیف پہلوی حکومت نے عالمی لیٹرے امریکہ کے ساتھ غلامی کی جو قراردادیں باندھ رکھی تھیں ہم نے انہیں ختم کر دیا ہے۔ عالمی لٹیروں اور ان کے بے ارادہ غلاموں کی نظر میں کسی کا اس سے بڑھ کر کیا گناہ ہو سکتا ہے کہ وہ اسلام اور اس کی حاکمیت کی بات کرے اور مسلمانوں کو عزت واستقلال کی طرف اور جارحین کے ظلم کے خلاف قیام کی دعوت دے۔ ـــــ (۲۷)

توکل باللہ کی ضرورت ہے

طاغوت سے کنارہ کشی اختیار کرو۔ وحدتِ کلمہ پیدا کرو۔ ہماری کامیابی کا راز ایک آواز ہونا اور توکل باللہ ہے۔ آپ بھی توکل باللہ پیدا کریں اور

ہم آواز ہو جائیں۔ آپ بھی کامیاب ہوں گے۔ سب اسلامی اقوام ایک ہو جائیں اسلامی اقوام اور اسلامی حکومتوں میں اگر افتراق نہ ہوتا۔ مسلمان آپس میں متحد ہوتے تو یوں ذلیل نہ ہوتے۔ غیروں اور ان کے ایجنٹوں کے زیرِ دست نہ ہوتے۔ مسلمانوں کی تعداد ایک ارب کے لگ بھگ ہے۔ لیکن یہ ایک متفرق جمعیت ہے، ایک دوسرے سے جدا جدا۔ اگر صدر اسلام کی طرح ایک حکومت ہوتی، سب اس کے تابع ہوتے تو آج ہم یوں نہ بیٹھے ہوتے۔ غیروں نے زور لگا دیا کہ حکومتوں کو اپنے مفادمیں متفرق کر دیں انھوں نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ یہاں تک کہ عصرِ حاضر تک ایک وسیع عثمانی مملکت تھی۔ جب جنگ (عظیم) تمام ہوئی تو اسے انھوں نے تقریباً پندرہ ٹکڑوں میں بانٹ دیا اور سب جگہ ان کے ایجنٹ ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ بیدار ہوں۔ اس تین سو سالہ نیند سے بیدار ہوں۔ ایران کی اقتداء کریں کہ جس کے پاس کچھ نہ تھا۔ اس نے خالی ہاتھ ٹینکوں، توپوں اور آٹومیٹک اسلحے اور بڑی طاقتوں پر غلبہ پایا ہے۔ کیوں کہ اس کا اللہ پر توکل تھا۔ سب کہتے تھے کہ ہم اسلام چاہتے ہیں۔ سب کی پکار تھی کہ ہمیں اسلامی حکومت چاہیے۔ یہ ایمانِ راسخ کہ جو اس ملت میں پھوٹا، یہ جو تبدیلی پیدا ہوئی اور یہاں کے مسلمانوں کے دلوں میں جو تحول رونما ہوا یہی کامیابی کا راز ہے۔ سب کا اللہ پر بھروسہ تھا۔ میرے بھائیو! اللہ پر توکل رکھو، ہم آواز ہو جاؤ، ایک ہو جاؤ، تفرقے کو چھوڑ دو، اللہ آپ کو عزت، سلامتی،

وحدت اسلامی

توفیق اور وحدتِ کلمہ عطا فرمائے۔ اللہ اسلام کو قوّت وطاقت عطا فرمائے (۲۸)

مخالفت کے باوجود اخوّت کا دامن تھامے رکھیں گے

ایرانی قوم اور حکومت کو اگرچہ علاقے کی بہت سی حکومتوں کی طرف سے بے جا مخالفت کا سامنا ہے تاہم ہم ہرگز نہیں چاہتے کہ اخوت اسلامی سے چشم پوشی کرلیں اور طاقت کا استعمال کریں۔ علاقے کی حکومتیں بجائے اس کے کہ ہاتھوں میں ہاتھ دے کر بڑی طاقتوں سے نجات دلائیں کہ جن سے انھوں نے وابستگی اختیار کر رکھی ہے نیز بجائے اس کے کہ ان لوگوں کے مقابلے میں اٹھ کھڑے ہوں کہ جو انکی بے پناہ دولت خصوصاً تیل مفت لئے جا رہے ہیں اور بجائے اس کے کہ علاقے کو اسرائیل کے ناپاک وجود سے پاک کریں، سب نے اپنی کوششیں ایرانی حکومت اور قوم کے خلاف لڑنے جھگڑنے پر مرتکز کر رکھی ہیں۔ یہ لوگ ایران کے دشمن اور ایران پر جارحیت کرنے والے کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں جب کہ اسے اگر موقع ملا تو وہ سارے علاقے پر جارحیت کرے گا۔ یہ ایران کے خلاف اس کی ہمہ پہلو حمایت کر رہے ہیں جب کہ ایران کا جرم احکام اسلام کے نفاذ کے سوا کچھ بھی نہیں۔ ______ (۲۹)

عالمی استکبار اور اس کے خارجی و داخلی غلام شروع سے آج تک جن شوم اور پلید اہداف کے پیچھے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ عوام کو انقلاب کے منظر سے ہٹا دیا جائے اور ان کے اور اسلام کے اجتماعی و سیاسی مقاصد کے درمیان جو فولادی تعلق ہے اسے توڑ دیا جائے۔ اس مقصد کے لئے انھوں نے طرح طرح کے حیلوں اور سازشوں سے کام لیا ہے۔ الحمدللہ ابھی تک وہ نامراد رہے ہیں۔ ایران کی کامیاب اور سرفراز قوم نے انقلاب کے

وحدت اسلامی

مختلف حوادث میں اپنی عظیم قوت کا مظاہرہ کیا ہے۔ ایرانی قوم نے یہ حقیقت اور واقعیت ثابت کر دی ہے اور اس کا ثبوت فراہم کر دیا ہے کہ ان کے اتحاد و وحدت میں سے نہ کچھ چیز کم ہوئی ہے اور نہ ہوگی اور عالمی لیٹرے انشاءاللہ ہمارے عوام کے مقدس اتحاد کو توڑنے کی حسرت ہمیشہ قبر میں لے جائیں گے ــــــــــــــ (۳۰)

ہم دنیا کے مسلمانوں اور محروموں کے ساتھ ہیں

آج ایران نے ثابت کر دیا ہے کہ ہم سب اسلامی اقوام اور سب محروموں کے ساتھ ہیں۔ ہم اپنے آپ کو ان میں سے اور انھیں اپنے میں سے سمجھتے ہیں۔ جو لوگ ایران یا کسی اور (اسلامی ملک) پر جارحیت کرنا چاہیں تو ان کے خلاف ہماری جنگ ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم پر ہم متحد رہیں اور سب عالمی مستکبرین کے خلاف ایک ہوں ــــــــــــــ (۳۱)

وہ حج کہ جو اللہ تبارک وتعالیٰ چاہتا ہے اور وہ جو کہ اسلام ہم سے تقاضا کرتا ہے یہ ہے کہ جب حج پر جائیں تو مختلف علاقوں کے مسلمانوں کو بیدار کریں۔ انھیں آپس میں متحد کریں۔ انھیں سمجھائیں کہ آخر ایک ارب مسلمان چند سو ملین کی تعداد پر مشتمل دو طاقتوں کے دباؤ میں کیوں رہیں۔ سب مصیبتوں کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو راہِ اسلام سے منحرف کر دیا گیا ہے۔ ــــــــــــــ (۳۲)

مرکزِ دعوت مکہ معظمہ کو ہونا چاہیے

آج کیا چارۂ کار ہے؟ ان بتوں کو توڑنے کے لئے دنیا کے مسلمانوں

اور محروموں پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟ ایک چارہ کہ جو سب چاردں کی بنیاد ہے اور جو ان مصیبتوں کی جڑ کاٹ سکتا ہے اور برائی کو اس کی بنیادِ سے جلا سکتا ہے۔ ــــ وہ مسلمانوں بلکہ دنیا کے سب محروموں اور اسیر رکھے گئے انسانوں کا اتحاد ہے۔ اسلام شریف اور قرآن کریم نے جس اتحاد پہ زور دیا ہے اسے وسیع دعوت و تبلیغ کے ذریعے وجود میں آنا چاہیے۔ اس دعوت و تبلیغ کا مرکز مکہ معظمہ ہے کہ جب فریضۂ حج کے موقع پر مسلمان جمع ہوتے ہیں۔ جو ابراہیم خلیل اللہ اور محمد حبیب اللہ نے شروع کیا اور حضرت بقیۃ اللہ ارواحنالمقدمہ الفداہ کے آخری زمانے تک جاری رہے گا۔ ابراہیم خلیل اللہ سے خطاب ہوتا ہے کہ لوگوں کو حج کی دعوت دیں تاکہ اپنے منافع کو دیکھنے کے لئے ہر طرف سے آئیں۔ معاشرتی فوائد کے لئے کہ جو سیاسی، اجتماعی اقتصادی اور ثقافتی فوائد ہیں، آئیں اور دیکھیں کہ تو کہ جو ان کی طرف رسول ہے، نے اللہ کے راستے میں اپنا عزیز ترین ثمرۂ حیات تقدیم کردیا۔ سب نسلِ آدم کو تیری پیروی کرنا چاہیے۔ دیکھیں کہ تو نے بتوں کو توڑ ڈالا اور ہر غیر خدا کو دور کر دیا۔ سورج ہو یا چاند یا کوئی اور ہیکل۔ حیوان ہو یا انسان (ہر غیر خدا کو ترک کر دیا) تو نے کہا اور از رُوئے حقیقت کہا:

اِنّی وَجھتُ وجھِیَ للّذیْ فطرالسّمٰوات والارضَ
حَنیفاً مسلماً وما انا من المشرکین[1]

(میں نے اپنا رخ ایک صحیح مسلمان کی حیثیت سے
اسکی طرف کرلیا ہے کہ جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے

۱۔ سورۂ انعام آیت ۹

والا ہے اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں)

سب کو چاہیے کہ پدر توحید اور پدر انبیاء عظیم الشان کی تاسّی کریں۔ نیز سورۂ توبہ کہ جس کے بارے میں حکم ہوا کہ مکہّ کے عظیم اجتماع میں پڑھی جائے، میں ہے:

وَاَذانٌ من اللّٰہ و رسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر ان اللّٰہ بری من المشرکین و رسولہ "[1]

(حج اکبر کے دن انسانوں کو اللہ اور رسولؐ کی طرف پکار کے کہا جاتا ہے کہ اللہ اور اس کا رسولؐ مشرکوں سے بیزار ہیں)

مراسم حج میں مشرکین سے برائت کی پکار ایک سیاسی و عبادی پکار ہے کہ جس کا رسول اللہؐ نے حکم دیا ہے۔ اب جو ایجنٹ ملّا مردہ باد امریکہ، مردہ باد روس اور مردہ باد اسرائیل کو خلاف اسلام سمجھتا ہے اس سے کہنا چاہیے کہ رسولؐ اللہ کی پیروی اور حکم خدا تعالےٰ کی اتباع کیا خلاف مراسم حج ہے؟ کیا تو اور تیرے جیسے امریکی ملّا فعل رسولؐ اللہ اور امر الٰہی کو خطا قرار دیتے ہیں؟ کیا اس بزرگوار (رسول اللہؐ) کی تاسّی اور فرمان حق تعالےٰ کی اطاعت کو غلط سمجھتے ہو اور مراسم حج میں سے برائت از کفار کو نکال دینا چاہتے ہو؟ کیا خدا و رسولؐ کے فرمان کو اپنے دنیاوی مقاصِد کی خاطر طاقِ نسیان کے سپرد کر دینا چاہتے ہو؟ دشمنانِ اسلام، مسلمان کے محاربین اور مسلمانوں پہ ظلم کرنے

---

[1]۔ سورۂ توبہ آیت ۳

والوں کے خلاف برائت و نفرین کو کفر سمجھتے ہو؟ ہمیں امید ہے کہ سعودی حکومت خدا سے بے خبران ملّاؤں کے وسوسوں پر کان نہیں دھرے گی۔ (۳۳)

اجتماعات، جمعہ و جماعت کے اجتماعات اور حج کے گراں بہا اجتماع کے بہت سے سیاسی پہلو ہیں۔ ان میں سے ایک اسلام اور مسلمانوں کی اساسی و سیاسی مشکلات سے آگاہی ہے۔ بیت اللہ الحرام کی زیارت کے لئے آئے ہوئے علماء، روشن فکر اور مخلصین مل بیٹھ کر مسائل زیرِ بحث لا سکتے ہیں اور باہمی مشورے سے ان کے حل سے آگاہ ہو سکتے ہیں اور جب اسلامی ممالک میں واپس جائیں تو عمومی اجتماعات میں رپورٹ پیش کر سکتے ہیں اور بحران کے حل کے لئے کوشاں ہو سکتے ہیں۔ اس عظیم اجتماع میں ایک اہم ذمہ داری یہ ہے کہ مسلمان عوام اور اسلامی معاشروں میں وحدتِ کلمہ پیدا کی جائے اور مسلمانوں کے طبقات کے مابین موجود اختلافات کو دور کیا جائے۔ خطباء، مقررین اور مصنفین اس اہم مسئلے کے لئے اقدام کریں اور کوشش کریں کہ مستضعفین کا ایک محاذ بن جائے کہ جو محاذ کی وحدت، آواز کی وحدت کا حامل ہو اور جس کا نعرہ لا الہ الا اللہ ہو اور اس کے ذریعے وہ دشمن شیطانی طاقتوں، استعماری قوتوں اور لٹیروں کی غلامی سے نجات حاصل کر سکیں اور اسلامی اخوت کے ذریعے مشکلات پر غلبہ حاصل کریں۔ ———— (۳۴)

ضروری ہے کہ ایرانی برادران اور دیگر ممالک کے شیعہ ایسے جاہلانہ اعمال سے بچیں کہ جو مسلمانوں کی صفوں میں تفرقے کا باعث ہوں اور لازم ہے کہ اہلسنّت کی نمازِ جماعت میں شریک ہوں اور گھروں میں نمازِ جماعت منعقد کرنے اور مخالف رویے کے حامل لاؤڈ اسپیکر نصب کرنے سے اجتناب کریں نیز قبورِ مطہرہ پر گرنے اور ایسے کام کرنے سے سخت اجتناب کریں کہ

حج کا سیاسی پہلو اہم ترہے

الٰہی فرائض میں سے فریضۂ حج بہت خصوصیات کا حامل ہے۔ شاید اس کے سیاسی و اجتماعی پہلو اس کے دیگر پہلوؤں پر بھاری ہوں۔ اگرچہ اس کا عبادتی پہلو بھی خاص اہمیت کا حامل ہے۔

مخلص مسلمان اس عمومی اجتماع اور الٰہی تنظیم میں ہر سال میں ایک بار مقدس مقامات پر سارے امتیازات ترک کر کے ایک شکل بنا کر اور رنگ، زبان، ملک اور علاقے کو نظر انداز کر کے جمع ہوتے ہیں۔ مادی اعتبار سے سادہ ترین اور بے آلائش ترین طریقے سے اللہ کی طرف توجہ اور روحانی پہلوؤں پر نظر رکھے ہوئے اکٹھے ہوتے ہیں اور اسلامی آداب و فرائض پر عمل کرتے ہیں۔ چاہیے کہ اس کے سیاسی و اجتماعی پہلوؤں سے بھی غافل نہ رہیں۔ علماء اعلام اور خطبائے معظم مسلمانوں کو سیاسی جہات سے اور ان کے نہایت اہم فرائض سے آگاہ کریں۔ وہ اہم فرائض کہ اگر مسلمانانِ عالم کوشش کریں، انکی طرف توجہ کریں اور عمل کریں تو اللہ نے مومنین کے لئے جو عزت قرار دی ہے اسے دوبارہ حاصل کر لیں، اسلامی الٰہی افتخارات کہ جو مسلمانوں کا حق ہیں ان تک رسائی حاصل کر لیں، اسلام عزیز کی پناہ میں اور توحید و لا الٰہ الا اللہ کے زیرِ پرچم حقیقی استقلال اور آزادی سے ہمکنار رہوں۔ اسلامی ملکوں سے مستکبرین اور انکے ایجنٹوں کے ہاتھ منقطع کر دیں اور اسلامی مجد و عظمت کو پھر سے پالیں۔

مذکورہ آیت شریفہ (جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام قیاماً

لِلنَّاسِ[1]) میں اللہ تعالیٰ نے حج کا مقصد اور راز اور کعبہ دبیت الحرام کی غایت، انسانی مصالح اور دنیا کے محرِدم انسانوں کے لئے مسلمانوں کی تحریک اور قیام بیان فرمائی ہے۔ اس عظیم الہی اجتماع کہ جسے اللہ کی قدرتِ لایزال کے سوا کوئی فراہم نہیں کرسکتا، میں مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ مسلمانوں کے عمومی مشکلات کے بارے میں تحقیق کریں اور ہمہ گیر مشورت کے ذریعے انھیں دور کرنے کی کوشش کریں۔ ایک سب سے بڑی اور نہایت بنیادی مشکل مسلمانوں کے درمیان عدم اتحاد ہے کہ جس کا باعث بعض اسلامی ملکوں کے نام نہاد سربراہان ہیں۔ باعثِ افسوس ہے کہ ابھی تک اس مشکل کو دور کرنے کے لئے کوئی قابلِ توجہ اقدام نہیں ہوا بلکہ بعض مفاد پرست ظالم قوموں اور حکومتوں کے اختلافات سے اپنا الو سیدھا کررہے ہیں۔ اپنے خدا ناآگاہ ایجنٹوں کے ذریعے اختلافات پیدا کرتے ہیں اور جب بھی مسلمانوں میں اتحاد کی کوئی کوشش ہوتی ہے یہ لوگ اپنی پوری قوّت سے اسکی مخالفت پر اتر آتے ہیں اور اس کے خلاف اقدامات کرتے ہیں۔

آج تمام حکومتیں اور بہت سی مسلمان اقوام جانتی ہیں کہ ایرانی قوم سینکڑوں برس ستم پیشہ بادشاہوں اور پیشہ ور ستمگروں کے ہاتھوں پستی رہی ہے۔ ان لوگوں نے اپنی اور بڑی طاقتوں جنمیں سے موجودہ ظالم امریکہ ہے کی خاطر اسلام عزیز کو غارت گری اور لوٹ کھسوٹ کا وسیلہ بنا رکھا تھا۔ انھوں نے قرآنِ کریم اور اسلام عظیم کو معرضِ خطر میں قرار دے رکھا تھا۔ ایرانی قوم اٹھ کھڑی ہوئی اور اپنے عظیم انقلاب کے ذریعے غیر اسلامی اور غیر قانونی شاہی

۱۔ سورہ مائدہ آیت ۹۷

وحدت اسلامی
امور بین الملل

حکومت کی جگہ اسلام کی حکومت قائم کر دی ہے۔ اس قوم نے اپنی جانوں اور مالوں پر سے بڑی طاقتوں خصوصاً عالمی لٹیرے امریکہ کی بالادستی کا خاتمہ کر دیا ہے۔ امید ہے کہ خونخواروں اور ستم گروں کے ہاتھوں میں گرفتار دیگر مسلمان بھائی اس انقلاب اسلامی سے فائدہ اٹھائیں گے اور اسلامی حکومتیں اپنی قوموں کی پشت پناہی کے ساتھ ایران کے عظیم انقلاب سے وابستہ ہو جائیں گی۔

آج ظالم امریکہ اور دیگر لٹیری طاقتوں کا ہاتھ ان کے بعض خود فروش اور خدا سے بے خبر ایجنٹوں کی آستین سے نکل آیا ہے اور اندر اور باہر سے اسلحے کے ذریعے اور اس سے بھی بدتر اور ظالم تر قلموں کے ذریعے اس ملت مظلوم حملہ آور ہے۔ ان کا مقصد انقلاب اسلامی اور اسلام عزیز کی شکست ہے۔ جو ملت احکام اسلام اور قرآن کریم کے علاوہ کوئی فکر نہیں رکھتی یہ لوگ اس پر کسی تہمت اور افتراء سے دریغ نہیں کرتے۔ اس انقلاب اسلامی کو ناکام بنانے کے لئے وہ انتہائی موہوم بہانوں سے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ جن کے پاس صدام کی طرح اسلحہ ہے وہ اسلحے کے ذریعے اور جن کے پاس اسلحہ نہیں ہے وہ اسلحے سے ظالم تر زہریلے قلم کے ذریعے ہماری مظلوم قوم پر وار کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کے اختلاف سے مفاد حاصل کرنے والی طاقتوں، خدا کے بے خبر ان کے ایجنٹوں کہ جن میں وہ درباری ملا بھی شامل ہیں کہ جو ظالم حکمرانوں سے رو سیاہ تر ہیں کے مظالم میں سے ایک اسلامی مکاتب فکر کے مابین اختلاف کا منصوبہ ہے۔ ہر روز یہ لوگ اسکی آگ بھڑکاتے ہیں اور شور مچاتے ہیں اور جب بھی انھیں کچھ امید ہو کہ اتحاد بین مسلمین کو کچھ نقصان پہنچ سکتا ہے وہ اختلاف پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حال ہی میں پروپیگنڈا مشینریوں نے ایران کے اسرائیل سے رابطے اور اسلحے کی

وحدت اسلامی
امور بین الملل

خریداری کی رسوا کن تہمت لگانا شروع کی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ عربوں کو ایران سے دور کیا جائے اور مسلمانوں کے درمیان دشمنی پیدا کی جائے اور یوں بڑی طاقتوں کے لئے راہ ہموار کی جائے اور ان کی بالا دستی میں جس قدر ہو سکے اضافہ کیا جائے لیکن کون شخص ہے جو یہ نہیں جانتا کہ ایران اسرائیل کا سخت دشمن رہا ہے اور کون نہیں جانتا کہ راندہ شدہ شاہِ ایران سے ہمارا ایک اختلاف یہ تھا کہ اس کے اسرائیل سے دوستانہ روابط تھے اور کون نہیں جانتا کہ ہم اپنی تقریروں اور اعلانات میں بیس سال سے اسرائیل کی امریکہ کے ساتھ ساتھ مذمت کرتے آرہے ہیں کیونکہ ہم اسے ستمگر اور تجاوز و غارت گری میں امریکہ کے ساتھ سمجھتے ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ انقلابِ اسلامی کے دوران میں ایران کی مسلمان قوم کے لاکھوں مظاہروں میں انھوں نے اسرائیل کو امریکہ کے ساتھ ساتھ اپنا دشمن قرار دیا اور ایران نے اسکا تیل بند کردیا اور ہر دو کے خلاف اپنے خشم و نفرت کا اظہار کیا۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ یہ گھٹیا گیت امریکہ کہ جو اسرائیل کی نامشروع ماں ہے اور صدام کہ جو بیگن کا چھوٹا بھائی ہے، کے گلو سے نکل رہا ہے۔ انکے پراپگنڈے کے لاؤڈ اسپیکر اسے وسیع طور پر پھیلانے میں کوشاں ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان دونوں نے حقیقی اسلام سے جو ضرب کھائی ہے وہ دوسروں نے نہیں کھائی اور جو خوف انھیں عرب اور ایران کے مسلمان بھائیوں کے اتحاد سے ہے کسی اور کو نہیں ہے۔ امریکہ کو علاقے میں اپنے مفاد کی فکر ہے اور صدام اپنے زوال اور ننگِ ابدی سے خائف ہے مسلمانوں کو خصوصاً ہمارے عرب بھائیوں کو جاننا چاہیے کہ مسئلہ

اسرائیل اور ایران کا نہیں ہے۔ شرق و غرب کے عالمی لیڈروں کا اصل مسئلہ اسلام ہے کہ جو مسلمانان عالم کو توحید کے پر افتخار پرچم تلے جمع کر سکتا ہے۔ اسلام ہی اسلامی ممالک پر سے ان مظالموں کی بالادستی اور مستضعفین جہان پر سے ان کے اقتدار کا خاتمہ کر سکتا ہے اور قیمتی اور ترقی یافتہ الٰہی مکتب کو دنیا کے سامنے پیش کر سکتا ہے۔ عرب دنیا کو جاننا چاہیے کہ آج جو ضرب الخبیس صدام اور سادات نے لگائی ہے وہ ایسی وحشت ناک ہے کہ اس کی تلافی ان کا اتحاد ہی کر سکتا ہے۔ آج سادات نے مصر میں وسیع پیمانے پر ہمارے مسلمان بھائیوں کو گرفتار کر کے اسرائیل کے لئے اپنی خدمت کو انتہا تک پہنچا دیا ہے۔ امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ اس کے اتحاد نے عرب قوم کی عزت کو خاک میں ملا دیا ہے۔ ایسے اسرائیل سے اتحاد کیا ہے کہ علاقے میں جس کی جارحیتیں جاری ہیں۔ ایک جارحیت تو اس نے بہت بڑی کی ہے اور وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے قبلۂ اوّل مسجد اقصیٰ میں کھدائی اور اس طرح اس مسجد کی بنیادیں کمزور ہو جانے کی صورت میں خدانخواستہ مسلمانوں کا قبلۂ اول زمین بوس ہو جائے گا اور اسرائیل اپنی گھٹیا آرزو کو پالے گا۔

اے مسلمانان عالم اور ستمگروں کے زیر تسلط رہنے والے محرومو! اٹھ کھڑے ہو اور ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دو۔ اسلام اور اپنی تقدیروں کا دفاع کرو اور زور والوں کے شور شرابے سے نہ ڈرو کیونکہ یہ صدی انشاءاللہ مستضعفوں کی مستکبروں پر اور حق کی باطل پر غلبے کی صدی ہے۔ دنیا کو جان لینا چاہیے کہ ایران نے راہِ خدا کو پا لیا ہے (اب) ایران

کی عالمی لٹیرے امریکہ اور دنیا کے مستضعفین کے کینہ توز دشمن کے خلاف اس کے مفادات کو منقطع کرنے تک آشتی ناپذیر جنگ ہے۔ ایران میں پیش آنے والے واقعات نہ فقط ہمیں لمحہ بھر پیچھے نہیں ہٹائیں گے بلکہ اس کے مفادات کی نابودی کے لئے ہماری قوم کو مزید مستحکم کردیں گے۔ ہم نے امریکہ کے خلاف سخت اور بے تکان معرکہ شروع کردیا ہے اور ہمیں امید ہے کہ ہمارے فرزند ستمگروں کے طوق سے آزادی حاصل کرکے دنیا میں پرچم توحید لہرا دیں گے۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر امریکہ کے خلاف اپنے جہاد کی ذمہ داری پر عمل ہم جاری رکھیں تو ہمارے فرزند کامیابی کا شہد ضرور چکھیں گے۔

کیا یہ بات مسلمانِ عالم کے لئے باعثِ ننگ نہیں کہ ان کے پاس اس قدر افرادی قوت اور مادی و روحانی وسائل موجود ہیں اور ایسا ترقی یافتہ مکتب اور الٰہی پشت پناہی موجود ہے اور پھر بھی وہ مستکبر طاقتوں کے زیرِ تسلط رہیں اور اپنی لگام بحری اور زمینی ڈاکوؤں کے حوالے کردیں۔ کیا ابھی تک وہ وقت نہیں آیا کہ مسلمان نفسانی خواہشات کو چھوڑ دیں، ایک دوسرے کے ہاتھ میں محبت و اخوت کا ہاتھ دیں اور دشمنانِ انسانیت کو میدان سے نکال باہر کردیں اور اپنی ننگین اور ستم بار زندگی کا خاتمہ کردیں؟ کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ فلسطین کے مجاہد و غیور قوم اسرائیل کے ساتھ جنگ کے مدعیان کے سیاسی کھیلوں کی سخت مذمت کرتے ہوئے اسلحہ اٹھالیں

اور اسلام اور مسلمین کے سخت دشمن اسرائیل کا سینہ چاک کردیں؟

خداوند عظیم کہ جس نے حبل اللہ کے تھامنے کی دعوت دی ہے اور نزاع وتفرقہ سے منع کیا ہے مسلمانوں کے پاس اس کا کیا جواب ہے۔؟۔ آیا وہ اپنی ذمہ داری نہیں سمجھتے کہ ایرانی قوم اور حکومت کی مدد کریں کہ جس نے پرچم کفر کو سرنگوں کرنے اور عظمتِ اسلام کا پرچم سربلند کرنے کے لئے جہاد مقدس شروع کیا ہے۔؟ ——— (۳۶)

برکاتِ انقلاب

آپ زائرین عزیز ایک ایسے ملک سے سوئے حق جا رہے ہیں کہ جہاں الطاف الٰہی اور ولی اللہ الاعظم روحی لمقدمہ الفداء کی برکت دعا سے سختیوں، دشواریوں، ستمکیشوں کا دور گزر گیا ہے۔ الحمدللہ تعالےٰ آپ سب میدانوں میں کامیاب ہو چکے ہیں لیکن ابھی اوّل کار ہے۔ آپ نے شرق وغرب کی بوسیدہ ثقافتوں کو ٹھکرا دیا ہے۔ عصرِ شاہنشاہی کی انحطاط یافتہ ثقافت کو بھی آپ نے ٹھوکر ماردی ہے کہ جو ہمارے عزیز جوانوں کو گروہ در گروہ برائی کی طرف کھینچتی تھی اور ہمارے تعلیم یافتگان کو غرب اور کبھی

۱۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا ، سورۂ آل عمران آیت ۱۰۳

شرق کی خدمت کی طرف لے جاتی تھی۔ آپ نے آج ان ثقافتوں کو ذلیل کر کے رکھ دیا ہے کہ جنہوں نے ہماری قوم کو بڑی طاقتوں کا آلۂ کار اور خدمت گزار بنا رکھا تھا، جنہوں نے برائیوں، فحاشیوں، اور نشہ بازیوں کو روزافزوں وسعت دی تھی جنہوں نے انسانیت اور اخلاق سے دوری سکھائی تھی۔ آپ نے ان کی جگہ انسانی شرافت، تقویٰ، دلیری، شجاعت، صبر، مردانگی، مروّت نیکی و تقویٰ میں تعاون اور قومی و ملکی مفادات کی طرف توجہ کو رواج دیا ہے۔

آج آپ سرافراز ہو کر الٰہی ثقافت کی پیشرفت کے لئے آگے بڑھ رہے ہیں۔ آپ نے اپنی صفوں کو مجتمع کر کے مختلف طبقوں میں اتحاد کو مضبوط بنایا ہے۔ سب کو ایک سمت میں اور ایک جہت میں حرکت دے رہے ہیں۔ تفرقہ اندوزوں، گروہ بندی کرنے والوں اور آنکھ کان بند کر کے مشرق و مغرب کی خدمت کرنے والوں کو آپ نے ناکام بنا دیا ہے۔ مختلف طبقوں کو آپ نے ایک طبقہ بنا دیا ہے اور سب کو ملک و ملت اور دینِ جاوید حق کی خدمت پر لگا دیا ہے۔ سیاسی لحاظ سے ایران آج دوست دشمن ہر ملک کے زبان زد ہے، یہ بھی آپ کی وجہ سے ہے۔ دوستوں کی نظر اس اسلامی تحریک پر ہے کہ جس نے اسلام کو حیاتِ نو عطا کی ہے۔ وہ وحدتِ اسلامی کے لئے پرچمِ توحید کے زیر سایہ کوشش و جہاد کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ یہ آوازِ توحید دنیا کے اس گوشے سے بلند ہوئی ہے اور پورے عالم میں گونج اٹھی ہے اور دشمنوں

کے ہاتھ پاؤں اس خوف سے جواب دے گئے ہیں کہ یہ الٰہی بجلی ان کے مظالم کا ہاتھ بلاد اور عباد خدا سے کاٹ کر رکھ دے گی۔ قوتِ اسلام نے انھیں بے آرام کر کے رکھ دیا ہے۔ اسلامی اقوام اور ان کے ساتھ ساتھ مستضعفین جہان کی یک جہتی نے انھیں لرزہ براندام کر دیا ہے۔ شرق و غرب کی چھوٹی بڑی حکومتیں اسلامی جمہوریہ ایران کے ساتھ رابطے کے لئے کوشاں ہیں۔ یہ سب امور اللہ تعالےٰ کی عنایت خاص اور اسلام عظیم کی برکتیں ہیں۔ —— (۳۷)

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ؕ

وحدت اسلامی
امور بین الملل

٦

وحدتِ ایمان

روحانیّت مادیت پر غالب ہے

ہمارے انقلاب کی مادی قوت جتنی بھی کم ہو، یہ روحانیت ترقی کا سبب بنے گی۔ ایک عظیم شیطانی قوت کہ جسے بڑی طاقتوں کی پشت پناہی اور مدد حاصل تھی اور تمام شیطانی وسائل سے لیس تھے اور ہماری قوم کے پاس مکّا تھا اور خون۔ یہ مکا اور خون ان سب شیطانی قوتوں پر غالب آگیا اور ان طاقتوں پر بھی کہ جو اس غلبے سے پہلے (ایران کے سابق) شاہ کی حمایت کرتی تھیں اور اظہار وفاداری کرتی تھیں۔ ہماری قوم کی قوتِ ایمان باعث ہوئی کہ وہ مکّے اور خون کے ذریعے ان سب پر غالب آگئی اس کامیابی کا راز قوتِ ایمان کے بعد اتحاد کلمہ ہے اور یہی غلبہ کا موجب ہے۔ یہ انقلاب چونکہ اسلامی وانسانی تھا لہٰذا بجلی کی طرح سے ایران کے دور افتادہ دیہات سے لے کر مرکز تک سرایت کر گیا اور ایران کے سب طبقوں میں جاگزین ہوگیا۔ اسی اتحاد کلمہ کی وجہ سے شیطانی قوتیں ٹھہر گئیں اور ایک کے بعد دوسرا مورچہ چھوڑتی چلی

وحدت اسلامی

امور بین الملل

گئیں ۔ ـــــــــــــــ (۱)

مادی اور مروجہ معیارات کے حساب سے تو ہمیں ایک یورش میں ختم ہو جانا چاہیے تھا، ہمیں تو ان کا ایک لقمہ بننا چاہیے تھا۔ لیکن قوتِ ایمان، اللہ تبارک و تعالیٰ کی مدد اور ولی عصر (سلام اللہ علیہ) پر بھروسے نے آپ کو کامیاب کیا۔ میرے بھائیو! اس رازِ کامیابی کو فراموش نہ کرنا، اس اتحاد کلمہ کو کہ جو ایران کے تمام طبقوں میں پیدا ہوا ہے، یہ معجزہ تھا۔ کوئی بھی اسے وجود میں نہ لا سکتا تھا، یہ معجزہ تھا، یہ امرِ الٰہی تھا، یہ وحی الٰہی تھی کارِ بشر نہ تھا۔ آپ کی کامیابی کا راز اوّل ایمانِ مستحکم اور پھر اتحادِ کلمہ ہے۔ ان دونوں چیزوں کی حفاظت کرنا۔ اپنے ایمان کو مضبوط کرنا۔ آپ ایک مادی موجود نہیں ہیں۔ ـــــــــــــــ (۲)

کامرانی کا راز

سب اکٹھے تھے۔ سب نے مل کر اس طاغوت کو ٹھکرا دیا۔ ایران کی کامیابی کا راز توکل علی اللہ تھا اور تھا بھی خدا کے لئے نیز ہم آواز ہونا۔ آواز بھی ایک تھی، غرض بھی ایک اور مقصد بھی ایک۔ جب کسی سے پوچھتے مقصد حکومتِ اسلامی ہی بتاتا۔ اس کا مقدمہ یہ تھا کہ حکومتِ طاغوت نہ رہے۔ مقصد یہ تھا کہ حکومتِ اسلامی کے زیر سایہ استقلال و آزادی حاصل ہو .... آپ حضرات جہاں کہیں بھی ہوں اس راز کو فراموش نہ کریں ـــــــــــــــ (۳)

میرے عزیزو! اسلام میں اور میرے نزدیک بھی رہبری پیش نظر نہیں برادری پیش نظر ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں ہمیں

بھائی قرار دیا ہے۔

اِنّما المؤمنون اخوۃ[1]

(مومنین تو صرف بھائی بھائی ہیں)

ہمارے بزرگانِ اسلام اگرچہ رہبر کی حیثیت سے معتقد رہتے اس کے باوجود یہ بات اس معنیٰ میں انکے پیش نظر نہ تھی۔ مجھے امید ہے کہ یہ چند روز جو میں آپ کے درمیان ہوں آپ کی خدمت کرسکوں۔ ہم سب ایک صف ہیں، برادران دینی، برادرانِ اسلامی اور برادران ایمانی ہیں۔ ہمیں اسلام کے عظیم مقاصد کے لئے کوشش کرنا چاہیے اور آگے بڑھنا چاہیے۔ اگر ہم اپنے بھائی چارے کی حفاظت کرتے ہوئے اللہ تبارک وتعالےٰ پر بھروسہ رکھنے میں ایک صف میں آگے بڑھتے رہیں تو ہمیں کامیابی نصیب ہوگی۔ اللہ تبارک وتعالےٰ نے مستضعفین سے کامیابی کا وعدہ کر رکھا ہے۔ مستضعفین کی کامیابی کی مثالیں ایک کے بعد دوسری وجود میں آئے گی۔ مجھے امید ہے کہ تمام اسلامی ممالک اور تمام مستضعفینِ عالَم پر ایران کے اثرات مرتب ہوں گے۔ آپ جوان اور عزیز یہ امر پیش نظر رکھیں کہ اسلامی حکومت کا جس اساس پر دار ومدار ہے وہ برادری محبت واخوت ہے۔ اس میں کوئی فرد بالا اور کوئی پائین نہیں ہونا چاہیے اور نہ کسی طبقے کو دوسرے سے بالا ہونا چاہیے اور نہ یہاں حاکم ومحکوم کی بنیاد پر بات سمجھی جانا چاہیے۔ اورامید است کہ جو روحانی تبدیلی ہمارے عزیز جوانوں میں پیدا ہوئی ہے، یہ جو اتحاد وجود میں آیا ہے اور مختلف گروہوں

---

[1] سورۂ حجرات آیت ۱۰

کی اسلام اور احکام اسلام کی طرف جو توجہ پیدا ہوئی ہے اسکی وجہ سے ہم جلد ہی کامیابی سے ہمکنار ہوں گے۔

فرزندانِ محترم! میری بہنو اور بھائیو! کوشش کریں کہ اپنے اتحاد کو باقی رکھیں۔ جزدی اغراض سے احتراز کیجئے کیونکہ ایسی اغراض سب دنیادی اغراض اور شیطانی امور ہی کی بنیاد پر ہوتی ہیں۔ آج اسلام اور قرآن تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ آپ قرآن کو ترویج دے سکتے ہیں۔ دنیا کے تمام طبقوں میں اسلام کے پرچم کو سربلند کردیں ____ (۴)

ہماری حزب ___ حزبُ اللہ ہونی چاہیے

جب عوام میں اتحاد پیدا ہو جائے تب ہی کوئی کام کر سکتے ہیں۔ جب قطرے جمع ہو جائیں تو سیلاب بھی بن جاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں دعوت دینا چاہیے اور دعوت اپنی طرف نہ ہو، دنیا کی طرف نہ ہو اللہ کی طرف ہو۔ جب دعوت اللہ کی طرف ہو اور دنیا بھی الٰہی ہو جائے تو یہی آخرت ہے اور یہ ملکوت دنیا ہو جاتی ہے پھر یہاں میں اور ملکوت و جبروت میں کوئی فرق نہیں رہتا پھر یہ سب اللہ کا ایک جلوہ ہے۔ دنیا کو جو چیز بُرا بنا دیتی ہے وہ خدا تبارک وتعالیٰ کے بجائے عالمِ پست کی طرف انسان کی توجہ ہے۔ جس کے پاس دنیا ہو اور وہ خیرات، صدقات، زکواۃ، خمس وغیرہ سب کچھ ادا کرتا ہے اسکی دُنیا بری نہیں۔ البتہ معیار حجم نہیں، معیار ہر شخص کی روحانی کیفیت ہے۔ انسان کے لئے تمام ترخطروں کی بنیاد خود انسان ہے اور خوبیوں کی بنیاد بھی خود انسان سے پڑنی چاہیے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک واعظ جسکی خود اصلاح نہیں ہوئی دوسروں کی اصلاح کرے۔ وہی واعظ موعظہ

کرسکتا ہے کہ جس کے باطن کو موعظہ ہو چکا ہو۔

اسی طرح جو کوئی بھی تقریر کرنا چاہے اسکی توجہ ہونا چاہیے کہ وہ کیا کہنا چاہتا ہے۔ کیا اس چیز میں رضائے خدا ہے؟ کیا دعوت خود اس کی طرف ہے یا اللہ کی طرف دعوت؟ تقریر کرنے کے بعد بھی بیٹھ جائے اور سوچے کہ کیا یہ تقریر اِس کے لئے تھی یا اُس کے لئے؟ انسان کے خدا کی طرف سفر کا یہ راستہ ہے کہ وہ اپنی مراقبت اور نگرانی کرے اور مراقبت کے بعد محاسبہ کرے۔ ایسا نہیں کہ پارٹی بڑی ہو یا ہر حزب اچھا ہو۔ معیار حزب کا نظریہ ہے۔ اگر نظریہ کچھ اور ہو تو یہ حزب شیطان ہے اگرچہ اس کا کوئی بھی نام ہو۔ لہٰذا ہمیں کوشش کرنا چاہیے کہ اپنے حزب کو حزب اللہ بنائیں۔ اپنے آپ کو ہم حزب اللہ کا رکن سمجھیں۔ میری آرزو ہے کہ آپ حضرات کامیاب ہوں جہاں بھی ہوں، اسلام، خدا اور مقصد الٰہی تک پہنچنے کے لئے کام کریں (۵)

دنیا کے شور شرابے سے کبھی ہراساں نہ ہوں۔ صدر اسلام میں بھی یہ مسائل تھے۔ یہ شور شرابہ اور وہ بساط کہ جو مخالفین اسلام نے صدر اسلام میں بچھائی تھی خود پیغمبر اکرمؐ کے زمانے میں بھی تھی اور بعد میں بھی ہمیشہ رہے ہے۔ لیکن اللہ نے حکم فرمایا ہے کہ ہم مستقیم رہیں اور استقامت کریں۔ اگر ہم نے استقامت دکھائی تو تائیدات الٰہی ہمارے شامل حال ہونگی۔ آپ کا پشت پناہ چونکہ اللہ تبارک وتعالےٰ ہے لہٰذا آپ کو کسی چیز کی پرواہ نہیں۔ وہ دوسرے ہیں کہ جن کا پشت پناہ شیطان ہے اور وہ شیطان کے اشارے پر حرکت کرتے ہیں۔ آپ کہ جو اللہ کی طاقت سے حرکت کر رہے ہیں طاقت ور ہیں۔ تعداد میں کم ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ایمان کا قوی ہونا اہم ہے۔ (۶)

ہماری اصل طاقت اسلام ہے

ہم الحمد للہ یہاں تک کامیابی سے آپہنچے ہیں۔ ہمیں جاننا چاہیے کہ یہ کامیابی کس طاقت کی مرہونِ منت ہے۔ اگر ہم نے اس طاقت کو نہ پہچانا تو یہ امر زمانِ آئندہ کے لئے خطرناک ہے اور اگر پہچان لیا اور اس طاقت کی حفاظت کا بند و بست نہ کیا تو آئندہ ہمارے ملک کے لئے خطرناک ہے۔ ہماری کامیابی کی طاقت قوتِ اسلام تھی۔ یہ طاقت ہمارے جوانوں کا اسلام اور اللہ تبارک و تعالیٰ پر ایمان تھا۔ ایک مقصد کی طرف توجہ تھی اور وہ مقصد اسلام، اسلامی جمہوریہ اور احکام اسلام تھے۔ ہماری قوم کی اسلام کے لئے قربانی اور شہادت کو عظیم کامیابی سمجھنا کامیابی کا راز تھا۔ ہم اگر ایک آواز نہ ہوتے اور ہر کسی کا اپنا مقصد ہوتا، ہر گروہ کسی ایک سمت میں کھینچتا تو ممکن نہ تھا کہ ہم اس شیطانی طاقت اور اسکے پیچھے بڑی طاقتوں پر کامیاب ہوتے۔ غیروں نے جان لیا ہے کہ ہم قوت واحدہ کی وجہ سے کامیاب ہوئے ہیں اور وہ قوت، قوتِ ایمان ہے، ہم آواز ہونا ہے اور ایک آواز پر مختلف گروہوں کا اتحاد ہے۔ انھیں اس بات کا خوف ہے کہ ان ہاتھ کہیں ہمیشہ کے لئے منقطع نہ رہے۔ ان کی اب یہ کوشش ہے کہ یہ راز ہم سے چھین لیں اور اس عظیم اسلامی اسلحے سے ہمیں محروم کردیں۔ قوم کے مختلف طبقوں میں انکے ایجنٹ مصروفِ کار ہوگئے ہیں اور خرابیاں پیدا کررہے ہیں ——— (۷)

۷

قوّتِ عظیم

اسلام کے زیرِ پرچم عظیم ترین عالمی طاقت

مجھے امید ہے کہ تمام اسلامی اقوام اور سب اسلامی حکومتیں ہوش میں آئیں گی اور تفرقوں، نفسانی خواہشوں اور ذاتی مقاصد کو ایک طرف رکھ کر اسلام و قرآن کے زیر پرچم ہونگی اور اس اجتماع کے ذریعے دنیا میں موجود طاقتوں سے بھی بالاتر ایک طاقت کو وجود میں لائیں گی مسلمانوں کی تعداد تقریباً ایک ارب ہے۔ ان کے پاس عظیم خزانے موجود ہیں۔ بہت وسیع صحرا انکے پاس ہیں۔ افسوس کا مقام ہے ان کے درمیان ہم آہنگی پیدا نہیں ہوسکی اور خائن ہاتھوں نے اجازت نہیں دی کہ مسلمان ہم آواز ہوسکیں لہٰذا ان کے خزانے انھوں نے لوٹ لئے اور ان پر تسلط اور حکومت حاصل کرلی۔

پینتیس ملین جمعیت کہ جو ایک ارب کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں، آپ نے دیکھا کہ اس کے پاس جنگی وسائل بھی نہیں تھے لیکن قوت ایمان اور قرآن و اسلام پر بھروسے کی وجہ سے یہ جمعیّت اس شیطانی

وحدت اسلامی
امور بین الملل

طاقت پر غالب آگئی کہ جسکی پشت پر بڑی شیطانی طاقتیں تھیں۔ اسکے بعد ایران کے خزانوں سے ان کے ہاتھ منقطع کر دیئے۔ اگر سب اسلامی اقوام اور حکومتیں ذاتی اغراض کو ایک طرف کر دیں اور سب اسلام کو پیش نظر رکھیں اور لاالہٰ الا اللہ کے پرچم تلے رہیں تو دنیا میں پہلے درجے کی قوت حاصل کر لیں کیونکہ اسلام کی روحانی قوت بھی انکی کمک پر ہے اور اللہ تبارک وتعالٰے انکا مددگار رہے۔

ہم اس قوّتِ ایمان سے کہ ہماری ملّت کے تمام طبقے اسلام کی آواز بلند کرتے تھے کامیاب ہوئے۔ تعداد کی وجہ سے نہیں۔ ہمارے پاس کچھ نہ تھا۔ انکے پاس سب اسلحے تھے لیکن ہم ایمانی اسلحے سے مسلح تھے۔ ہماری قوم کو شہادت کی آرزو تھی جیسے صدرِ اسلام میں رسولؐ اللہ کے اصحاب کو تھی وہی کہ جنہوں نے کم تعداد کے باوجود بڑی بڑی سلطنتوں کو شکست دے دی۔ ہماری بھی تعداد کم تھی۔ جنگی ساز وسامان بھی نہ تھا لیکن ایک ڈھائی ہزار سالہ بادشاہت کہ جسکی پشت پر بڑی طاقتیں تھیں کو توڑ کر رکھ دیا اور ہم نے اسے شکست دے دی۔ اس بہت بڑی دیوار کو ہم نے اپنی قوم کے سامنے سے ہٹا دیا۔ البتہ انھوں نے ہمارے لئے بہت سی مشکلات (ورثے میں) چھوڑی ہیں۔ انہوں نے بہت سے نقائص اور بہت سی خرابیاں پیچھے چھوڑی ہیں اور ہم ان خرابیوں کے وارث ہیں لیکن قوت ایمان اور اسلام کی پشت پناہی سے ہم ان مشکلات کو بھی حل کر لیں گے۔ مسلمان قوموں اور حکومتوں سے امید کرتا ہوں کہ وہ اس کامیابی کے راز کی طرف توجہ دیں کہ جو ایران کو حاصل ہوئی ہے۔ اس راز اور کنجی کو سب تھام لیں اور اسلام کو ہر جگہ پھیلا دیں۔ ——— (۱)

قوت کے منابع مسلمانوں کے پاس ہیں

اللہ تبارک وتعالےٰ کے حضور کوئی عذر نہیں۔ نہ ہم معذور ہیں نہ آپ، ہمارے پاس یہ عذر نہیں کہ ہمارے پاس کچھ نہ تھا. آپ کے پاس سب کچھ ہے۔ یہ عذر نہیں کہ ہمارے پاس طاقت نہیں۔آپ سب دوسروں سے زیادہ طاقتور ہیں۔ جب اکٹھے کھڑے ہو جائیں، جب ایکدوسرے کے ہاتھ میں برادری کا ہاتھ دیں تو آپ ایک عظیم عالمی طاقت کو وجود میں لا سکتے ہیں۔ یہ عذر نہیں کہ ہمارے پاس اسلحہ نہیں ہے۔ جو اسلحہ آپ کے پاس ہے دنیا کے پاس نہیں ہے اور وہ اسلحہ تیل ہے. دنیا کو آپ کے اسلحے کی ضرورت ہے۔ یہ دنیا کی رگِ حیات ہے۔ یہ اسلحہ کہ جو اللہ تبارک و تعالےٰ نے آپ کے قبضے میں دیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالےٰ کے لئے اس سے کام لیں۔ یہ طاقت جو اللہ نے آپ کے بازوؤں کو دی ہے، اللہ تبارک وتعالےٰ کے لئے اسے کام میں لائیں۔ اللہ انشااللہ ان حکومتوں کو بیدار کرے۔ اللہ انشااللہ ان عظیم عوامی جمعیتوں کو ہوش دے کہ جو سب کچھ رکھتے ہوئے ظلم تلے پس رہے ہیں۔ ایران نے ظالموں کے ہاتھ کاٹ دیئے ہیں۔ اور ایک تمدن کی جانب بڑھنا چاہتا ہے۔ ایران کو ایک آزاد اور با استقلال ملک قرار دے دیا گیا ہے۔ امید ہے کہ یہ آزادی، استقلال اور سب کا مل کر رہنا ہمیشہ باقی رہے گا. مجھے امید ہے کہ ان اسلامی ممالک کی اقوام ان مسائل کی طرف توجہ کریں گی اور وقت گزرنے تک بیٹھ نہ رہیں گے۔ آج وہ دن ہے کہ اگر سب قیام کریں اسرائیل بالکل نابود ہو جائے گا۔ اسرائیل صراحت سے کہہ رہا ہے کہ میں ان سے

علاقوں پر قبضہ کرونگا۔ ان علاقوں کو اپنا حق سمجھتا ہے اور ہم شاہد ہیں کہ وہ قدم بقدم آگے بڑھ رہا ہے۔ یہ مسلمان حکومتیں بیدار ہو جائیں اور اس کینسر کے خلاف قیام کریں کہ جس کا خطرہ سارے منطقے اور اسلام کو لاحق ہے۔ لفظوں، باتوں، مذاق اور مزاح کے ساتھ مسائل سے نہ گزر جائیں۔

مجھے امید ہے کہ یہ حکومتیں اگر اسلام کو اتنی بھی اہمیت دیں کہ جتنی چڑیا گھر کو دیتی ہیں تو انشاء اللہ اسلام کی راہ میں کام کرنے والی قوتوں کو خدا کامیاب کرے گا۔ آپ عزیز جوان کہ جو اوّلِ انقلاب سے لے کر اب تک اور اب سے بعد بھی میدان میں موجود ہیں اور اسلام کے لئے کام کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ خدا آپ کی تائید کرے گا۔ مجھے امید ہے کہ خدا تمام مسلمانانِ عالم کی تائید کرے گا اور وہ بڑی طاقتوں کے ظلم سے نجات پائیں گے۔ ——————— (۲)

صدرِ اسلام میں مسلمانوں کی کامیابی کا راز وحدت کلمہ اور قوّتِ ایمان تھی۔ قوتِ ایمان ہی تھی جس کی بدولت ایک کمزور سا لشکر دنیا کی بڑی بڑی بادشاہتوں پر غالب آگیا خالدبن ولید کی قیادت میں تیس افراد روم کے پیشقراوّل، ساٹھ ہزار کے لشکر پر غالب آگئے۔ یہ قوتِ اسلام تھی جو آگے لئے جاتی تھی۔ ہم مسلمانوں کو چاہیے قوتِ اسلام کے ساتھ اسلام کو آگے بڑھائیں۔ کفر کی طاقتوں کے خلاف قوت اسلام کے ساتھ جنگ کریں اور تباہ کاروں کے ہاتھ کو اپنے ممالک سے دور کر دیں۔ اگر کلمہ اسلامی کی وحدت ہوتی اور اگر اسلامی حکومتیں اور اقوام باہم پیوستہ ہوتیں تو ممکن نہ تھا کہ تقریباً ایک ارب مسلمان بڑی طاقتوں کے

وحدت اسلامی

زیردست ہوتے — اگر یہ قوت — عظیم الٰہی قوت باہم مل جائے۔ قوت ایمان کے ساتھ سب برادرانہ طور پر راہِ اسلام میں قدم اٹھائیں تو کوئی طاقت بھی ان پر غلبہ نہ پا سکے گی۔ ———— (۳)

ملّت عرب کے نام

سؤال کیا گیا: کیا ملت عرب کے نام آپ کوئی پیغام دیتے ہیں

جواب میں فرمایا:

عرب اور مسلمان بھائیوں کے نام میرا پیغام یہ ہے کہ آپس کے اختلاف کو ایک طرف رکھ دیں۔ مسلمانوں اور غیر عرب سب بھائیوں کے ساتھ ہم گام اور ہم پیمان ہو جائیں۔ صرف اسلام کو اپنا سہارا قرار دیں۔ آپ کے پاس بے حساب مادی ذخائر ہیں اور سب سے اہم الٰہی و روحانی ذخیرہ یعنی اسلام آپ کے پاس ہے۔ ان کی مدد سے آپ اتنی بڑی طاقت بن سکتے ہیں کہ کبھی بھی بڑی طاقتیں آپ پر تسلط کی ہوس نہ کریں اور آپ پر اس طرح دائیں بائیں سے حملہ نہ کریں اور آپکا سب کچھ تباہ نہ کریں۔ ———— (۴)

اسرائیل کا مقابلہ اتحاد سے

یہ امر باعثِ افسوس ہے کہ مختلف علاقوں خصوصاً عرب علاقوں میں

وحدت اسلامی

موجودہ اختلافات اس کا موجب بن گئے ہیں کہ اسرائیل اتنی کم تعداد کے باوجود ان عربوں کے مقابل کھڑا ہے کہ جن کی تعداد بھی بہت ہے اور جن کے پاس ساز و سامان بھی بہت ہے۔ اگر اس فاسد جرثومے کو رد کا نہ گیا تو اسکی حریصانہ نظریں تو تمام علاقے پر ہیں وہ فقط فلسطین اور مسجد اقصیٰ پر قناعت نہیں کرے گا بلکہ سب علاقوں پہ غلبہ پالے گا۔ مسلمانوں اور اسلامی حکومتوں کی ذمہ داری ہے باہم متحد ہو جائیں اور برائی کے اس جرثومے کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکیں۔ اسکی مدد کرنے والوں کو مدد کی اجازت نہ دیں۔ میں اللہ تبارک و تعالٰے سے اسلام کی قوت اور اسلام اور مسلمین کی عظمت اور مسلمانوں کے لئے وحدت کلمہ طلب گار ہوں۔

ہمیں تاریخ سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔ ہم جب تاریخ پر نگاہ ڈالتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ اسلام اور مسلمانوں میں جو بھی تغیرات آئے ہیں جہاں بھی قوتِ ایمان موجود تھی۔ عوام اور مسلمان قوتِ ایمان کے ساتھ حرکت کرتے تھے تو نصرت ان کے ساتھ تھی اور جب بھی انھوں نے دنیاوی خواہشوں کے حصول کے لئے قدم اٹھایا نصرت ان سے دور ہوگئی۔

تعلیمات انبیاءؑ اور نبی اکرمؐ کی تعلیم یہ ہے کہ آپ روحانی طاقتوں سے آگے بڑھ سکتے ہیں۔ روحانی قوتیں مسلمانوں کی پشت پر تھیں اور ملائکۃ اللہ کی طاقت کہ جو روحانی طاقت ہے اس امر کا موجب ہوئی کہ مسلمان نصف صدی سے بھی کم تر عرصے میں سب معمورہ دنیا پر تسلط حاصل کرلیں۔ ہمیں تاریخ سے عبرت حاصل کرنا چاہیے۔ جب ہمارے پاس حکومت عثمانی کی سی بڑی حکومت تھی تو وہ روس اور جاپان

کے سامنے کھڑی ہو جاتی تھی اور کبھی غلبہ بھی پالیتی تھی۔ جب دشمنوں نے ہم پر غلبہ پالیا تو اس وسیع مملک کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور ہر ٹکڑا اپنے کسی ایجنٹ کے سپرد کر دیا اور باعثِ افسوس یہ ہے کہ ان کے درمیان بھی تفرقہ پیدا کر دیا۔ اس کے باعث مسلمان اور اسلام کمزور پڑ گئے اور استعماری قوتوں نے ہم پر غلبہ پالیا۔ ہمیں چاہیئے کہ ان امور سے عبرت حاصل کریں ہماری حکومتیں ان مطالب سے اور اس امرِ تاریخی سے عبرت حاصل کریں اور اپنے اختلافات دور کریں۔ اگر یہ سب متحد ہو جائیں تو انکی اتنی طاقت ہو گی کہ پھر کوئی طاقت ان سے معارضہ نہیں کرے گی البتہ ایمانِ کامل کی شرط ہے۔ میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے تقاضا کرتا ہوں کہ وہ ہمارے ایمان کو، ہماری حکومتوں کے ایمان کو اور ہماری قوموں کے ایمان کو قوی کرے اور اپنی عنایت کے ساتھ ہمارا ساتھ دے تاکہ ہم اپنی مشکلات پر قابو پا سکیں ⑤

پاتخت جگہ آزادی کی پاتختہ مقام آزادی کا

مسلمان اپنے آپ کو پائیں۔ یعنی سمجھیں کہ انکی اپنی ایک ثقافت ہے، انکا اپنا ایک وطن ہے اور انکی اپنی ایک حیثیت ہے۔ ہمارے جوانوں کے ذہنوں میں انہوں نے ڈالا ہے :

"آپ کا مکتب کچھ نہیں۔ یہاں تو فلاں مکتب رائج ہونا چاہیے"۔

یہ سب وہ تعلیمات ہیں کہ جو بڑی طاقتوں نے ایران میں رائج کی ہیں انہوں نے ہمارے لئے ایک ایسی ثقافت بنائی کہ جس کے نتیجے میں ہم اپنے آپ سے بیگانہ ہو جائیں اور وہ لوگ وہ سب کچھ لے جائیں جو ہمارے پاس

ہے اور ہماری حیثیت و آبرو بھی لے جائیں۔ ہمیں اوّل اسلام کی حالت پر لوٹ آنا چاہیے۔ مسلمان اسی حالت پر لوٹ آئیں کہ جب کم تعداد کے ساتھ وہ سب طاقتوں پر غالب آئے تھے۔ مسلمانوں کے پاس کس قدر وسائل ہیں، کس قدر توانائی ہے اور کس قدر افرادی قوت ہے۔ افسوسناک امر یہ ہے کہ عالمی جنگ کے بعد سلطنتِ عثمانی کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا اور ہر ٹکڑا انھوں نے اپنے ایک خادم کے حوالے کر دیا۔ اب یہ مصیبت بن چکی ہے۔ مسلمان آپس میں متحد ہوں اور بڑی طاقتوں کا مقابلہ کریں اور کوئی بڑی طاقت بھی انکا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ ہماری اس وقت تعداد کم ہے۔ ہماری تعداد ساڑھے تین کروڑ ہے جب کہ ہمارے مخالفین ایک ارب ہیں۔ اس کم جمعیت کے باوجود ہم نے عزم کیا ہے کہ مقابلہ کریں گے اور ہماری بنیادِ کار یہ ہرگز نہیں، کہ کامیاب ہوں۔ ہماری بنیادِ کار یہ ہے کہ اپنی ذمہ داری پر عمل کریں۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ ظلم کا مقابلہ کریں۔ پیرس میں بھی جب آتے تھے تو بعض خیر اندیش اور ایسے اشخاص جو حالات کی طرف متوجہ نہ تھے کہتے تھے کہ نہیں ہو سکتا، امکان نہیں ہے، آپ کچھ سوچیں، مثلاً کچھ تنزّل کریں اور ایسی ہی اور باتیں۔ میں ان سے کہتا کہ ہم اپنی ذمہ داری ادا کر رہے ہیں۔ ہوتا ہے یا نہیں ہوتا یہ ہمارے پیش نظر نہیں ہے۔ ہم اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے ذمہ دار ہیں کہ ظلم کا مقابلہ کریں۔ ان آدم خوروں کا مقابلہ کریں اور ان خونخواریوں کا مقابلہ کریں۔ ہمارے پاس جتنی طاقت ہے ہم اس سے مقابلہ کر رہے ہیں۔ اگر کامیاب ہو گئے تو خوب الحمدللہ اور اگر کامیاب نہ ہوئے تو بھی الحمدللہ کہ ہم نے اپنے فریضے پر عمل کیا۔ مسلمان اپنے آپ کو ذمہ دار سمجھیں اور گمان نہ کریں کہ اگر کامیاب نہ ہوئے تو کامیاب نہیں ہیں۔

اگر ہماری معنوی و روحانی قوتیں محفوظ ہیں اور قرآن کی طرف ہماری رغبت محفوظ ہے تو چاہے ہمیں شہادت حاصل ہو جائے کہ جو ایک عظیم نعمت ہے اور چاہے ہم کامیاب ہو جائیں۔ ہم الحمدللہ ہر صورت میں کامیاب ہیں اور دو خوبیوں میں سے ایک ہمارے لئے بہر حال ہے — انشاءاللہ (۶)

ضروری ہے کہ سب مسلمان یک صدا ہو کر اس عظیم اسلامی تحریک میں شریک ہو جائیں اور جس مفہوم نے ایران میں عملی شکل اختیار کی ہے۔ یعنی راہ اسلام میں جانثاری کی حقیقت اور مقاصد اسلام کی پیش رفت کیلئے ملت کے سب طبقوں کا اتحاد اگر انشاءاللہ سب قوموں میں برپا ہو جائے، ایسی وحدت کلمہ اور ایسے عظیم مقصد کہ جو عدل کا قیام ہے، ان ممالک میں، وسیع اسلامی ممالک میں برپا ہو جائے، ایسی عظیم قوت معرضِ وجود میں آجائے کہ جس کے سامنے کوئی طاقت اور کوئی بڑی طاقت ٹھہر نہ سکے۔ —————— (۷)

عالمی اسلامی طاقت

اسلامی ممالک سے روابط بہتر کرنے اور انہیں بیدار کرنے کی کوشش جاری رکھیے گا اور حکمرانوں کو بھی وحدت و اتحاد کی دعوت دیتے رہیے گا۔ اللہ آپ کے ساتھ ہے۔

میری وصیت اسلامی ممالک کی اقوام کے لئے یہ ہے کہ انتظار نہ کرتے رہیے گا کہ کوئی باہر سے اسلام اور احکام اسلام کے نفاذ کے لئے آپ کی مدد کو آئے گا۔ اس انتہائی اہم مقصد کہ جس کے ذریعے آزادی اور استقلال کو عملی صورت ملتی ہے کے لئے قیام کیجئے۔ اسلامی ممالک کے

علماء اعلام اور خطباء محترم کو چاہیے کہ وہ حکومت سے کہیں کہ وہ بڑی غیر ملکی طاقتوں پر انحصار سے اپنے آپ کو نجات دلائیں اور اپنی قوم کے ساتھ ہماہنگی پیدا کریں۔ اس صورت میں کامیابی انکی جھولی میں آپڑے گی۔ نیز انھیں چاہیے کہ قوموں کو اتحاد کی دعوت دیں اور نسل پرستی کہ جو حکم اسلام کے مخالف ہے ان سے پرہیز کریں اور اپنے ایمانی بھائیوں کے ساتھ بھائی چارہ قائم کریں۔ وہ جس بھی ملک اور جس بھی نسل سے ہوں کیونکہ اسلامِ عظیم نے انہیں بھائی کہا ہے۔ اگر یہ ایمانی بھائی چارہ کسی دن حکومتوں اور قوموں کی کوشش سے عملی شکل اختیار کر گیا تو آپ دیکھیں گے کہ دنیا کی سب سے بڑی طاقت مسلمانوں کی ہوگی۔ اس دن کی امید کے ساتھ کہ جب انشاءاللہ یہ برادری و برابری وجود میں آجائے گی۔ ______ (۸)

ہمیں یہ بات دنیا کے لوگوں کو سمجھانی چاہیے کہ جو کوئی نہیں جانتا جان لے کہ آج صورتِ حال پہلے کی سی نہیں ہے۔ مظلوموں کو اٹھ کھڑے ہونا چاہیے اور اپنی باگ ستمگروں سے چھین لیں اور ایسا ہو سکتا ہے۔ مسلمانوں کو اکٹھا ہونا چاہیے۔ باعثِ افسوس ہے کہ پھر بہت سے مسلمان گڑبڑ کر رہے ہیں۔ اگر مسلمان متحد ہو جائیں تو ایسی قوت وجود میں آئے کہ ان طاقتوں میں سے کوئی اس جیسی نہ ہو کیونکہ ایک ارب ایمانداروں اور ایک ارب بے ایمانوں میں بہت فرق ہے۔ اسی طرح ایک ارب ایمانداروں اور سو ارب بے ایمانوں میں بہت فرق ہے۔ آپ نے دیکھا کہ ایران کی تھوڑی سی تعداد کہ جس کے پاس کوئی وسائل نہ تھے لیکن ایمان تھا اس نے دنیا میں کیا معجزہ کر دکھایا ہے اور دنیا اس وقت کس قدر ایران کے زیر اثر آچکی ہے۔ لہٰذا ہمیں توجہ کرنا چاہیے۔ آپ کے ہاتھوں میں ذرائع نشر و اشاعت ہیں۔ جو لوگ عوام سے خطاب کرنا چاہتے ہیں اور جو گروہ

باہر جانا چاہتے ہیں انھیں چاہیے کہ اسلام کا تعارف کروائیں اور بتائیں کہ اسلام کیا ہے۔ انشا اللہ یہ عمل قبول ہوگا۔ ——— (۹)

ایک کروڑ مشترکہ اسلامی دفاعی فوج

عالمی لٹیروں اور جہان خوار مستکبروں کے خلاف دنیا کے مسلمانوں اور مستضعفوں کے قیام کے لئے ایک چیز یہ بھی لازمی طور پر قابلِ توجہ ہے کہ عام طور پر ظالم طاقتیں خوف و دہشت یا پروپیگنڈے کے ہتھکنڈوں یا مقامی طور پر موجود اپنے نمک خوار خائن ایجنٹوں کے ذریعے اپنے گھٹیا مقاصد حاصل کرتی ہیں۔ اگر قومیں سمجھداری اور اتحاد سے ان کے خلاف اٹھ کھڑی ہوں تو وہ انہیں حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہوں۔ اس دعویٰ پر شواہد بہت سے ہیں اور زندہ ترین شاہد ایران اور افغانستان کی سرزمین ہے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں اور آپ بھی جانتے ہیں کہ ایران دست بستہ امریکہ کے سامنے جھک چکا تھا۔ راندہ شدہ شاہِ خائن اس ملک کو تمام پہلوؤں میں امریکہ کا دست نگر بنا چکا تھا۔ ایران امریکہ کی ایک فوجی چھاؤنی بن چکا تھا۔ فوج اس کے مشیروں کے ہاتھ تھی۔ ثقافت اس کے ٹکڑوں پر پلنے والوں کے ہاتھ تھی۔ شاہ، حکومت اور پارلیمنٹ اس کے خادموں اور غلاموں میں سے تھے جب کہ معاشی حالت اس پر انحصار میں سب سے بدتر تھی جب کہ راندہ شدہ شاہ علاقے کا سب سے طاقت ور تھانیدار تھا اور امریکہ اس کا پشت پناہ تھا۔ دیگر ممالک اس سے وابستہ تھے۔ فوجی ساز وسامان کے اعتبار سے بہت قوی تھا۔ اس سب کے باوجود ایران کی ملّتِ معظم کے پاس نہ فوجی طاقت تھی اور نہ رزمی

وحربی ساز وسامان۔ خالی ہاتھ، اسلام سے حاصل کردہ ایمانی قوت، عزم راسخ، اللہ تعالےٰ پر توکل اور خود اعتمادی کے ذریعے اس نے تھوڑی ہی مدت میں معجزانہ طور پر مغرب زدوں کے ساختہ وپرداختہ خیالی بتوں کو گرا مارا اور ڈھائی ہزار سالہ ستمگری کا بستر بوریا لپیٹ دیا اور تاریخ سازوں اور بت تراشوں کی دیو مالائی کہانیوں پر خطِ بطلان کھینچ دیا۔ اسی طرح افغانستان کو لیجئے جس پر سوویت یونین نے بزدلانہ جارحیت کی۔ وہ دیومالائی طاقت اور غاصب حکومت اور حزبِ خائن کی طاقت در فوج کو افغانیوں نے ایمانی قوت، خدائے بزرگ پر توکل اور خود اعتمادی کے ذریعے شکست دی۔ اس طرح سے کہ کہنا چاہیے کہ سوویٹ یونین اپنے ظالمانہ حملے پر پریشانی وپشیمانی کی حالت میں حیران ہے کہ اب کس طرح سے ذلیل ہوئے بغیر افغانستان سے نکل جائے۔ اسی طرح قوی قوم اور مخلص علماء ہی نے غاصِب فرانس اور برطانیہ کو الجزائر اور عراق سے نکال باہر کیا۔ یہ اور ایسی ہی دیگر مثالیں استعماری لیڈروں کے جعلی رعب کے خاتمے کے لئے کافی ہیں۔ اور یہ کافی ہیں کہ مسلمانوں اور اسلامی ملکوں کی حکومتوں کو خوابِ گراں سے بیدار کریں اور اس جعلی طلسم اور شیطانی سحر کو باطل کردیں اور مسلمانوں اور انکی حکومتوں کو سحر اور دحشت زدگی سے نکال لیں کہ جن کے ہاں ایک ارب کی افرادی قوت ہے، جن کے ہاتھ میں مغرب ومشرق کی رگِ حیات ہے اور جن کے پاس وسیع اور غنی مملکتیں ہیں۔ یہ لوگ ایران سے سبق حاصل کریں کہ جس نے تین کروڑ سے کچھ زیادہ اپنی ناچیز تعداد سے سب طاقتوں کے ہاتھ اس ملک سے منقطع کردیئے ہیں۔ سب استعماری زنجیروں کو توڑ دیا اور مشیروں، در مفت خوروں کو وطنِ عزیز سے نکال باہر کیا۔ چاہیے استعماری لاؤڈ اسپیکروں

کیطرف دھیان نہ دیں کہ جو انقلاب کی کامیابی سے لے کر اب تک ایک صدا ہو کر افواہ سازی کر رہے ہیں اور جھوٹ پھیلا رہے ہیں تاکہ ایران کو ایک تباہی کے کنارے بدحال ملک کی حیثیت سے پیش کریں۔ چاہیے کہ ایک ایسی اسلامی طاقت کی قدر دانی کریں کہ جس کا ہدف مسلمانونکی سرافرازی اور مسلمانوں کے خداداد وسائل کا ستمگروں سے چھٹکارا ہے اور جو ہمیشہ یہ چاہتا ہے کہ برادرانِ اسلامی کے درمیان صلح وصفا اور اخوتِ ایمانی قائم ہو۔ جان لیں کہ موقع پرست بڑی طاقتوں کی آرزوؤں کی انتہا یہ ہے کہ وہ مسلمان اور مستضعف ممالک پر تسلط جمالیں۔ مشکل کے وقت یہ ممالک تنہا چھوڑ جاتے ہیں اور وفا کا لفظ انکی لغت ہی میں نہیں ہے۔

مسلمانوں کے مابین اور اسلامی ممالک کے درمیان اگر وہ اتحاد پیدا ہو جائے کہ جو اللہ تعالے اور رسولِ عظیم الشأن نے چاہا ہے اور جس کا حکم دیا ہے تو وہ مل کر دس کروڑ سے زیادہ نفری پر مشتمل ایک مشترک تربیت یافتہ دفاعی فوج ریزرو کے طور پر بنا سکتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ دسیوں ملین کی باقاعدہ فوج بھی رکھ سکتے ہیں۔ اسطرح وہ دنیا کی سب سے بڑی قوت بن سکتے ہیں۔ اس وقت جبکہ ایسا میسّر نہیں ہے تو علاقے اور اس کے اطراف کی حکومتیں ریزرو کے طور پر دسیوں ملین کی فوج بنالیں اور دفاع کے لئے ایک کروڑ سے زیادہ نفری کی باقاعدہ فوج بنالیں۔ یہ بھی بڑی طاقتوں سے زیادہ ہوگی۔ امید ہے کہ علاقے کی حکومتیں زبان، نسل اور مکتبِ فکر سے قطع نظر فقط پرچم اسلام کے تحت اس امر پر غور وفکر کریں گی، اس کا پروگرام بنائیں گی، بڑی طاقتوں کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کی ذلت سے نجات پائیں گی، استقلال اور آزادی کی مٹھاس چکھیں گی۔ ایسی قوت کی دستیابی کے لئے ضروری

ہے کہ ہر حکومت اپنی قوم کے ساتھ تفاہم کرتے ہوئے اپنے ملک کے دفاع کے لئے ایسے حیات بخش پروگرام کا مطالعہ کریں اور اس مقصد کے لئے ایران کی اسلامی مملکت سے سبق حاصل کریں کہ جو اس مسئلے میں اپنے ممالک اور برادرانِ اسلامی کی مدافع ہے۔

آج ایران اس قدر مشکلات، زیادتیوں، پابندیوں اور گھیراؤ کے باوجود اس کوشش میں ہے کہ اپنے تمام جوانوں کو فوجی تربیت دے۔ رپورٹ کے مطابق اس وقت تک تقریباً ایک ملین ریزرو مجاہدین تربیت پاچکے ہیں۔ یہ وہ مجاہد ہیں کہ جو ہی ضرورت پڑے ایک آواز پر اپنے اسلامی وطن کے دفاع کے لئے تیار اور مسلّح ہو جائیں گے۔ اسلامی اور علاقے کی حکومتیں بھی اگر حکومت ایران کی طرح سے اپنی قوم کے ساتھ سلوک کریں، خود قوم کے ساتھ ہوں اور عوام احساس کریں کہ حکمران عوام کے خدمت گزار ہیں تو ایسا ان کے ملکوں میں بھی ہو جائے گا۔ یہ مقدّمہ بنے گا اس چیز کا کہ جس کا اسلام عظیم نے حکم دیا ہے اور پروگرام دیا ہے۔ اس کا افسوس ہونا چاہیے کہ اسلام اپنے تمام پہلوؤں میں ناشناختہ ہے اور پوری تاریخ میں استعماری پردوں میں چھپا رہا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے آرزو کرتے ہیں کہ وہ ان سیاہ پردوں کو ہٹا دے اور مسلمانوں کی آنکھوں کو جمالِ اسلام کے دیدار سے روشن فرمائے تاکہ دنیا جان سکے کہ جہان کے لئے اسلام کیا لایا ہے اور اسلامی تعلیمات کا مقصد دنیا میں امن کے ساتھ بقائے باہمی ہے۔ ——— (۱۰)

افسوس حکمرانوں پر نصیحت اثر نہیں کرتی

آج بہت بڑا خطرہ درپیش ہے۔ پہلے بھی اتحاد مسلمین سے ڈرتے

تھے لیکن تب ایک علمی مسئلہ تھا عینی نہ تھا۔ آج جب کہ ایران نے اللہ کے بھروسے پر تحریک برپا کر دی ہے۔ انھوں نے محسوس کرلیا ہے اور اسے عینی حالت میں دیکھ لیا ہے کہ ایک قوم کہ جس کے پاس اسلحہ نہ تھا وہ اسلام، ایمان اور وحدتِ کلمہ کی قوت سے ان شیطانوں پر غالب آگئی ہے کہ جن کے پاس سب کچھ موجود ہے، جن کے پاس جدید اسلحہ تھا اور امریکا اور برطانیہ جیسے بڑے ممالک جن کے پشت پناہ تھے۔ وہ شاہ کو نہیں بچا سکے۔ انہوں نے وحدتِ کلمہ کو اب محسوس کرلیا ہے۔ پہلے یہ امر علمی تھا اور اب وجدانی اور ملموس ہے۔ لہٰذا اب وہ اپنی قوتوں کو زیادہ بروئے کار لارہے ہیں تاکہ ایران میں اختلاف پیدا کریں۔ وہ چاہتے ہیں کہ کسی ایک بہانے سے کردستان، بلوچستان اور خوزستان میں اختلاف پیدا کردیں۔ یہی بات باعث بنی ہے کہ وہ کوشاں ہیں کہ مسلمان بھائیوں کے درمیان وحدت کلمہ پیدا نہ ہو۔ اسی لئے وہ حکومتوں کو جھگڑے کے لئے ابھارتے ہیں اور انھیں آمادہ کررہے ہیں کہ وہ اپنے گماشتوں کو اسلامی ممالک میں بھیجیں۔ سب سے بڑی مشکل ہماری حکومتیں ہیں کہ جو اتحاد پیدا نہیں ہونے دیتیں اور صرف اپنے مفادات حاصل کرنا چاہتی ہیں۔

اس لحاظ سے کہ آپ امرِ الٰہی کی اطاعت کرنا چاہتے ہیں، نہی عنِ المنکر کریں اور سب سے بڑا منکر غیروں کا ہم پر غلبہ ہے۔ اس منکر سے نہی کریں۔ حکومتوں کو دوسری حکومتوں اور عوام سے جو اختلاف ہے اس سے نہی کریں۔ یہ حکومتیں دشمنانِ اسلام سے محبت کرتی ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم ان سے دوستی نہ کریں۔ آج اس سے بڑا کوئی منکر نہیں کہ انہوں نے مسلمانوں کے مفادات کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔

آپ کہ جو اللہ کے لئے کام کرنا چاہتے ہیں، یہ آپ سب کا فریضہ ہے۔

ہم سب کو اس دشمنی سے نہی کرنا چاہیے۔ اور ہمیں وحدت اسلامی کو اپنا شعار بنانا چاہیے۔ ہم اتحاد اور لا الٰہ الا اللہ کے زیر سایہ ہی کامیاب ہوں گے۔ جو راز ایران میں ظہور پذیر ہوا ہے، جب تک مسلمان اسے نہیں اپنائیں گے کامیاب نہ ہوں گے۔ ایران کے عوام متحد ہو گئے، انہوں نے صدر اسلام کی خواہش اور اسلامی جمہوریہ کی تمنا کی اور جب سب متحد ہو گئے اللہ نے انہیں کامیاب کر دیا۔ اگر مسلمان یہ راز پا لیں، یہ عظیم قوم اگر باہم متحد ہو جائے تو وہ سب طاقتوں سے بڑھ کر ایک طاقت ہیں کیونکہ ان کے پاس طبیعی وسائل کے علاوہ روحانی قوت بھی ہے کہ جو اللہ اور رسولؐ پر ایمان سے عبارت ہے اور اگر یہ قوتیں باہم جمع ہو جائیں تو کوئی قوت ان سے مافوق نہیں ہو گی۔

لیکن باعثِ افسوس ہے کہ نصیحتیں بہت کم اثر کرتی ہیں۔ میں تقریباً بیس سال سے عرب ممالک کو نصیحت کر رہا ہوں کہ باہم متحد ہو جائیں اور فساد کی اس جڑ کو اکھاڑ پھینکیں۔ اگر اسرائیل کو طاقت حاصل ہو گئی تو وہ بیت المقدس پر اکتفا نہیں کرے گا۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ ان پر نصیحت اثر نہیں کرتی۔ میں اللہ سے دعا گو ہوں کہ وہ مسلمانوں کو بیدار کرے۔ (۱۱)

٨

ذخائر

وحدت اسلامی

امور بین الملل

غربت سے سیادت تک ۔ کیسے ؟

اسلام جیسا ہے اسکی ویسی ہی شناخت کروائیں ۔ یہ سربراہ کہ جنھیں اللہ تبارک وتعالےٰ نے سربراہی دی ہے ۔ اس سربراہی کے باعث ذمہ دار ہیں کہ اسلام جیسا ہے اس کی ویسی ہی شناخت کروائیں ۔ اسلام کے تعارف کے لئے ایک ریڈیو پر وگرام تیار کریں ۔ علماء اسلام کی طرف رجوع کریں تاکہ وہ ان کے سامنے حقائقِ اسلام کی وضاحت کریں اور وہ انھیں ریڈیو اور دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعے نشر کریں ۔

پیغمبر اسلام چاہتے تھے کہ پوری دنیا میں وحدتِ کلمہ پیدا ہو جائے ۔ انکی خواہش تھی کہ دنیا کے تمام ممالک کلمہ توحید کے تحت آجائیں ، سب آباد علاقے جو زمین کا ایک چوتھائی حصہ ہیں کلمہ توحید کے تحت آجائیں لیکن ایک طرف اس وقت کے بادشاہوں کے اغراض اور دوسری طرف یہود ونصاریٰ کے علماء کی اغراض سدِ راہ بن گئیں اور مانع ہوگئیں ۔ انہوں نے پیغمبر اسلامؐ کی یہ تمنا پوری نہ ہونے دی ۔ یہ لوگ اب بھی سدِ راہ ہیں ، اب بھی یہ مانع ہیں ۔ اب

بھی ہماری مشکلات انھیں کے سبب ہیں ۔ اب بھی یہودی اسلام کی راہ میں رکاوٹ ہیں ۔ اب بھی عیسائی اسلام کی حقیقی پہچان میں رکاوٹ ہیں ۔

اس وقت اسلامی سربراہوں، اسلامی بادشاہوں اور اسلامی صدور کی اسلامی ذمہ داری ہے کہ ان جزدی اور وقتی اختلافات کو ایک طرف رکھ کر دیں کہ جو کبھی ان کے درمیان پیدا ہو جاتے ہیں ۔ اسلام کی نظر میں عرب و عجم اور ترک و فارس کچھ نہیں ۔ کلمہ اسلام سے وابستہ ہو جائیں ۔ انہیں چاہیے کہ پیغمبر اسلامؐ کے جہاد کے طریقے کی پیروی کریں، اسلام کی اتباع کریں ۔ اپنے وحدتِ کلمہ کی حفاظت کریں، ان جزدی اور موسمی اختلافات کو چھوڑ دیں ۔ سب ہاتھوں میں ہاتھ دیں ۔ کہتے ہیں کہ سات سو ملین کی تعداد ہے ۔ لیکن سات سو ملین متفرق ہو تو وہ ایک ملین کے بھی برابر نہیں سات سو ملین متفرق ہوں تو کسی کام کے نہیں ۔ ہزاروں ملین بھی متفرق ہوں تو بے سود ہیں ۔ لیکن ان سات سو ملین میں سے دو سو، چار سو ملین آپس میں بھائی چارہ قائم کرلیں، ہاتھوں میں ہاتھ دیں، اپنی حدیں اور سرحدیں باقی رہنے دیں لیکن اسلامی معاشرہ تو سب کے لئے مشترک ہے اور کلمہ توحید تو سب میں مشترک ہے، اسلامی مفادات تو سب کے لئے مشترک ہیں ۔ آپس میں ہم آواز ہوں ۔ اگر ایسا ہو جائے تو یہودی فلسطین کی لالچ نہیں کر سکتے، پھر ہندوستان کشمیر کی لالچ نہیں کر سکتا ۔ اسی لئے یہ لوگ آپ کو متحد نہیں ہونے دیتے ۔ ان حکمرانوں کو جاننا چاہیے اور یہ جانتے بھی ہیں کہ جو لوگ آپ کے وسائل کو آپ کے ہاتھ سے لے لینا چاہتے ہیں انکی خواہش ہے کہ آپ کی دولت کو مفت لے جائیں ۔ وہ آپ کی زیرِ زمین اور بالائے زمین دولت کو تاراج کرنا چاہتے ہیں ۔ یہ عراق اور ایران کو متحد نہیں ہونے دیتے، یہ ایران و مصر کو اکٹھا نہیں

ہونے دیتے، ایران اور ترکی کو باہم اتحاد نہیں کرنے دیتے۔ ان (مسلمان) حکمرانوں) کو ایک آواز ہونا چاہیے۔ وہ تو ایسا نہیں کرنے دیں گے لیکن آپ کی ذمّہ داری یہ نہیں۔ (مسلمان سربراہوں کی ذمہ داری یہ ہے کہ بیٹھ جائیں اور آپس میں تفاہم (UNDERSTANDING) پیدا کریں۔ اپنی سرحدوں کو باقی رہنے دیں لیکن خارجی دشمن کہ جو آپ کو اس قدر نقصان پہنچاتا ہے اس کے مقابلے میں ہم آواز ہو جائیں۔ اگر آپ یہ توحید کلمہ پیدا کر لیں تو پھر یہ فلسطین میں مٹھی بھر چور یہودی ہی تو ہیں کہ جنہوں نے دس سال سے زیادہ عرصے سے ایک ملین سے زیادہ مسلمانوں کو بکھیر رکھا ہے۔ اسلامی ممالک ہیں کہ بیٹھے باہم غم منا رہے ہیں۔ اگر توحید کلمہ ہو تو یہ اسطرح سے کیسے کر سکتے ہیں۔ یہ مٹھی بھر چور یہودی آپ کے فلسطین کو آپ سے کیسے چھین سکتے ہیں اور مسلمانوں کو فلسطین سے کیسے باہر نکال سکتے ہیں اس طرح سے کہ آپ کچھ بھی نہ کر سکیں؟ اگر آپ ہم آواز ہو جائیں تو بدبخت ہندو ہمارے پیارے کشمیر کو ہم اور مسلمانوں سے کیسے چھین سکتے ہیں۔ اسطرح سے کہ آپ کچھ بھی نہ کر سکیں؟۔ اگر آپ ہم آواز ہو جائیں تو بدبخت ہندو ہمارے پیارے کشمیر کو ہم اور مسلمانوں سے کیسے چھین سکتے ہیں اسطرح سے کہ مسلمان کچھ بھی نہ کر سکیں۔ یہ بہت واضح باتیں ہیں البتہ تذکرا اور توجہ دلانا ضروری ہے۔ خود یہ (مسلمان حکمران) بھی اس بات کو جانتے ہیں لیکن چاہیے کہ سوچیں، بیٹھ جائیں، میٹینگ کریں، جمع ہو جائیں، غور و فکر کریں اور ان جزوی اختلافات کو ایک طرف رکھ دیں۔ آج اسلام آپ کے ہاتھ میں ہے۔ آج اسلامی سربراہ جان لیں، اسلامی سلاطین جان لیں، صدور جان لیں، شیوخ جان لیں، اسلام میں جو بھی سربراہی رکھتا ہے جان لے کہ یہ جو سربراہی اللہ تبارک و تعالےٰ نے

دی ہے اسکی جوابدہی ہے۔ کسی قوم کے سربراہ ہونے کی جوابدہی ہے۔ اس قوم کے حوالے سے، اسکی زندگی کے حوالے سے، اس قوم کو جو واقعات پیش آئیں ان کے حوالے سے۔ یہ جواب دہ ہیں دوسرے تو ان کے محتاج ہیں۔

عجیب بات ہے کہ دولت مشرق کے ہاتھ میں ہے۔ تیل کی یہ اہم دولت مشرق کے پاس ہے، مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے، اسلامی ممالک میں ہے۔ یہ اہم معادن ہیں۔ دنیا میں جس ملک نے بھی ترقی کی ہے ان مخاذن کی وجہ سے۔ جو ملک بھی جنگ میں مقدم ہوا ہے تیل کی وجہ سے ہے کہ جو آپ کے ہاتھ میں ہے۔ الحمدللہ عراق کے پاس، ایران، کویت اور حجاز کے پاس تیل ہے۔ تیل مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے۔ ان (غیروں) کو چاہیے کہ تمہارے پاس آئیں تمہاری چاپلوسی کریں، آپ کے ہاتھ چومیں، آپ کے پاؤں چومیں اوران ذخائر کو اچھی قیمت پر بھی خریدیں، نہ کہ آپ انکی چاپلوسی کریں۔ انشااللہ آپ نہ کریں اور انھیں آپ کی منت سماجت کرنا چاہیے۔ دولت تو آپ کے پاس ہے۔ لیکن اس کے باوجود دکھائی دیتا ہے کہ بات ایسی نہیں ہے۔ دنیا کے ظالم سامراجیوں نے بعض ممالک کو فریب دے رکھا ہے اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہاں انکی چاپلوسی کرنا چاہیے۔ ان کا احترام کرنا چاہیے تاکہ وہ یہ دولت لے جائیں۔ یہ بات افسوسناک ہے۔ جب تک وحدتِ کلمہ نہ ہو۔ جب تک مسلمان سربراہ باہم ہم آواز نہ ہوں، جب تک مسلمان قوم کی بدبختی کے بارے میں نہ سوچیں، اسلام اور احکامِ اسلام کی بدبختی کے بارے میں فکر نہ کریں، اسلام اور قرآن کریم کی غربت کے بارے میں نہ سوچیں سیادت نہیں پا سکتے۔ چاہیے کہ سوچیں اور عمل کریں تاکہ سیادت پا سکیں۔ اور اگر انہوں نے ایسا کیا تو سردارِ دنیا ہو جائیں گے۔ اسلام جیسا ہے اگر دنیا کو اس کا دیا

ہی تعارف کروائیں اور ویسا ہی عمل کریں تو سیادت آپ کے لئے ہے، بزرگی آپ کے لئے ہے۔ " العزۃ للّٰہ ولرسولہ وللمومنین " (۱)

قوتِ اسلام سے فائدہ حاصل کریں

مسلمانوں کو چاہیے کہ قوتِ اسلام کی طرف توجہ کریں۔ یہ قوت اسلام ہی تھی کہ جسکی بدولت ایک قوم نے خالی ہاتھ ایک بڑی غاصب حکومت اور دنیا کی بڑی طاقتوں پر غلبہ پالیا۔ یہ اسلام ہی کی قوت تھی۔ مسلمان اس قوت سے کیوں غافل ہیں، اسلامی حکومتیں اس قوت اسلام سے کیوں غافل ہیں، مسلسل کئی سال سے عرب حکومتیں صہیونزم کے ہاتھوں کیوں پٹ رہی ہیں؟ کیوں غیر طاقتوں کے زیرِ تسلط ہیں؟ باہم متحد کیوں نہیں ہوتے؟ قرآن کی آیات شریفہ پر عمل کیوں نہیں کرتے؟ کیوں مجتمع نہیں ہوتے؟ نبی کریمؐ کی احادیث کی طرف اعتناء نہیں کرتے کہ جنہوں نے فرمایا ہے کہ مسلمان " یدٌ واحدۃ علی من سواھم " (اغیار کے مقابلے میں ایک مٹھی ہیں) باعثِ افسوس ہے کہ ان کے درمیان اختلافات ہیں۔ مسلمانوں کی مشکل یہی ہے کہ ان کے درمیان دشمنوں نے اختلاف پیدا کردیا ہے۔ عالمی جنگ کے بعد انہوں نے یہ سازِش تیار کی، انہوں نے قوتِ اسلام کو دیکھا اور یہ سازِش تیار کی، مسلمان حکومتوں کو ایک دوسرے سے جدا کردیا اور مسلمانوں کو آپسمیں مخالف بنادیا۔ اسلامی حکومتیں آپس میں دشمن ہوگئیں۔ یہ وہ مشکل ہے کہ جسے حل ہونا چاہیے۔ اس مشکل کو روزِ عید اور روزِ عرفہ خانہ خدا کے زیر سایہ حل ہونا چاہیے۔ سربراہانِ قوم کو مکۂ معظمہ میں جمع ہوکر اللہ تبارک و

۱۔ سورۂ منافقون آیت ۸

تعالیٰ کے امر کی اطاعت کرنا چاہیے۔ وہاں متحد ہوں، اپنی مشکلات کو آپس میں ایک دوسرے کے سامنے رکھیں اور پھر اپنی مشکلات پر غلبہ پائیں۔ اگر ایسا ہو جائے تو پھر کوئی طاقت بھی آپ کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ آپ مسلمانوں کے پاس سب کچھ ہے، آپ مسلمانوں کے پاس اسلام کی قوت ہے کہ جو ہر چیز سے بالاتر ہے اور ہر اسلحے سے بڑھ کر ہے۔ آپ مسلمانوں کے پاس صحرا ہیں، وسیع سمندر ہیں اور بہت وسیع ممالک ہیں اور آپ غنی ہیں۔ اس کے باوجود کہ آپ ہر لحاظ سے غنی ہیں آپ کے حاجت مند افراد غربت کی زندگی گزار رہے ہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ آپ اسلام پر عمل نہیں کرتے۔ آپ مسلمانوں کے اموال کہ جنہیں مسلمانوں کے مفاد میں استعمال ہونا چاہیے غیر مسلموں کو دے دیتے ہیں، وہ بھی بہت کم گھاس پھوس کے بھاؤ۔ یہی تھوڑی سی قیمت راندہ شدہ شاہِ ایران کے زمانے میں پھر پلٹ کر امریکہ کی جیب میں چلی جاتی تھی اور پھر وہ اپنے لئے اسلحہ تیار کرتے تھے تاکہ روس کا مقابلہ کریں۔ الحمد للہ، اللہ نے چاہا کہ وہ اسلحہ ہمارے ہاتھ آجائے۔ (۲)

۹

لیڈر

وحدت اسلامی
امور بین الملل

مسلمانوں کی بہت سی مصیبتوں کا باعث حکومتیں ہیں

مسلمانوں کی حکومتیں آخر ایسی کیوں ہوں؟ اگر یہ واقعاً بیدار ہو جائیں اور سمجھ جائیں کہ ان کے ہاتھ میں کیا طاقت ہے اور کیا وسائل ان کے ہاتھ میں ہیں، ان (غیروں) کی رگِ حیات ان کے کنٹرول میں ہے تو آپس میں روابط پیدا کریں، آپس میں دوستی کے روابط پیدا کریں۔ ہم پکار رہے ہیں کہ جناب آئیں آپس میں دوست بن جائیں لیکن وہ کہتے ہیں نہیں، ایران تو دنیا کے تمام ممالک کا خاتمہ چاہتا ہے۔ آخر ایران ایسا کیوں چاہے گا؟ ایران تو سب کی بھلائی چاہتا ہے، ایران تو چاہتا ہے کہ سب مل جل کر رہیں سب بھائی بھائی بن کر رہیں لیکن اس کے باوجود نہیں سمجھتے۔ آخر اس کا کیا کیا جائے؟ مجھے امید ہے کہ رفتہ رفتہ مسئلہ درست ہو جائے گا، آہستہ آہستہ قومیں بیدار ہونگی اور قوموں ہی کے ذریعے سے ان کاموں کی اصلاح ہوگی اور انشاءاللہ خدا تائید کرے گا۔ (۱)

وحدت اسلامی
امور بین الملل

مسلمانوں کی بہت سی مصیبتوں کا باعِث اسلامی حکومتیں ہیں ۔ اسلامی حکومتیں کہ جنہیں ہم آواز ہونا چاہیے، ہم فکر ہونا چاہیے ۔ سب کا ایک دین ہے، ایک کتاب ہے اور سب دیکھ بھی رہے ہیں کہ ان کے باہمی اختلافات سے دوسرے فائدہ اٹھا رہے ہیں، درد کو جانتے ہیں لیکن دوا کی کوشش نہیں کرتے بلکہ روز بروز ان کے اختلافات بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور ایکدوسرے سے مزید جدا ہوتے جا رہے ہیں ۔ بڑی حکومتیں بھی یہی چاہتی ہیں کہ ہم ایک دوسرے سے جدا رہیں۔ بلکہ ایک دوسرے کے دشمن رہیں اور اپنے ہی حال میں کھوئے رہیں اور وہ استفادہ کرتے رہیں ۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے لئے کوئی اساسی فکر کریں اور اسلامی حکومتوں کو چاہیے کہ کوئی بنیادی سوچ سوچیں، اس فکر میں نہ رہیں کہ جو چند روز ہیں انمیں خوشحال رہیں اور اپنے ملک پر تسلّط قائم رکھیں ۔ وہ اپنے اس افتراق کے مرض کا چارہ کریں ورنہ کوئی اور علاج نہیں ۔ اگر انھوں نے ایسا نہ کیا تو پھر کوئی مجلس، کوئی کانفرنس اور کوئی اجتماع سودمند نہ ہوگا ۔ میں اللہ تبارک و تعالیٰ سے تقاضا کرتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کو عموماً اور اسلامی حکومتوں کو خصوصاً بیدار کرے، وہ اپنی مشکلات پر قابو پائیں اور اسلام اپنی حقیقی صورت میں اسلامی ممالک میں عمل میں آئے جیسے صدر اسلام میں تھا ۔ ——— (۲)

اتحاد اور عدم جارحیت کا معاہدہ

اس لحاظ سے کہ میرے سر پر عمامہ ہے اور ایک دینی طالب علم ہوں میں اسلامی حکومتوں کے سامنے اعلان کر سکتا ہوں جو امید ہے ان تک پہنچ جائیگا کہ یہ بات ناگزیر ہے کہ ایک حقیقی اسلامی اتحاد پیدا کریں، اپنی بعض نفسانی خواہشات سے چشم پوشی کریں اور آپس میں اخوت پیدا کریں، ایک دوسرے پر

تفوق کی کوشش نہ کریں۔ مشرق کی حکومتیں یہاں تک کہ بدھ مذہب والے بھی مغرب کے خلاف قیام کریں، مغرب کو پیچھے دھکیل دیں، آپسمیں امن وسکون اور اتحاد پیدا کریں، ہر ملک اپنے اپنے مقام پر رہے اور کوئی دوسرے کے خلاف جارحیت نہ کرے۔ اگر کوئی غیر ان کے خلاف جارحیت کرنا چاہے تو سب مل کر آگے بڑھیں۔ اگر مسلمان آپسمیں متحد ہو جائیں تو کوئی حکومت ان پر غلبہ نہیں پا سکتی یہ کہنا غلط ہے کہ ان کے پاس یہ ہے اور وہ ہے۔ ایسا نہیں ہے۔ دراصل آپ کی کوئی وقعت نہیں ہے۔ آپ غفلت زدہ کر دیئے گئے ہیں ——— (۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واقتلوھم حیث ثقفتموھم واخرجوھم من حیث اخرجوکم والفتنۃ اشد من القتل ج ..... وقاتلوھم حتی لاتکون فتنۃ [۱]

(اور انہیں جہاں پاؤ قتل کر دو اور انہیں نکال باہر کر دو جیسے انہوں نے تمہیں نکال دیا تھا اور فتنہ قتل سے بھی شدید تر ہے .... اور ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ ختم ہو جائے۔)

اب جب کہ اسرائیل کی غاصب حکومت زیادہ فتنہ انگیزی کے لئے، عرب زمینوں پر زیادہ تجاوز کے لئے اور صاحبانِ حق کے مقابلے میں اپنے غاصبانہ قبضے کو جاری رکھنے کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی ہے اور اس نے

۱۔ سورہ بقرہ آیت ۱۹۱

ایکمرتبہ پھر آگ کے شعلے بھڑکا دیئے ہیں اور ہمارے مسلمان بھائیوں نے فساد کی اس جڑ کو کاٹ دینے اور آزادی فلسطین کے لئے جان ہتھیلی پر رکھ لی ہے اور محاذ جنگ اور جہاد کے میدان شرف کی طرف روانہ ہو پڑے ہیں تو سب اسلامی ممالک کی سب حکومتوں پر، خصوصاً عرب حکومتوں پر لازم ہے کہ اللہ تعالےٰ پر توکل کرتے ہوئے اور قدرت لایزال پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنی ساری قوتوں کو مجتمع کریں اور ان جانثار مجاہدوں کی مدد کو لپکیں کہ جو محاذ کی پہلی لائن پر امت مسلمہ کی طرف چشم امید لگائے ہوئے ہیں اور چاہیے کہ فلسطین کی آزادی اور اسلامی عزت و شرف اور عظمت کے احیاء کے لئے اس جہاد مقدس میں شرکت کریں۔ خانماں سوز اور ذلت بار اختلافات اور نفاق سے ہاتھ اٹھالیں۔ آپس میں اخوت قائم کریں۔ اپنی صفوں کو مجتمع اور منظم کریں۔ صہیونزم اور اسرائیل کے حامیوں کی کاغذی قوت سے نہ ڈریں۔ بڑی طاقتوں کے بے حیثیت وعدہ و وعید پر مغرور و مقہور نہ ہوں۔ سستی اور تساہل سے بچیں کہ جو رسوا کن شکست اور خطرناک نتائج کی حامل ہوگی۔ مسلمان سربراہوں کو توجہ رکھنا چاہیے کہ برائی کے اس کیڑے (اسرائیل) کو اسلامی ممالک کے قلب میں صرف عرب قوم کو دبانے کے لئے نہیں رکھا گیا بلکہ اس کا خطرہ اور ضرر تمام مشرق وسطیٰ کے لئے ہے۔ سازش یہ ہے

کہ دنیائے اسلام پر صیہونزم کی برتری اور تسلط قائم کیا جائے اور اسلامی ممالک کی زرخیز سرزمینوں اور وسائل زیادہ سے زیادہ لوٹ مار کی جائے۔ ایثار، استقامت اور اسلامی حکومت کے اتحاد ہی سے استعمار کے اس سیاہ اور بھیانک خواب کے شر سے نجات پائی جاسکتی ہے۔ اگر کوئی حکومت اسلام کو درپیش اس اہم مسئلے میں کوتاہی کرتی ہے تو دوسری اسلامی حکومتوں پر لازم ہے کہ اس کی سرزنش کریں، اسے تہدید کریں اور قطع روابط کے ذریعے اسے ساتھ دینے پر ابھاریں۔ تیل پیدا کرنے والے اسلامی ممالک کی حکومتوں پر لازم ہے کہ وہ اسرائیل اور سامراجیوں کے خلاف تیل اور دیگر میسّر وسائل کو حربے کے طور پر استعمال کریں۔ جو ممالک اسرائیل کی مدد کر رہے ہیں انہیں تیل بیچنا بند کردیں۔ ——— (۴)

امامؒ سے پوچھا گیا:

کیا آپ کی خواہش ہے کہ ایران اسرائیل کے خلاف عرب ممالک کی صفوں میں شامل ہو؟

جواب میں فرمایا:

میرا ہمیشہ اس بات پر اصرار رہا ہے کہ ساری دنیا کے مسلمان متحد ہوں اور اسرائیل سمیت اپنے تمام دشمنوں کے خلاف جہاد کریں۔ باعثِ افسوس ہے کہ مسلمان ممالک میں برسرِ اقتدار آنے والی حکومتوں نے میری بات پر کان

نہیں دھرے۔ مجھے امید ہے کہ آخرکار ہمارا پیغام سنا جائے گا اور میں اس راستے میں استقامت کروں گا۔ ——— (۵)

آزادئ فلسطین کی جدوجہد میں شرکت

امامؒ سے سوال کیا گیا:

جناب آیت اللہ کا نظریہ تحریک فلسطین اور عوام فلسطین کے بارے میں بالعموم اور بیت المقدس کے بارے میں بالخصوص کیا ہے؟ آپ کے اور تنظیم آزادئ فلسطین کے مابین کیا روابط ہیں؟

جواب میں فرمایا:

ہم نے سالہا سال پہلے سے ہمیشہ اسرائیل کے غاصب ہونے کے بارے میں بات کی ہے۔ ہماری ہمیشہ یہ خواہش رہی ہے کہ اپنے فلسطینی بھائیوں کے شانہ بشانہ کھڑے ہوں۔ جب بھی ہمیں طاقت حاصل ہوئی جیسے وہ اپنے حق کا دفاع کر رہے ہیں ہم بھی بھائی کی طرح انکے ہم دوش اور ہم رزم ہوں گے۔ بیت المقدس مسلمانوں کو واپس ملنا چاہیے۔ افسوس کی بات ہے میں عرب حکومتوں کو نہیں سمجھ سکا کہ اتنی افرادی قوت اور فراداں مادی وسائل ہونے کے باوجود وہ اپنے حقوق اور اپنے علاقے واپس نہیں لے سکیں اور اپنے وطن کا دفاع

وحدت اسلامی
امور بین الملل

نہیں کر سکیں۔ اس کی وجہ ان کے درمیان موجود اختلافات ہیں۔ امید ہے کہ اختلافات کو دور کریں گے اور حکومتیں اسلامی مسائل کی طرف توجہ کریں گی اور انشاءاللہ اس کینسر کو اپنی سرزمین سے کاٹ پھینکیں گی۔ —————— (۶)

جو کچھ کہنے کی بات تھی کیا ایران اور کیا جلا وطنی، ہر مقام پر کہہ چکا ہوں اور جو کچھ بھی کہوں امت کی مصیبتوں کا ایک جز ہے لیکن کیا کروں پھر تکرار کرنا پڑتا ہے کہ مجھے سب مسلمان امتوں کے سربراہوں خصوصاً عرب حکومتوں کے سربراہوں کے عدم اتحاد پر شدید افسوس ہے۔ میری خواہش ہے کہ اتحاد و اتفاق کے زمزمے گونج اٹھیں لیکن استعمار کے ایجنٹ اپنے خاص حیلوں کے ذریعے اختلاف و تفرقہ پیدا کرتے رہتے ہیں۔

سات سو ملین یا اس سے زیادہ مسلمان اور سو ملین یا اس سے زیادہ عرب حقیقی آزادی حاصل نہیں کر پائے اور استعمار کے چنگل سے نجات نہیں پاسکے اور اسرائیل کے مٹھی بھر یہودی کہ جنہوں نے ہمارے عوام، تاریخ اور میراث کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ انہیں اپنے گھروں اور سرزمین سے باہر نہیں نکال سکے۔ یہ اور دیگر بہت سی باتیں تقریباً پندرہ سالوں میں کہہ چکا ہوں اور لکھ چکا ہوں۔

سرزمین فلسطین کو آزاد کروانے کی راہ میں آپ کے انقلابی فرائض کے علاوہ یہ بھی آپ کا اسلامی اور قومی فریضہ ہے کہ عرب حکومتوں کے اتحاد اور انہیں ہم آواز کرنے کے لئے کوشش اور ایثار سے کام لیں۔ ہم آپکی فداکاری اور مقدس جہاد کو نہیں بھولتے۔ اسلام و مسلمین کی عظمت کی راہ میں ہم اللہ تعالٰی سے آپ کی نصرت و کامیابی کے خواہاں ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ

وحدت اسلامی
امور بین الملل

استعمار اور اشرار کے ہاتھ کٹ جائیں گے۔ ہماری آرزو ہے کہ سرزمین فلسطین اور مسجد اقصیٰ صہیونیت سے پاک ہو اور فلسطینی عوام اپنی سرزمین پر لوٹ سکیں۔ ———— (۷)

حکومت وہ —— جو دلوں پر ہو

آپ حضرات کوشش کریں، آپ سربراہانِ مملکت کوشش کریں اور دیگر ممالک کے راہنماؤں سے بھی تقاضا کریں کہ وہ بھی ایران کی طرح لوگوں کے دلوں پر حکومت کریں۔ مسلمانوں کی مشکل یہ ہے کہ بہت سی حکومتیں لوگوں کے جسموں پر حکومت کرتی ہیں وہ بھی زبردستی لہٰذا کامیاب نہیں ہیں۔ اگر ہم روحوں پر حکومت کریں اور اسلامی ممالک کے سربراہ اگر روحوں پر حکومت کریں اور لوگوں کے دل جیت لیں تو اتنی بڑی تعداد کے ہوتے ہوئے اور اتنے زیادہ وسائل اور مخازن ہوتے ہوئے انہیں کوئی نقصان نہ پہنچ سکے گا۔ جو ممالک بھی ان پر تجاوز یا ان کا مقابلہ کریں اور کوئی ملک بھی قوموں کا مقابلہ نہیں کرسکتا ملک حکومتوں کا مقابلہ کرتے ہیں اور فوجوں کا کہ عوام کے دل جن کے ساتھ ہوتے ہیں۔ آپ کوشش کریں اور اپنے دوستوں سے بھی کہیں کہ کوشش کریں کہ لوگوں کے دلوں کو جیتیں جیسے صدرِ اسلام میں لوگوں کے دل حکومت کے ساتھ تھے۔ صدر اسلام کی حکومت، لوگوں کے دلوں پر حکومت تھی لہٰذا کم تعداد کے باوجود انہوں نے بڑی بڑی بادشاہتوں پر غلبہ حاصل کرلیا۔ اب تو الحمدللہ مسلمانوں کی تعداد تقریباً ایک ارب ہے پھر صہیونی ہمارا قدس کیوں لے جائیں اور دیگر حکومتوں پر بھی تسلط جمالیں۔ اگر یہ باہم متحد ہوں تو عظیم قوت ہو۔ سب کی اپنی اپنی جگہ حکومت ہو لیکن سب پرچمِ اسلام کے نیچے جمع ہوں۔

امید ہے کہ آپ میری نصیحت قبول کریں گے کیونکہ اسی میں آپ، ہماری اور مسلمانوں کی دین و دنیا کی بھلائی ہے۔ ——— (۸)

حج پر اختلاف کی کوششیں

حج کا عظیم اجتماع کہ جسے اسلام اور مسلمانوں کے مفاد میں استعمال ہونا چاہیے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ کئی سالوں سے دکھائی دے رہا ہے کہ بعض استعماری ایجنٹوں کے مسموم قلم اس موقع پر مسلمانوں کی صفوں میں تفرقہ پیدا کرنے کے لئے "الخطوط العریضہ" اور اس جیسی دیگر چیزیں شائع کر رہے ہیں جب کہ مرکز وحی میں یہ کام صاحب وحی کے مقاصد کے خلاف ہے۔ یہ لوگ استعماری طاقتوں کی مدد کر رہے ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ جھوٹ اور افترا کے ذریعے تقریباً ایک سو پچاس ملین افراد کو مسلمانوں کی صفوں سے جدا کر دیں حیرت کی بات ہے کہ حکومت حجاز کیوں کر اجازت دیتی ہے کہ ایسے گمراہ کن اوراق مرکز وحی میں تقسیم ہوں۔

اسلامی اقوام پر لازم ہے کہ ایسی تفرقہ انگیز اور استعماری کتابوں اور دیگر اشاعتوں سے اجتناب کریں اور اتحاد مسلمین کے ایسے مخالفوں کو ٹھکرا دیں۔ حج کے اس مقدس اجتماع میں اولاً اسلام کے بنیادی مسائل اور ثانیاً اسلامی ممالک کے خصوصی مسائل پر تبادلۂ نظر کریں اور دیکھیں کہ ممالک کے اندر استعماری ہاتھوں اور ان کے ایجنٹوں کے ہاتھوں ان کے مسلمان بھائیوں پر کیا گزر رہی ہے۔ ہر ملک کے باسی اس مقدس اجتماع میں اپنی اپنی قوم کی حالت دنیا کے مسلمانوں کو بتائیں۔ ——— (۹)

باعثِ افسوس ہے کہ دیگر ممالک ایران کو نمونۂ عمل قرار کیوں نہیں دیتے

وحدت اسلامی
امور بین الملل

دیتے، وحدتِ کلمہ پیدا کیوں نہیں کرتے، اپنے عوام سے ہم آہنگی کیوں نہیں کرتے اور ہر (مسلمان) ملک دوسرے سے ہم آہنگی کیون نہیں کرتا، کیا اس لئے کہ اسرائیل ان پر غلبہ کر لے؟ آپ نے دیکھا کہ اسرائیل نے جولان کی پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا ہے اور آپ میں سے کسی کی پرواہ نہیں کی اور اعلان کر دیا ہے کہ کوئی طاقت اسرائیل کو اس فیصلے سے بدل نہیں سکتی۔ آپ کو تو چاہیے کہ اسرائیل کے خلاف محاذ بنائیں، اس اسرائیل کے خلاف کہ جو دشمنِ اسلام ہے، دشمنِ انسان ہے، آپ کا دشمن ہے، عربوں کا دشمن ہے اور آپ سب کا مخالف ہے۔ ایسی صورتحال میں آپ خود اپنے درمیان اختلاف کیوں پیدا کر رہے ہیں؟ یہ محاذ آرائی اسلام کے مقابل ہے، قرآن کریم کے خلاف ہے۔ قرآن کریم اتحاد کی دعوت دیتا ہے اور آپ افتراق اور باہم محاذ آرائی کی دعوت دیتے ہیں۔ عقل کو اپنا راہنما بنائیں، اسلام کو اپنا مقتدا قرار دیں، اسلام کے سامنے آپ سب جھک جائیں اور حکمِ عقل پر عمل کریں۔ عقل اور اسلام کہتے ہیں کہ آپس میں اتحاد کریں تو کوئی ملک بھی آپ پر تجاوز نہیں کر سکتا اور اسرائیل میں اتنی جرأت نہ ہوگی کہ ان ممالک کے درمیان رہ سکے اور غصبی علاقوں پر قبضہ برقرار رکھ سکے۔

آج جب کہ آپ کے درمیان اختلاف ہے اسرائیل خم ٹھونک کر کہہ رہا ہے کہ کوئی طاقت اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اس لئے کہ امریکہ اسکی پشت پر ہے۔ ہماری قوم کی پشت پناہ خدا ہے پھر آپ آپس میں محاذ آرائی کیوں کرتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ ان محاذ آرائیوں میں آپ کے لئے فائدہ نہیں بلکہ نقصان ہے۔ اسلام آپ سے اتحاد کا تقاضا کرتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں۔ ______ (۱۰)

ایران کے عوام اور حکومت بلکہ اسلام اور دنیا کے مفادات کی طرف متوجہ اور فرض شناس تمام مسلمان اور دنیا کے مسائل سے آگاہ مستضعفین اور تاریخ کے یہ ستمدیدہ لوگ علاقے کے حکمرانوں اور دیگر اسلامی ممالک کے بعض اعمال سے ناراض اور ناخوش ہیں اور ان کے اعمال کو اسلام کے اور اسلامی ممالک کی شان کے خلاف سمجھتے ہیں۔ وہ دیکھ رہے ہیں کہ کانفرنسوں کا مقصد صرف غاصب اسرائیل کو تسلیم کرنے کی راہ ہموار کرنے اور علاقے اور اسلامی مراکز میں امریکہ کو اور کھلی چھٹی دینا، مسلمانوں کے عظیم مراکز کی لوٹ مار میں کمک کرنا اور لبنان کے مظلوم عوام کے خلاف جنگ میں مدد کرنا ہے ——— (۱۱)

گلہ تو اپنوں سے ہے

ہمیں امریکہ سے زیادہ گلہ نہیں کرنا چاہیے اگرچہ امّ الفساد وہی ہے۔ گلہ تو اسلامی ممالک سے اور اسلامی حکومتوں سے ہے، فریاد تو ان سے ہے، اسلام نے اتحاد اور وحدتِ کلمہ کی اس قدر تاکید بھی کی ہے اور عمل بھی کر کے دکھایا ہے۔ اسلام نے ایسے دنوں کو اہمیت دی ہے کہ جن کا انگیزہ اور مقصد اتحاد کو مستحکم کرنا ہے۔ مثلاً عاشورا اور اربعین کا دن۔ قرآن کریم اس بات پہ زور دیتا ہے کہ متفرق نہ ہو جانا۔ مسلمان آپس میں دستِ واحد ہوں اور حبل اللہ کو تھامے رکھیں۔ امریکہ کا نظریہ یہی ہے کہ مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرے اور اس سے مفاد حاصل کرے۔ وہ مسلمانوں کی حیثیت، دولت اور ذخائر سب کو لوٹ لے جانا چاہتا ہے اور اسکی کوشش ہے کہ مسلمانوں کو مصرف کنندہ کی حیثیت سے باقی رکھے۔ وہ تو اپنے ناپاک مقاصد کے تحت ایسا کرتا ہے ہمیں اس سے توقع بھی نہیں کہ وہ ایسا نہ ہو۔ لیکن

مسلمان ـــــ یعنی مسلمانوں کے سربراہان سے ہمیں گلہ ہے۔ ان کے سامنے ہمیں فریاد ضرور کرنا چاہیے، ان سے کہ جو اپنے آپ کو اسلام کا حامی کہتے ہیں۔ اور نصِ قرآن کریم اور سنّتِ رسول اعظمؐ کے خلاف عمل کرتے ہیں اور اپنے زیرِ دست ملکوں کے مفادات کے خلاف عمل کرتے ہیں۔ مسلمانوں کی مشکل ان پر مسلّط حکومتیں ہیں۔ یہ اختلافات کہ جو ان کے درمیان ہیں خود ان کے اپنے پیدا کردہ ہیں۔ یہ امریکی منصوبہ اور پھر فہد پلان کی صورت میں دوسرا امریکی منصوبہ اور وہ پلان کہ جو بعد میں سامنے آئیں گے۔ اگر یہ نہ ہوتے تو اسرائیل جولان کی پہاڑیوں کو اپنے علاقے میں شامل نہیں کرسکتا تھا۔ یہ منصوبے اختلافات کا باعث بنے ہیں اور انہوں نے اسرائیل کے لئے راستہ ہموار کیا ہے۔

اگر قومیں یہ سوچ کر بیٹھی ہیں کہ حکومتیں انھیں اسرائیل سے بچائیں گی اور ان دوسری طاقتوں سے محفوظ رکھیں گی کہ جو انھیں ذلیل کردینا چاہتی ہیں اور ان کے ذخائر لوٹ لے جانا چاہتی ہیں تو یہ ایک بے جا توقع ہے آپ دیکھیں کہ خود عربوں کے مابین ان منصوبوں کے ذریعے اختلاف پیدا کردیا گیا ہے۔ ہماری اسلامی حکومت اور ان کے درمیان بھی ایک پروپیگنڈے کے ذریعے اختلاف پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ یہ پروپیگنڈا کہ ہماری حکومت اسرائیل سے اسلحہ خرید رہی ہے۔ یہ پروپیگنڈا کہ یہ حکومت دہشت گردی پھیلا رہی ہے اور بحرین میں میں کیا کچھ کردیا ہے۔ یہ سب مسلمانوں کے خلاف بنائے جانے والے منصوبے ہیں۔ آج یہ لوگ زیادہ اختلاف پیدا کرنے کے درپے ہیں۔ حکومتوں کے درمیان شگاف کو بھی دن بدن بڑھا رہے ہیں اور جو نتائج یہ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ انہوں نے حاصل کرنا شروع

وحدت اسلامی

بھی کر دیئے ہیں ۔ جولان کی پہاڑیوں کو غاصب اسرائیل میں شامل کرنے کا مسئلہ اس قبضے کی ابتداء ہے ۔ اسرائیل کو امریکہ کی پشت پناہی میں امریکی زیرِ تسلّط تنظیموں کی کوئی اعتناء نہیں ہے ۔ وہ جو بھی مخالفت کرتی رہیں یہ اپنا کام انجام دیتا رہے گا ۔

مسلمان یہ سوچ کر نہ بیٹھے رہیں کہ انکی حکومتیں ان کے لئے کچھ کریں گی اٹھیں اور اسلام کو صہیونیت کے ہاتھوں سے نجات دلائیں ۔ بیٹھے نہ رہیں کہ عالمی تنظیمیں ان کے لئے کچھ کریں گی ۔ قومیں خود اسرائیل کے مقابلے میں قیام کریں اور اپنی حکومتوں کو مجبور کریں کہ اسرائیل کے مقابل اٹھیں اور صرف مذمّت کرنے پر اکتفا نہ کریں ۔ جن کا اسرائیل سے بھائی چارہ ہے وہ بھی مذمت کر لیتے ہیں لیکن یہ ایسی مذمت ہوتی ہے تو صحیح صورت میں اور درحقیقت ایک مذاق ہوتا ہے ۔ اگر مسلمان بیٹھے رہیں کہ امریکہ یا جن کی رسی امریکہ کے ہاتھ میں ہے وہ ان کے لئے کچھ کریں تو یہ قافلہ ہمیشہ راستے ہی میں اٹکا رہے گا ۔ جو دن مسلمانوں کے اتحاد کے لئے ، آگاہ مسلمانوں نے سالہا سال سے انتخاب کئے ہیں ۔ ان میں سے ایک رسول اکرمؐ کی عید میلاد کا دن ہے اور اسی طرح دیگر میلاد کے دن بھی اور دوسرے ایام اللہ ۔ لوگوں کو چاہیے کہ ان کا احترام کریں ۔ ان دنوں میں اجتماعات منعقد کریں اور اپنے اتحاد کی مضبوطی کا موجب بنیں ______ (۱۲)

امید ہے کہ مسلمان اور اسلامی اقوام اسلام اور قرآن مجید کے حکم کے مطابق آپس میں بھائی بھائی بنیں گے ۔ انسانیت کے دشمنوں کے خلاف اسلامی ممالک شدّت و قوت کا مظاہرہ کریں لیکن ایسا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک وہ جزئی مسائل ختم نہ ہو جائیں جو حکومتوں کے درمیان موجود

ہیں اور جب تک آپس میں بھائیوں کیطرح نہ ہو جائیں۔ یہ اختلافات اسلام اور مسلمانوں کے مفادات پورے کرتے ہیں۔ چاہیے کہ اس سوئے استفادہ کو روکا جائے۔ اسلامی وحدت کی ضرورت ہے۔ سب اسلام اور قرآن مجید کے پرچم تلے جمع ہو جائیں کیونکہ قرآن نے حکم دیا ہے:

"واشدّاء علی الکفار رحماء بینھم"[1]

اصولی طور پر اسلام میں نسل کوئی موضوع ہی نہیں۔ عربی، عجمی، اور دوسرے گروہوں کی بحث اسلام میں سرے سے ہے ہی نہیں۔ اسلام انسان کے تربیت اور نشو و نما کے لئے آیا ہے۔ اسلام کا موضوع انسان اور پروگرام انسانی تربیت ہے۔ جو چیز اسلام میں حیثیت رکھتی ہے وہ تقویٰ ہے اور مسلمین کے مابین اخوت و دوستی اور اختلافات کا خاتمہ ہے۔ اگر مسلمان چاہتے ہیں کہ وہ عزت و عظمت حاصل کریں کہ جو صدرِ اسلام میں رسول اکرمؐ اور اصحاب کو حاصل تھی تو سارے مسلمان گروہ اس سیرت پر عمل کریں تا کہ اپنی عظمت پھر حاصل کر لیں۔ وہ سیرتِ اسلام پر اتفاق ہے کہ جو ما فوق الطبیعہ طاقت عطا کرتا ہے۔ وہی کہ جو ہماری قوم نے کمزوری اور ناتوانی کے باوجو دپالی۔ یہی وہ بات ہے کہ جو صدر اسلام میں مسلمانوں نے پالی تھی۔ یعنی ایمان، اسلام اور وحدتِ کلمہ پر بھروسہ۔ ہمارے جوان انقلاب کے دوران بھی کرتے رہے اور اب بھی تقاضا کرتے ہیں کہ ہم ان کے لئے شہادت کی دعا کریں۔ یہ عظیم تبدیلی کہ جو اللہ تبارک و تعالیٰ کے ارادے سے ایک قوم میں پیدا ہوئی ایک ایسی بڑی شیطانی طاقت پر اسکی کامیابی کا باعث بنی کہ جس کی پشت پناہ

۱۔ سورہ فتح آیت ۲۹

سب بڑی طاقتیں تھیں۔ یہ کامیابی اللہ تبارک وتعالےٰ کی طرف سے تھی اور اس کے عملیات خاصہ میں سے تھی۔ امید ہے کہ اخلاق ہماری قوم میں باقی رہے گا اور سب قومیں اور سب مسلمان یہ اخلاق اور یہ روش اپنا کر صدر اسلام کی عظمت پھر حاصل کریں۔

میرے لئے ایک بات معمّا بنی ہوئی ہے اور وہ یہ کہ سب اسلامی حکومتیں اور اسلامی قومیں جانتی ہیں کہ درد کیا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ان کے افتراق میں اغیار کے ہاتھ کارفرما ہیں۔ دیکھ رہی ہیں کہ ان تفرقوں سے ان کے نصیب میں ضعف ونابودی ہی آئے گی۔ دیکھ رہی ہیں کہ اسرائیل کی حقیر حکومت مسلمانوں کے مقابل کھڑی ہے جب کہ اگر مسلمان متحد ہوتے تو ہر کوئی اسرائیل پر صرف ایک بالٹی پانی کی ڈال دیتا تو وہ سیلاب میں بہہ جاتا، اس کے باوجود وہ اس کے سامنے شکست خوردہ ہیں۔ معمّا یہ ہے کہ جب یہ سب کچھ جانتے ہیں تو اس کے قطعی علاج کا سامان کیوں نہیں کرتے کہ جو ان کا اتحاد واتفاق ہے؟ استعماری قوتیں انھیں کمزور کرنے کے لئے جو سازشیں کرتی ہیں انھیں ناکام کیوں نہیں بناتے؟ آخر یہ معمّا کب حل ہوگا اور کس کے سامنے حل ہوگا؟ اسلامی حکومتوں اور مسلمان قوموں کے سوا کون ان سازشوں کو ناکام بنائے گا۔ یہ وہ معمہ ہے کہ اگر آپ کے پاس اس کا جواب ہو اور آپ اسے حل کر پائیں تو ہماری بھی راہنمائی کریں۔

میری خواہش تھی کہ یہ حقیقت میں آپ کی زبانی سُنوں اور یہ وہ حقیقت ہے کہ جسے ہم بھی جانتے ہیں کہ مسلمانوں کی تمام ترکمزوری اور اسلامی ممالک کی تمام ترخرابی کا باعث حکومتیں ہیں۔ باعثِ افسوس ہے کہ حکومتیں اپنی خودغرضی کی وجہ سے غیروں کے لئے نوکر کی طرح کام کرتی ہیں اور خود اپنی

قوم کے لئے آقا بنی بیٹھی ہیں۔ مسلمان ممالک میں سب خرائیاں اسی نوکری اور آقائی کی پیدا کردہ ہیں۔ اسکی راہ حل وہی ہے جو آپ نے بیان کی ہے۔ اسکی راہ حل قوم کے ہاتھ میں ہے۔ قوموں کو چاہیئے جو حکومتیں اسلامی مفادات اور قوموں کے مفادات کے خلاف کام کرتی ہیں ان کے ساتھ وہی سلوک کریں جو ایرانی قوم نے مسترد شدہ شاہ کے ساتھ کیا ہے۔ میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ حکومتوں کو ہوش عطا کرے کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کے مفادات کے مطابق کام کریں یا قوموں کو ان پر غلبہ عطا کرے تاکہ وہ ان کا قلع قمع کردیں ـــــــــ (۱۲۳)

آئیں ہاتھوں میں ہاتھ دیں

علاقے کی حکومتوں کو یہ بات سمجھنا چاہیئے کہ اگر وہ اسلام سے آشنا ہو جائیں اور ایران کی طرف اخوت کا ہاتھ بڑھائیں تو ایران انھیں تمام طاقتوں کے شر سے نجات دلا سکتا ہے۔ پھر انھیں انشااللہ اس کا خوف نہ ہو کہ ہم نے ایسا کیا تو امریکہ ویسا کرے گا۔ آپ جس سے ڈرتے ہیں ہم نے اس پر عمل بھی کیا ہے۔ ہم نے امریکہ کے ایک بہت بڑے ایجنٹ کو نکال باہر کیا ہے۔ ہم نے امریکی سفارتخانہ کہ جس کا نام سفارتخانہ تھا اور جو دراصل جاسوس خانہ تھا اسے بند کر دیا ہے، اس پر قبضہ کرلیا ہے اور امریکی جاسوسوں کو ہم نے نکال دیا ہے۔ ہم نے امریکی مشیروں کو نکال دیا ہے اور امریکہ کچھ بھی نہیں کرسکا اگرچہ کرنا چاہتا تھا۔ ایران کی زیادہ سے زیادہ آبادی چالیس ملین ہے اور محدود تعداد میں اسلحہ ہے لیکن اس کے باوجود سب طاقتوں کے مقابل اٹھ کھڑا ہوا ہے اور کسی طاقت سے کوئی باک نہیں

اس لئے ایک طاقت پر اسے بھروسہ ہے اور وہ اللہ ہے۔ جب اس پر بھروسہ تھا اور اتصال تھا تو پھر دوسروں سے وابستگی کی کوئی ضرورت نہیں جب چالیس ملین کی ایک جمعیت امریکہ، روس، فرانس اور سب کے مقابل کھڑی ہوسکتی ہے تو ملت اگر ایک ارب ہو جائے گیا پھر کوئی اس کی مخالفت کرسکتا ہے؟ مسلمانوں کی تعداد تقریباً ایک ارب ہے لیکن باہم متفرق ہیں۔ ہر کوئی ایک الگ ساز بجا رہا ہے۔ حکومتیں قوموں کی مخالف ہیں۔ اسی طرح قومیں بھی حکومتوں کی مخالف ہیں، ہر حکومت دوسری حکومت کی مخالف ہے۔ اگر کہے بھی کہ میں دوست ہوں تو جھوٹ ہے ——— (۱۴)

ج — خدا کی خاطر سب کچھ قربان کر دینے کا درس

بیت اللہ الحرام کے زائرینِ محترم جس بھی قوم و مذہب سے ہوں ضروری ہے کہ قرآن کریم کے احکامات کے سامنے سر جھکا دیں اور مشرق و مغرب اور انکے بے ارادہ وابستگان کے اس شیطانی سیلاب کے مقابلے میں اخوت اسلامی کا مظاہرہ کریں کہ جس کا مقصد اسلام کو نقصان پہنچانے کے لئے اسکی بنیادوں کو اکھاڑ پھینکنا ہے۔ اللہ کی ان آیات شریفہ کی طرف توجہ دیں کہ جس نے انھیں حبل اللہ کے تھامنے کی دعوت دی ہے اور تفرقہ و اختلاف سے ڈراتے ہوئے اس سے منع کیا ہے۔ یہ مقامات مقدسہ کہ جو واقعاً دنیا کے توحید پرستوں اور مسلمانوں کے مفادات کے لئے قائم کئے گئے ہیں ان پر اسلام کے اس عبادی اور سیاسی فریضے سے زیادہ سے زیادہ روحانی و سیاسی فائدہ اٹھائیں۔ ابراہیمی و اسماعیلی قربان گاہ پر توجہ دیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اور اسلام کے مقدس ہدف کی خاطر اپنی سب سے عزیز چیز کو بھی فدا کرنے کے لئے اٹھ

کھڑا ہونا چاہیے اور الٰہی ہدف کا دفاع کرنا چاہیے۔ بڑے چھوٹے درمیانے ہر شیطان کو اسلام، کعبہ اور حرم کے حریم مقدس سے دور بھگا دینا چاہیے۔ کعبہ اور حرم ممالکِ اسلامی کہ اس کا حریم ہیں سے دست شیطانی کو کاٹ ڈالنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کی دعوت پر لبیک کہنا چاہیے۔ انقلاب اسلامی ایران کی سرزمین کے حجاج شریف اور مجاہد قوم کے شجاع اور ایثار پیشہ مجاہدین کی آواز مسلمانوں کے اس اجتماع عام میں ساری دنیا کے مسلمانوں تک پہنچائیں اور انھیں ذمہ دار ٹھہرائیں کہ دنیا کی سب مظلوم قوموں تک ایرانی قوم کا پیغام پہنچائیں۔

مسلمانوں کو چاہیے کہ انقلاب اسلامی کے بعد اور اسلام کی غیر معمولی قوت کو دیکھتے ہوئے سنی شیعہ بھائیوں میں تفرقے اور ایران پر حملے کہ جو تحریک اسلامی کا مرکز ثقل ہے سے لے کر لبنان پر گہری اور وسیع یلغار اور پھر وہ عظیم جرائم یہ سب کے سب امریکی سازشیں اور منصوبے ہیں۔ اسلام کو نقصان پہنچانے اور کمزور کرنے کے لئے ہیں کہ جو قوت الٰہی ہے۔ اس امریکی منصوبے کو پہچانیں کہ جو اسرائیل کے ذریعے روبہ عمل ہے اور جو بیروت اور لبنان پر بس نہیں ہوتا۔ ہر جگہ اسلام، اسلامی ممالک اور خصوصاً خلیج فارس کا علاقہ اور حجاز کہ جو مرکز وحیٔ الٰہی ہے ان سازشوں کا ہدف ہے۔ پہلا ہدف یہ ہے کہ علاقے کے حکمران آنکھ کان بند کئے امریکہ اور اس سے بھی دردناک تر یہ کہ اسرائیل کے حکم کے مطیع ہو جائیں اور ہر طرح کی تحقیر و خدمت کے ننگ کو قبول کر لیں۔ ایسی فضا اور عظیم المیے پر اسلامی اقوام لاتعلق نہ رہیں۔ اسلام اور اسلامی ممالک کی حفاظت کے لئے کسی بھی کوشش سے دریغ نہ کریں۔ کس قدر دردناک اور المناک ہے کہ مسلمانوں اور نام نہاد

ممالک کے جوار میں غاصب اسرائیل لبنان کے مظلوم اور بیروت کے عزیز بہن بھائیوں پر اس جسارت سے اور فاتحانہ انداز سے تجاوز کرے اور بجائے اس کے کہ اسلامی ممالک کی حکومتیں اپنے الہی و انسانی فریضے پر عمل کرتے ہوئے ان کے دفاع کے اٹھیں ایسی نرمی کا مظاہرہ کر رہی ہیں بلکہ امریکہ و اسرائیل کے ناپاک مقصد کی خاطر مصروف کار ہیں اور ستم پیشہ اسرائیل کے بجائے اسلامی ایران اور ایران میں اسلام (کے وجود) ہی کو اپنا تمام تر ہدف قرار دیئے ہوئے ہیں۔

اگر آج انہوں نے اپنے سکوت بلکہ ظالم اور اس کے ارباب کے ناپاک مقاصد کی کمک کے لئے انہوں نے کوئی عذر تراشں بھی لیا تو کیا تاریخ کو بھی بدل سکتے ہیں؟ کیا آزاد قوموں بھی فریب دے سکتے ہیں؟ کیا خداوند منتقم کو بھی اپنے ناقابل توجیہ بہانوں سے مطمئن کر سکتے ہیں؟ انہوں نے جسطرح سے اسلام عظیم کو کھیل بنا رکھا ہے کیا ان کا یہ عظیم گناہ قابل بخشش ہے؟ کیا یہ بیروت کی بے گناہ عورتوں، مردوں اور بچوں کے خوف کا جواب دے سکتے ہیں ______ (۱۵)

ہیں کواکب کچھ، نظر آتے ہیں کچھ

اس دنیا کی آج کیا حالت ہوگئی ہے؟ مسلمان دعوی کرتے ہیں کہ وہ رسول اکرمؐ کے تابع ہیں، قرآن کے تابع ہیں، اچھا، آئیں اور دیکھیں کہ قرآن کیا کہتا ہے اور آپ کیا کرتے ہیں؟ آپ دیکھ رہے ہیں یہ امریکہ کی خاطر یہ ساری مصیبتیں ہمارے لئے لا رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ خوب یہ اسلام ہوا کہ آپ کہیں کہ ہم مسلمان ہیں لیکن چونکہ امریکہ ایسا ہے لہذا یہ

وحدت اسلامی
امور بین الملل

کچھ کرنا پڑتا ہے؟ اپنا تیل امریکہ کو دیے جا رہے ہیں۔ سب کچھ کہ جو انکی اپنی قوم کا ہے اسے لٹائے جا رہے ہیں۔ انکی قوم اس کمزوری اور بے چارگی کے عالم میں خود ان کے زیرِ ستم پامال ہو رہی ہے اور پھر بھی ان کا دعویٰ ہے کہ ہم مسلمان ہیں۔ کیا دعوے سے انسان مسلمان ہو جاتے ہیں؟ کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور اتحاد چاہتے ہیں۔ ایران ہفتہ وحدت منا رہا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ ایران تفرقہ پیدا کر رہا ہے۔ ان کے بعض ریڈیو اسٹیشن ایسی باتیں کر رہے ہیں ایران کہتا ہے:

اے ایک ارب مسلمانو! متحد ہو جاؤ، ان بڑی طاقتوں کو اس طرح نہ چھوڑ دیں کہ یہ دنیا میں تجاوز کرتی ہیں۔ یہ دنیا کے ہر گوشے میں ایران کے خلاف طرح طرح کے الزام لگاتے رہے ہیں تاکہ ایران کے حلقوم سے یہ بات باہر ہی نہ نکلنے دیں کہ بہر حال جو دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم حضرت موسیٰؑ کے پیرو ہیں نہ ان کا دعویٰ درست ہے، نہ وہ کہ جو دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم حضرت موسیٰ کے مطیع ہیں، ان کا دعویٰ درست ہے اور نہ وہ کہ جن کا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اسلامؐ کے تابع ہیں، ان کا دعویٰ صحیح ہے۔ سب دعوے ہی دعوے ہیں۔ اعمال کو دیکھنا چاہیے کہ کیسے ہیں۔ وہ کہ جو حضرت موسیٰ کے حامی ہیں۔ آیئے دیکھیے حضرت موسیٰ کا عمل کیسا تھا۔ تاریخ میں ثبت ہے، قرآن ہے، تاریخ ہے، توریت ہے سب کچھ ہے، ثبت شدہ ہے۔ آیئے اب اپنے اعمال کو بھی دیکھئے۔ وہ بھی کہ جو حضرت عیسیٰؑ کے پیرو ہیں۔ حضرت عیسیٰ کی تاریخ محکم ہے اور وہ خود بھی جانتے ہیں البتہ کچھ انحراف کے ساتھ، ان کے اعمال کو سب لوگ دیکھ رہے ہیں۔ اسی طرح وہ بھی کہ جو الحاد کا طرفدار ہے اور کسی چیز کو درست نہیں سمجھتا وہ بھی دعویٰ کرتا ہے کہ ہم قوم کے

حامی ہیں، عوام کے حامی ہیں اور کیا کیا۔ اس کا بھی جو لبس چلتا ہے کہتا ہے، کرتا ہے اور مار دھاڑ کرتا ہے۔ یہی کچھ اس نے اب افغانستان کے ساتھ کیا ہے۔ اسی طرح یہ بھی کہ جو مسلمان ہیں۔ خوب، ایسے ہی تاریخ اسلام کو دیکھیں ان کے پاس ہے۔ قرآن کریم ان کے پاس ہے، سیرت رسولؐ انہیں دستیاب ہے، سب کچھ دیکھ رہے ہیں لیکن پھر بھی ان کے عمل ان کے برخلاف ہیں، عام لوگوں کی طرح نہیں۔ اسلامی حکومتوں کے سربراہوں کا عمل خلاف اسلام ہے۔ فرض کریں کہ عام لوگ کچھ غلط کام کرتے ہیں تو ان کے اور ان کے کام میں فرق ہے۔ یہ لوگ سربراہ ہیں لیکن ان کے اعمال حکومت اسلامی کے خلاف ہیں، سیرت رسولؐ کے برخلاف ہیں، عمل اہلبیتؑ کے برخلاف ہیں، ان سب کے برخلاف ہیں۔ آج ہماری دنیا کی یہ حالت ہوگئی ہے۔ دعویدار تو سب ہیں لیکن حقیقت یہی ہے کہ جو ہم سب اور آپ سب دیکھ رہے ہیں۔ کونسا وقت ہوگا کہ یہ صورت حال بدلے گی اور منقلب ہوگی۔ البتہ مکمل انقلاب تو امام زمانہ سلام اللہ علیہ کے ظہور پر ہی ہوگا تاہم ہماری بھی کوئی ذمہ داری ہے۔

ذمہ داری یہ ہے کہ ہم اس میں سنجیدہ ہو جائیں کہ جس قدر ہو سکے اپنی قوتیں مجتمع کریں تاکہ ان مسائل کو روک سکیں۔ ہماری ملت ایران کی اور ایران کے ترجمانوں کی نصیحت ہمیشہ اسلامی حکومتوں کے لئے یہ رہی ہے کہ آئیے جناب باہم اکٹھے ہو جائیں، آئیے آپس میں مل جائیں۔ ہم آپ کے ممالک حاصل نہیں کرنا چاہتے۔ ہم ملکوں پر قبضہ کرنے والے نہیں۔ ہم تو اپنے حق کا دفاع کرنے والے ہیں۔ ہم اپنی اس بات کے ہمیشہ پابند

رہے ہیں۔ شروع سے اب تک ہماری ایک ہی بات رہی ہے۔ نہ ہم نے پہلے کبھی عرب و عجم کی بات کی ہے، نہ کبھی یہ کہا کہ یہ مجوس ہیں اور وہ پتہ نہیں کیا ہیں۔ نہ پہلے کبھی ہم نے ایسی بات کی نہ اب کرتے ہیں اور نہ آئندہ کریں گے۔ ہماری ایک ہی بات ہے اور وہ یہ ہے کہ مسلمان آپس میں اکٹھے ہوجائیں اور یہ گرگ کہ جو مسلمانوں کی جان کے درپے ہیں ان کا خاتمہ کریں، انھیں دور کریں، ان سے نجات پائیں۔ کہتے ہیں نہیں ہوسکتا، جب کہ ہم نے دیکھا ہے کہ ایران نے کیا ہے اور ایسا ہوا ہے۔ ایران کی افرادی قوت کم اور کوئی صحیح فورس بھی نہ تھی لیکن لوگ سڑکوں پر نکل آئے، انہوں نے اپنے کام انجام دیئے۔ طاغوت کا خاتمہ کردیا، امریکہ، روس اور دیگر سب طاقتوں کے ہاتھ کاٹ دیئے۔ ایسا کیوں نہیں ہوسکتا؟ جب قومیں ایسا چاہیں تو کیوں نہیں ہوسکتا۔ ہم کہتے ہیں کہ خود حکومتیں ایسا کریں، اس سے پہلے کہ قومیں اٹھ کھڑی ہوں، خود حکومتیں اقدام کریں۔ حکومتیں ایک دوسرے کے ساتھ انکساری کریں۔ آپس میں دوست بن جائیں۔ ایک میٹنگ کا اہتمام کریں۔ سب سربراہانِ مملکت آپس میں مل بیٹھیں اور اپنے مسائل حل کریں۔ ہر کوئی اپنے اپنے مقام پر رہے لیکن اجتماعی اسلامی مسائل میں اکٹھے ہوجائیں۔ یہ کہ سب آج اسلام پر حملہ آور ہیں، اس کے مقابلے کے لئے سب اکٹھے ہوجائیں، ان حملہ آوروں کو روکیں اور یہ آسان بھی ہے۔ یہ کوئی نہ ہوسکنے والی چیز نہیں۔ اگر آپ سب اکٹھے ہوجائیں تو وہ بالکل ایک طرف ہوجائیں گے، پھر سروکار نہ رکھیں گے۔ وہ تو آپ کی کمزوری سے، آپکی ناسمجھی سے اور آپکی جہالت سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ محمد رضا کے زمانے میں اس بدبخت کی کمزوری سے فائدہ اٹھاتے تھے۔

وہ ایک بات کہتے اور یہ سر تسلیم خم کر دیتا۔ وہ یہ نہیں چاہتے تھے کہ آ جائیں اور سب کچھ گرا دیں اور یہ گریں اور وہ کریں۔ انہوں نے اسے صرف ڈرا رکھا تھا۔ کہ گویا ہم نے امریکہ کے بارے میں ایک لفظ بھی کہا تو یہ ہو گا اور وہ ہو جائے گا۔ ایران نے کہا اور کچھ نہ ہوا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ہمارا نقصان نہیں ہوا۔ لیکن انسان اگر اپنی انسانی حیثیت کی اور ارزش اسلام کی حفاظت کرے تو پھر اس کا نقصان کچھ نہیں۔ اگرچہ ایران نے شہادتیں بھی دیں لیکن رسول اکرمؐ نے بھی شہید پیش کئے، انبیاء بھی ایسے ہی تھے۔ انبیاء کی سیرت یہی تھی۔ بزرگوں کی یہی سیرت رہی ہے کہ وہ طاغوت کے ساتھ برد آزما رہتے تھے اگرچہ زمین پر آ رہیں، اگرچہ قتل ہو جائیں یا انھیں شہادتیں پیش کرنا پڑیں۔ اہمیت اسکی ہے کہ انسان ظلم کے مقابل قیام کرے، ظالم کے مقابل اٹھ کھڑا ہو اور اس کے منہ پر مکا رسید کرے اور ظلم کو بڑھنے کی اجازت نہ دے۔ اس کی اہمیت ہے۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے۔ ——— (۱۶)

زائرین حرم کے نام

بسمہ تعالیٰ

بیت اللہ الحرام کے سب زائرین (اللہ انکی مدد کرے) کی خدمت میں سلام و تحیاتِ فراوان ——— کے بعد

اس وقت اسلامی اقوام کی سستی و سہل انگاری کے باعث ملت قرآن کی عظیم سرزمین میں دور دور تک استعمار کے ناپاک پنجے گڑ چکے ہیں ہماری قوم پرستی کی وجہ سے ہمارا سب سرمایہ اور عظیم وسائل ان کے

حلقوم میں جارہے ہیں۔ استعمار کی مسموم ثقافت ہمارے قصبوں اور دیہاتوں تک کی گہرائیوں میں جا پہنچی ہے اور خرابیاں پیدا کررہی ہے۔ قرآنی ثقافت کو اس نے پیچھے دھکیل دیا ہے۔ یہ ثقافت ہمارے نونہالوں کو فوج در فوج غیروں اور سامراجیوں کی خدمت کی طرف کھینچ رہی ہے ہر روز کسی نئے نغمے اور دلفریب نام پر ہمارے نوجوانوں کو گمراہ کررہی ہے اے ملّت عزیز اسلام! آج آپ مناسک حج کے لئے اس سرزمین وحی پر جمع ہیں۔ آپ کے لئے ضروری ہے کہ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کا کوئی چارہ سوچیں۔ مسلمانوں کی مشکلات کو حل کرنے کے لئے تبادلہ خیال کریں اور آپسمیں ہم آہنگی پیدا کریں۔ یہ عظیم اجتماع کہ جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس سرزمین مقدس پر مہیا ہوتا ہے آپ مسلم اقوام کو ذمّے دار ٹھہراتا ہے کہ اسلام کے مقدس اہداف، شریعت مطہرہ کے بلند مقاصد، مسلمانوں کی ترقی، سربلندی اور اسلامی معاشرے کے اتحاد و پیوستگی کے لئے کوشش کریں۔ استقلال و آزادی کے لئے اور سرطانِ استعمار کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے ہم فکر و ہم پیمان ہوں۔ مسلم اقوام کی مشکلات خود ہر مملکت کے رہنے والوں کی زبانی سنیں اور انکی مشکلات کے حل کے لئے کسی بھی اقدام سے دریغ نہ کریں۔ اسلامی ممالک کے غریبوں اور محتاجوں کے بارے میں سوچیں۔ صیہونزم کہ جو اسلام اور انسانیت کا نہایت سخت دشمن ہے کے چنگل سے فلسطین کی اسلامی سرزمین کو آزاد کرانے کے لئے چارہ اندیشی کریں۔ آزادئ فلسطین کے لئے جہاد کرنے والے مردان فدا کار کی مدد کرنے اور ان کا ساتھ دینے سے غفلت نہ کریں۔ اس اجتماع میں جس ملک کے بھی علماء

شریک ہیں انہیں چاہیے کہ قوموں کی بیداری کے لئے باہم تبادلہ نظر کر کے ایک مدلل اعلامیہ جاری کریں اور اسے اس محیط دحی میں مسلمانوں کے درمیان تقسیم کریں نیز اپنے اپنے ممالک میں واپس جاکر بھی اسے شائع کریں۔ ان اعلامیوں میں اسلامی ممالک کے سربراہوں سے تقاضا کریں کہ وہ اہداف اسلام کو اپنا نصب العین قرار دیں، اختلافات کو ایک طرف رکھ دیں اور استعمار کے چنگال سے گلو خلاصی کے لئے چارہ اندیشی کریں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (۱۷)

وحدت اسلامی
امور بین الملل

۱۰

حکومت اور عوام

وہ دن مبارک ہوگا....

تمام مسلمانانِ عالم کو اور آپ حضرات کہ جو یہاں موجود ہیں عید سعید فطر کے مبارک موقع پر تبریک عرض کرتا ہوں اور مبارک تو وہ دن ہوگا جب تمام اسلامی حکومتیں عوام کے ساتھ ایک ہونگی، سب آپس میں ہم صدا ہوں گے، اکٹھے ہوں گے، ہم مقصد ہوں گے اور ہر جگہ اسلام کو زندہ کریں گے اور اپنے ممالک کو بڑی طاقتوں کے پنجے سے نجات دلانے کے لئے سب اسلامی ممالک متحد ہوں گے۔

میں اس وقت چاہ رہا ہوں کہ ایران میں رونما ہونے والے اسلامی انقلاب کی کچھ خصوصیات آپ سے عرض کروں۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ خصوصیات سب اسلامی ممالک میں موجود ہوں، ایران میں جو فضا پیدا ہوئی ہے ایسی ہی فضا تمام اسلامی ممالک میں ظہور پذیر ہو، یہ انقلاب سب اسلامی ممالک تک پہنچے۔ دنیا کے سب ستم رسیدہ لوگ مستکبرین کے مقابل اٹھ کھڑے ہوں۔ اپنے مسائل کو سمجھیں اور اپنا حق حاصل کریں اور جاگ

لیں کہ حق لینے کی چیز ہے ورنہ کوئی انھیں یہ حق عطا نہیں کرے گا۔

انقلاب اسلامی کی کچھ خصوصیات میں آپ حضرات سے اور جو لوگ میری بات سن رہے ہیں ان سے عرض کرتا ہوں تاکہ دیکھیں کہ کیا یہ وضع بہتر ہے یا دیگر مقامات کے اوضاع بہتر ہیں۔ آپ اسلامی اور غیر اسلامی ممالک میں کہاں دیکھتے ہیں کہ صدر انھیں عوام میں سے ہو اور انھیں عوام کے دامن میں ہو اور بلا خوف و خطر ہر روز، ہر ماہ مبارک میں، ہر شب مختلف لوگوں کے پاس جاتا ہو اور عوام کو موعظہ کرتا ہو

ہم معزول شاہ کی غاصب حکومت کے زمانے میں دیکھتے رہے ہیں کہ اگر اسے تہران کی کسی سڑک پر آنا ہوتا تو اس کے باہر نکلنے سے پہلے خفیہ پولیس والے تمام سڑکوں کو اور سڑکوں کے اطراف کے سب گھروں کو خالی کروا لیتے وہاں اپنے آدمی ٹھہراتے اور حفاظت کرتے۔ یہ اس لئے تھا کہ وہ عوام میں سے نہ تھا بلکہ عوام کے مقابل تھا۔ آج صدر کہ جو سب سے اوپر ہے، اسے جس محفل میں بھی دعوت دی جاتی ہے جاتا ہے، جس شہر میں بھی اس سے خواہش کی جاتی ہے جاتا ہے اور عوام کو موعظہ کرتا ہے۔ بغیر اس کے کہ اس کے دل میں ذرّہ بھر بھی خوف ہو۔ عوام بھی اسے اپنے میں سے سمجھتے ہیں۔ وہ آپس میں بھائی ہیں۔ صدر مملکت ایران کے ایک عام آدمی کا بھائی ہے۔ عوام آپس میں بھائی بھائی ہیں اور کمک کرتے ہیں۔ (1)

عوام اور حکومت کے مابین ہم آہنگی کی ضرورت

قوی ایمان، اسلام پر کاربندی اور مختلف گروہوں میں پیدا ہونیوالے عظیم تحول کی وجہ سے اسلامی ایران نے مشرق و مغرب اور ان کے منحرف طفیلیوں کے ہاتھ اپنے

سے منقطع کر دیئے ہیں اور کسی بھی طاقت کو (ایران) اجازت نہیں دیتا کہ اس اسلامی مملکت میں ذرہ بھر بھی مداخلت کرے۔ یہ بات بذاتِ خود دنیا کے مسلمانوں اور مظلوموں کے لئے حجّت قاطع ہے کہ اگر قومیں چاہیں تو کوئی بھی تجاوز نہیں کرسکتا اور نہ کوئی انکی مخالفت کرسکتا ہے۔ جس قوم نے ذلت وشہادت میں سے دوسری چیز کو منتخب کرلیا ہو وہ شکست ناپذیر ہے۔ دنیا کی مظلوم قوموں کے لئے اس کے علاوہ کوئی اور چارہ بھی نہیں اگر اسلامی قوموں پر حکمران حکومتیں بھی محروم عوام کی ہم گام ہوجائیں اور ان کے ساتھ ملجائیں تو وہ اپنے آپ کو اس ذلّت آمیز ذہپیوستگی ووابستگی سے نجات دلاسکتی ہیں کہ موت جس سے ہزار گنا بہتر ہے۔ یونہی عزّت اور انسانی حیثیت وقدر سے ہم آغوش ہوسکتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیں الٰہی اور انسانی ذمّہ داریوں سے آشنا فرمائے ــــــ (۲)

حکومتوں کا عوام سے دشمنانہ سلوک

ایک اور مشکل کہ جو مسلمانوں کو درپیش ہے اور جس سے پریشان ہوں، وہ حکومت اور عوام (کے باہمی رابطے) کی مشکل ہے جہاں تک ہمیں خبر ہے اور آپ بھی جانتے ہیں کہ حکومتوں کی اپنے عوام سے ہم آہنگی نہیں ہے۔ حکومتوں کا عوام سے سلوک ایسے ہے جیسے دشمن کا دشمن سے ہوتا ہے۔ عوام حکومت سے منہ موڑے ہوتے ہیں اور حکومت ان پر (اپنا اقتدار) ٹھونسنے کے درپے ہے۔ اس لحاظ سے حکومتیں عوام کی پشت پناہ نہیں ہیں۔ بلکہ ان کے مابین ایک دوسرے کے دشمن والا معاملہ ہے۔ یہ امر حکومتوں کی کمزوری کا باعث ہے۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ یہ باپ بیٹا جو ایران پر حکومت کرتے تھے ان کی حکومت

جابرانہ تھی۔ باپ کے زمانے میں بھی عوام اس سے اسطرح سے منہ موڑے ہوئے تھے کہ جب متجدین آئے اور انہوں نے ہماری مملکت کو ہر جہت سے دو چار خطر کر دیا اور جب سابق شاہ کا باپ) رضا شاہ چلتا بنا تو لوگوں نے خوشی منائی اور جنگ میں اسکی شکست کو لوگوں نے باعثِ مسرت گردانا کیوں کہ وہ اسے بھی اپنا دشمن سمجھتے تھے۔ اسی طرح جب محمد رضا عوامی قوت سے باہر چلا گیا تو جس دن وہ گیا اس دن عوام کی یہ حالت تھی کہ جیسے انکی عید ہو اور انہوں نے عید منائی اور (اگر میں یہ نہ کہوں کہ سب ملکوں کی یہ حالت تھی) تو بھی بیشتر ملکوں کی یہی کیفیت ہے۔ ہماری اسلامی حکومتوں کی اپنے عوام کے ساتھ کوئی ہماہنگی نہیں۔ وہ ایک دوسرے کے دشمن ہیں۔ عوام ان سے گریزاں ہیں اور وہ عوام پر دھونس جماتے ہیں۔ ہمارے ممالک کی مشکلات میں سے ایک یہ بھی ہے۔ شائد اس کا حل اتنی جلدی ممکن نہ ہو۔ آج ہمارے پاس ایک حکومت ہے کہ جو عوام کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ آج سڑکوں پر عوام کے مظاہرے اس کے حق میں ہیں حالانکہ وہ ابھی قوم کے لئے کوئی زیادہ کام نہیں کر سکی لیکن قوم اس کے ساتھ ہے۔ عوام اپنی حکومت کے حامی ہیں، اس کے پشت پناہ ہیں۔ یعنی یہ ایک قومی حکومت ہے۔ یعنی ایک ایسی حکومت ہے جس کے پیچھے عوام ہے لیکن اگر آپ حساب لگائیں دیگر اکثر ممالک میں (اگر سب میں نہ بھی ہو) مسئلہ یوں نہیں ہے۔ لوگ اپنی خوشی سے انکی کمک نہیں کرتے۔ انھیں بھی لوگوں کے مفادات کی فکر نہیں بلکہ اپنے ہی مفادات کی فکر ہے۔ جب تک یہ مشکل حل نہ ہو ہماری حالت یہی رہے گی۔ میں پھر اللہ تبارک وتعالیٰ ہی سے تقاضا کرتا ہوں کہ وہ اس مشکل کو حل کرے۔ ——————— (۳)

حکومتوں کے مابین اخوّت اسلامی

مجھے توقع ہے کہ اسلامی حکومتوں کے مابین ایک اخوت، اسلامی اخوت پیدا ہوگی۔ جیساکہ قرآن کریم نے امر فرمایا ہے۔ اگر اسلامی ممالک میں یہ اخوت پید ہوجائے تو ایک ایسی عظیم طاقت وجود میں آجائے کہ دنیا کی کوئی بھی قوت اس کے پائے کی نہ ہو

میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے آرزو کرتا ہوں کہ سب حکومتوں کے مابین یہ کیفیت عملی شکل اختیار کرلے۔ سب اسلام کے لئے ہوں۔ سب اپنے مابین اخوت اسلامی کی حفاظت میں کامیاب ہوں۔ سب اپنے عوام کی خدمت میں کامیاب ہوں اور عوام ان کے پشت پناہ ہوں۔ ـــــــ (۴)

قوم جب حکومت کے ساتھ نہ ہو....

اسلام ایک آسمانی دین ہے کہ جو قوموں کی ہدایت، ان کے مابین اختلافات کے خاتمے، انسانی کمالات کی طرف راہنمائی اور ظلم وجور کے خاتمے کے لئے آیا ہے۔ لیکن مجموعی طور پر مسلمان اور اسی طرح تقریباً سب اسلامی حکومتیں اس راز سے ناواقف ہیں اور انہوں نے تغافل سے کام لیا ہے کہ اسلام جسکی خاطر آیا ہے۔ مسلمانوں کی پوری تاریخ میں جو مشکلات درپیش رہی ہیں سب اس لئے تھیں کہ وہ اسلامی تعلیمات سے دور رہے اور اسلام جس ہدایت کے لئے آیا تھا اس کا ادراک نہ کرسکے یا پھر اپنی اغراض کی وجہ سے انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا یا مسلمانوں کی اہم مشکل انکی اسلام و قرآن سے دوری ہی ہے۔ اللہ تبارک وتعالےٰ نے مسلمانوں کو امر فرمایا ہے:

"واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا"[1]

اگر وہ صرف اسی ایک امرِ دینی پر عمل کر لیتے تو ان کی سب مشکلیں حل ہو جاتیں۔ چاہے یہ سیاسی مشکلات ہوتیں، چاہے اجتماعی اور چاہے اقتصادی۔ نیز کوئی بھی طاقت ان کا مقابلہ نہ کر سکتی لیکن باعثِ افسوس ہے کہ کچھ کی غفلت، کچھ کی عدم توجہی اور کچھ کے تغافل کی وجہ سے وہ اس امر سے محروم رہے۔ جب تک مسلمانوں نے اس حکم الہی پر عمل نہ کیا انھیں مزید مشکلات کے انتظار میں رہنا ہوگا۔ دوسری مشکل حکومتوں اور عوام کے مابین عدم تفاہم ہے۔ عوام اور حکومت ایک دوسرے سے الگ ہیں بلکہ ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہیں۔ یہ امر ان کے ضعف کا موجب ہے اور حکومت اور عوام کی مشکلات کا سبب ہے۔ جب تک حکومتوں نے اپنی اس مشکل کو حل نہ کیا سعادت کا منہ بھی نہ دیکھ سکیں گی اور ہمیشہ ظالموں اور غیروں کے ہاتھوں میں اسیر رہیں گی۔ میں اللہ سے تقاضا کرتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کو بیدار کرے اور انھیں اپنی اسلامی مشکلات سے آشنا کرے۔ ——— (۵)

مسلمانوں کی تعداد تقریباً ایک ارب ہے۔ باعثِ افسوس ہے کہ وہ باہمی تفرقے اور حکومتوں کے عدم رشد کی وجہ سے وہ قوت حاصل نہیں کر سکے جو اسلام نے ان کے لئے تجویز کی ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے خواہش کرتا ہوں کہ مستضعفین زمین پر جہاں کہیں بھی ہوں انھیں مستکبرین پر غلبہ عطا کرے، مستکبرین اپنے ٹھکانے لگیں اور حکومتوں اور عوام کے درمیان بھائی چارہ قائم ہو ——— (۶)

۱۔ سورۂ آل عمران آیت ۱۰۳

وحدت اسلامی

عوام کی خدمت اسلام کی خدمت ہے

آج بیشتر طاقتیں ہماری مخالف ہیں۔ لیکن ہماری قوم متحد ہوکر ان سب کے مقابل کھڑی ہے۔ اگر قوم متحد رہی تو مطمئن رہیے کہ شکست نہ کھائے گی۔ عوام حکومت کے پشت پناہ رہیں، حکومت، گورنر اور انتظامیہ کے سربراہ جہاں کہیں بھی ہوں انھیں چاہیے کہ عوام کی خدمت کریں۔ اگر ہم قوم کے خدمت گزار بن گئے تو قوم بھی ہماری پشت پناہ ہوگی۔ ایسی صورت میں باہر والوں کی للچائی نظریں ہم سے دور ہو سکتی ہیں کیونکہ غیروں کی بنیاد کاری ہمیشہ یہ ہے کہ وہ اندر خرابی پیدا کرتے ہیں اور عوام کے اتحاد کو ختم کرتے ہیں، اختلاف پیدا کرتے ہیں اور پھر اندر موجود اپنے ایجنٹوں کو حکم دیتے ہیں ان کے ناپاک مقاصد کو بروئے عمل لائیں۔

لہٰذا قوم کو چاہیے کہ اپنے اتحاد کو باقی رکھے۔ اسی اتحاد کی بدولت ہم کسی غیر کے پرچم تلے نہیں ہیں اور اسلام کے زیر پرچم زندگی بسر کر رہے ہیں اور کسی کا ہم پر زور نہیں ہے۔ ہم صرف احکام اسلام کے سامنے جھکتے ہیں۔ جب تک ہم میں طاقت ہے ہمیں اسلامی بنیادوں کو مستحکم کرنا چاہیے اور اسلام کی پیروی کرنا چاہیے۔ اسی صورت میں اللہ تبارک و تعالیٰ ہماری مدد کرے گا۔

اہم بات یہ ہے کہ ہمیں اسلام کی خدمت کرنا چاہیے۔ قوم کی خدمت اسلام کی خدمت ہے۔ حکومت کی خدمت اسلام کی خدمت ہے۔ آج ہم جو بھی خدمت انجام دیں اسلام کی خدمت ہے۔ ہر وہ خدمت جسکی عوام کو ضرورت ہے اسلام کی خدمت ہے۔ اسلام کی خدمت کرنا ہمارا مقصود ہو۔ (۷)

حکومتی افراد عوام سے اچھا سلوک کریں

عقل کا تقاضا ہے کہ جو اسلام اور اسلامی جمہوریہ ایران پر یقین رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ دوسری طاقتوں کے زیر تسلط نہ ہوں وہ آپس میں متحد ہوں۔ ایسا عظیم کام اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک قوم، حکومت اور سب متحد نہ ہوں۔ ابھی تک جو کچھ ہو سکا ہے وہ اسی اتحاد کی بدولت ہے اگر کوئی اختلاف تھا بھی تو وہ جزئی تھا۔ کوشش کریں کہ کوئی جزئی اختلاف بھی نہ ہو یعنی اسطرح سے عمل کریں کہ لوگ سمجھیں کہ آپ خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ جب عوام نے یہ دیکھا کہ آپ خدمت کے درپے ہیں تو فطری سی بات ہے کہ وہ بھی آپ کی کمک کریں گے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ تمام وزارتیں ایسا کریں، جو کوئی بھی کسی وزارت کا ذمہ دار ہے چاہیے کہ اس کی اساس کار یہ ہو کہ عوام کے مفادیں اصلاح کرے اسطرح سے کہ جب لوگ اس وزارت خانے میں جائیں تو راضی ہوکر اور اطمینان خاطر کے ساتھ باہر آئیں۔ اگر ایسا ہو تو عوام حاضر ہیں، عوام اچھے ہیں، ہمیں عوام کا شکر گزار ہونا چاہیے۔ ہم سب ان کے مرہون منّت ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ جواباً ہم بھی خدمت کر سکیں۔ ہمیں لفظ اور نعرے کے مرحلے سے آگے بڑھنا چاہیے اور عمل کے مرحلے تک پہنچنا چاہیے۔ یعنی ہر وزیر اپنے وزارت خانے میں اپنے اور اللہ کے مابین اپنے آپ کو اس امر کا ذمہ دار ہونا سمجھے کہ جو اسٹاف بھی اس کے تحت نظر ہے ان سب کو اس پر لگا دے کہ وہ عوام سے اچھا اور صحیح سلوک کریں۔ اسی طرح میں ان سے بار بار یہ بھی عرض کر چکا ہوں کہ عوام کو امور میں شریک کریں۔ آپ نے یہ بھی کہا ہے کہ آپ ایک مملکت کا نظام چلانا چاہتے ہیں۔ ایک حکومت کا نظام اس وقت تک صحیح نہیں چل سکتا

جب تک عوام شریک نہ ہوں۔ اساس یہ ہو کہ عوام کاموں میں شریک ہوں جو آپ کی، ہماری اور سب کی اس وقت خدمت کر رہے ہیں اور پہلے بھی کرتے رہے ہیں، جنہوں نے اسلام کو اور آپ کو اس مقام پر پہنچایا ہے انھیں شریک کریں انھیں ایک طرف نہ کریں، انھیں ٹھکرا نہ دیں، انھیں کام میں داخل کریں۔ جب آپ نے انھیں شریک کار کر لیا اور انہوں نے دیکھا کہ آپ ان کا ساتھ دینا چاہتے ہیں تو وہ بھی آپ کا ساتھ دیں گے۔ ———— (۸)

عوام کو شریک کار کریں

آپس میں بھائی بن کر رہیں۔ اس بھائی چارے کی حفاظت کریں۔ آپ بھائی چارے کو باقی رکھ کر ہی اس مقام پر پہنچے ہیں اور اسے باقی رکھ کر ہی آگے بڑھیں۔ اگر اللہ نہ کرے اس بھائی چارے میں کوئی خلل پڑ گیا تو شکست اس کے ساتھ ساتھ ہے، چاہے یہ تہران میں ہو یا تہران سے باہر، جہاں کہیں بھی ہو، چاہے علماء کے مابین ہو چاہے عوام کے اور چاہے موجود گروہوں کے مابین۔ آپ کی فکر یہ ہونا چاہیے کہ آپ اسلام کے محافظ ہیں نہ کہ خود اپنے آپ اسلام کی حفاظت کریں، وہ بھی صرف اپنے زمانے کے لئے نہیں۔ جیسے انبیاء عظام تھے۔ انکی کوشش تھی کہ اپنے بعد بھی آخر تک کے لئے محافظ ہوں۔ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ یہ جمہوریہ کہ جو اس مقام تک پہنچی ہے اسکی آخر تک کے لئے حفاظت کریں اور آخر تک حفاظت یوں ہے کہ ہر روز اپنے درمیان بھائی چارے کو محکم کریں۔ جزئی اغراض کی خاطر کہ جو زود گزر ہوتے ہیں خدا نخواستہ اسلام کو کوئی نقصان نہ پہنچا بیٹھیں۔ اسلامی جمہوریہ کو کوئی نقصان نہ پہنچا بیٹھیں۔ کوئی اعتراض ہے مجھ پر یا دوسروں پر تو اسے بیان کرنا چاہیے لیکن حکومت کو کمزور

نہیں کرنا چاہیے، مقننہ، عدلیہ، اور علماء کو کمزور نہیں کرنا چاہیے۔ یہ جرم ہے، یہ ناقابلِ بخشش گناہ ہے۔

آپ توجہ رکھیں اور ہماری قوم بھی توجہ رکھے کہ جو قوم متحد ہو کوئی قوت اس پر غالب نہ آئے گی۔ جو قوم ایک ہو متحد ہو کوئی قوت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ لہٰذا شیاطین کی کوشش ہے کہ وہ پارٹیوں میں اختلاف پیدا کر کے کوئی راہ نکالیں۔ آپ ان شیطانوں کی طرف دھیان نہ دیں۔ احباب کو مختلف شہروں میں چاہیے کہ ان شیاطین کی طرف دھیان نہ دیں کہ جو اختلاف پیدا کرنا چاہتے ہیں، قوی رہیں، دوش بدوش رہیں، حکومت اور عوام ایک رہیں، عوام امور میں پشت پناہ ہو حکومت عوام کی خدمت گزار ہو اور عوام کو امور میں شریک کرے۔ (۹)

عوام سے ہم آہنگی ــــ گورنروں کی ذمّہ داری

گورنر حضرات توجہ رکھیں کہ اپنے باہمی اتحاد اور اپنے اور عوام کے درمیان اتحاد کی حفاظت کریں۔ کیونکہ اللہ کی برکت و عنایت کے زیرِ سایہ ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے اس قوم کی وجہ سے ہے۔ انہوں نے آپ کو اس مسند پر بٹھایا ہے۔ اگر آپ چاہیں کہ مسند رہے تو پھر اصل یہ عوام ہے کہ جنہوں نے آپ کو ظلم سے نجات دلائی ہے اور جس کی خواہش ہے کہ عدل کا اجراء ہو۔ اصل یہ قوم ہی ہے، یہ جوان ہی ہیں کہ اسلام کے لئے قربانیاں دے رہے ہیں۔ اتحاد رکھئے گا تاکہ آپ خود بھی محفوظ رہیں۔ دسیسہ کاریوں کا مقصد اختلاف پیدا کرنا ہے۔ آپ توجہ رکھیں کہ اختلاف کا ایک کلمہ بھی ایسے گناہانِ کبیرہ میں سے ہے کہ مشکل ہے اللہ تبارک و تعالیٰ انھیں معاف کرے۔ ایسا کلمہ چاہے ہمارے دشمنوں کی طرف سے نکلے اور چاہے ہمارے دوستوں کی طرف سے، چاہے ان افراد کی طرف سے جو مقدس ہونے کا ادعا کرتے ہیں اور

وحدت اسلامی

چاہے انکی طرف سے کہ جنہیں یہ دعویٰ نہیں ہے۔ ایسے موقع پر جبکہ اسلام معرضِ خطر میں ہے ایک اختلاف انگیز کلمہ بھی کفر ہے۔ یہ ایسے گناہوں میں سے ہے کہ جو آسانی سے معاف نہیں ہو سکتے۔ آپنے کل کو اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور پیش ہونا ہے اور وہاں جواب دینا ہے (۱۰)

صدرِ اسلام کی حکومت سب کے لئے نمونہ ہے

سب اسلامی حکومتوں کو بلکہ دنیا کی تمام حکومتوں کو چاہیے کہ عوام کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کریں۔ مسلمان اور اسلامی حکومتیں صدر اسلام کی حکومت کو ملاحظہ کریں۔ صدرِ اسلام میں حکومت کی وضع کیسی تھی۔ رسول اسلامؐ لوگوں سے کیسا سلوک کرتے تھے جبکہ کافروں کے لئے بہت سخت بھی تھے۔ اس صورت میں جبکہ انکی ہدایت نہ کی جاسکتی اور وہ سازشیں کرتے تو پھر آپ ان سے سختی سے پیش آتے تھے۔ ملّت سے آپکا سلوک کیسا تھا؟ ایک مہربان باپ کا سا بلکہ اس سے بھی بالاتر۔ امیر المومنینؑ جب خلیفہ تھے تو آپکی خلافت سب اسلامی ممالک پر تھی، اس زمانے میں حجاز، مصر، چین، ایران، عراق، شام، یمن اور کچھ یورپ کا علاقہ بھی آپ کے زیر اقتدار تھا۔ جب ان سب ممالک پر اس مرد عظیم کی حکومت تھی عوام کے ساتھ اس کا برتاؤ کیسا تھا۔ کمزوروں اور مستضعفوں کے ساتھ آپ کا سلوک کیسا تھا، آپکی زندگی کیسی تھی۔ البتہ وہ شخص خود ایک معجزہ تھا۔ کوئی ان جیسا نہیں ہو سکتا لیکن حکومتیں اپنے کام کو اعتدال میں رکھنے کے لئے ان سے سبق لے سکتی ہیں۔ انکی حکومت کا انداز ایسا تھا تو پھر عوام بھی انکے ساتھ ویسے ہی تھے۔ آج ایران میں یہ بات مشہور ہے۔ حکومت خود عوام میں سے ہے۔ عوام پر زیادتی نہیں کرتی۔ عوام کی بھلائی چاہتی ہے۔ عوام بھی اسکی خیر مناتے ہیں، اس کے پشت پناہ ہیں۔ اگر سب حکومتیں اپنی روش بدل لیں اور عوام کے ساتھ ایسی ہو جائیں تو اس سے ایک مشکل حل ہو جائے گی اور حکومتوں کی مشکل کا یہ حل ہے۔ دوسری مشکل قوموں کا آپس میں رابطہ نہ ہونا

ہے۔ قوموں کے یا آپس میں روابط ہیں ہی نہیں یا کم ہیں۔ سب مومنین اللہ کے فرمان کے مطابق بھائی ہیں۔ بھائیوں کو ایکدوسرے کے حال سے آگاہ ہونا چاہیے۔ بھائیوں کو ایکدوسرے کی مشکلات حل کرنی چاہئیں۔ اسلام نے سب گروہوں کے مابین ہم آہنگی کا پروگرام بنا رکھا ہے اور وہ حج ہے۔ فریضہ حج کے مطابق تمام اسلامی ممالک کے مستطیع افراد پابند ہیں کہ مکہ جائیں۔ وہاں بھی متعدد مراحل ہیں کہ جو باہم ہم آہنگی کے اسباب ہیں۔ باعثِ افسوس ہے کہ مسلمان غفلت میں ہیں۔ اگر حکومتیں مختلف ممالک سے دوسو افراد کو بلا کر ایک مجلس کا اہتمام کرنا چاہیں تو کس قدر زحمتیں اور اخراجات اٹھانے پڑتے ہیں تاکہ دوسو افراد جمع ہوسکیں اور ایک مقام پر بیٹھ سکیں۔ اللہ تبارک تعالی نے مسلمانوں کے کئی ملین افراد پر مشتمل ایک محفل کا اہتمام کردیا ہے اور کہا ہے کہ سب وہاں جائیں اور وہ سب آپس میں بھائی بھی ہیں۔ مومنین آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ برادر ہیں۔ اب اگر یہ بھائی ایکدوسرے کا حال نہ پوچھیں اور کام نہ آئیں تو یہ پھر اسلام کا قصور نہیں ہے۔ یہ تو ہمارا قصور ہے۔ اسلام نے جو مواقف و مراحل مقرر کئے ہیں اور لوگوں کو انکی طرف راہنمائی کی ہے ہمیں اسکی حفاظت کرنا چاہیے۔ اسلام آگے بڑھے گا۔ اسلامی ممالک کی مشکلات حل ہو جائیں گی اور غیر بھی ہیں للچائی ہوئی نظر نہ کرسکیں گے۔ ایسا ہو جائے تو مسلمانوں کی ایک ارب تعداد مٹھی بھر افراد یا ایسی حکومتوں کے اسیر نہ رہیں گے۔ وہ مسلمان کہ جن کے پاس اتنے وسائل ہیں۔ جن کے پاس زیرزمین خزانے ہیں، جن کے پاس ایمانی قوت ہے، ایمان باللہ کی طاقت ہے، ایسی عظیم مادی و روحانی قوت کو جو مسلمانوں کو حاصل ہے۔ کہیں اور نہیں ہے۔ اگر مسلمان استفادہ نہ کریں تو ان کا اپنا قصور ہے۔ مسلمانوں کو اپنی حالت بدلنا چاہیے۔

(۱۱)

۱۱

اخلاص

وحدت
اسلامی

امور بین الملل

اختلاف کی وجہ حب نفس ہے

انسان اپنے نفس امارہ کے دھوکے میں آجاتا ہے اور شیطان سے فریب کھا جاتا ہے۔ اس امر پر فریب کھاتا ہے کہ دوسروں میں موجود چیزیں اسے بہت بڑی نظر آنے لگتی ہیں۔ سمجھتا ہے کہ بہت بڑا کام ہو رہا ہے، اسلام تباہ ہو رہا ہے، اس لئے کہ فلاں جگہ کسی قاضی نے کیا کر دیا ہے۔ یہ اسلام کے لئے نہیں ہے۔ ہمیں اپنے آپ کو دھوکا نہیں دینا چاہیے۔ آخر شب بیٹھ جائیں اور سوچیں۔ انسان کے (ارتقائی) سفر میں محاسبہ بھی شامل ہونا چاہیے اور وہ یہ ہے کہ آخر شب غور و فکر کرے۔ اس لئے نہیں کہتا کہ مجھ میں یہ بات ہے۔ میں دوسروں سے کمتر ہوں۔ انسان حساب کرے آج جو میں نے فلاں سے اختلاف کیا ہے اور دو گروہ ہو گئے ہیں، ایک گروہ ایک کے پیچھے ہے اور دوسرا گروہ دوسرے کے پیچھے۔ اس کا ریشہ کیا ہے؟ کیا یہ خدا کے لئے ہے؟۔ یہ عیب جو آپ اس میں بیان کر رہے ہیں کیا خود آپ میں نہیں ہے؟ یہ چیز کہ جسے دوسروں میں آپ بڑا کر کے بیان کرتے ہیں اور اپنے میں یہی چیز ہے تو اسے جس قدر ہو سکتا ہے اسے چھوٹا

کرتے ہیں اور اس کی پردہ پوشی کرتے ہیں کیا یہ عمل شیطانی نہیں ؟ ہمارے درمیان جو اختلاف ہے، جس کے بارے میں مجھے شک نہیں کہ اللہ کے لئے نہیں بلکہ دنیا کے لئے ہے اگر اسکی وجہ سے عوام میں اختلاف پڑ جائے اور یہ اسلامی جمہوریہ کے شک کا موجب بن جائے اور پھر صدیوں اپنا سر نہ اٹھا سکے تو کیا یہ ایسا جرم ہے جو اللہ ہمیں معاف کر دے گا؟ ہمیں توجہ کرنا چاہیے، ہمیں اپنے بارے میں مغرور نہیں ہونا چاہیے اور اپنے بارے میں یہ حسنِ ظن نہیں ہونا چاہیے کہ ہم وہ کچھ ہیں کہ جو دوسرے نہیں ہیں۔ ہمیں دوسروں کے بارے میں حسن ظن کرنا چاہیے اور ان کے اعمال کو درستی پر حمل کرنا چاہیے اور اپنے بارے میں ہمیں سوءظن ہونا چاہیے اور اپنے اعمال کی ہمیں تفتیش کرنا چاہیے کہ یہ کس لئے ہیں۔ سوچنا چاہیے کہ میں اعتراض کیوں کرتا ہوں۔ وہ لوگ جو اسلامی جمہوریہ پر اعتراض کرتے ہیں انھیں چاہیے کہ بیٹھ جائیں اور بینہم و بین اللہ غور کریں کہ کیا ظہور اسلام آج ایران میں زیادہ ہے یا زمانِ طاغوت میں زیادہ تھا؟ آج مظاہر اسلامی زیادہ ہیں یا زمانِ طاغوت میں زیادہ تھے۔؟ اگر انہوں نے اعتراض کیا اور کہا کہ اسلامی جمہوریہ کی بنیاد ایسی ہے تو پھر اس بات کا ریشہ شیطانی ہے کہ جو انسانی قلب میں موجود ہے اور وہ خود بھی نہیں سمجھتا وہ خیال کرتا ہے کہ اللہ کی خاطر اسلامی جمہوریہ کو کمزور کر رہا ہوں اور یہ انسان کا اشتباہ ہے۔ مگر یہ کہ انسان واقعاً اپنا نگران رہے، اپنا محاسبہ کرے، مجاہدہ کرے تاکہ وہ امتیاز کر سکے اور سوچے کہ میں جو یہ باتیں کر رہا ہوں اگر انکی جگہ میں ہوتا تو کیا میری ہر چیز اچھی ہوتی؟ لہٰذا اس کا ریشہ شیطانی ہے۔

یہ وہ مرض ہے کہ جو سب میں ہے مگر یہ کہ اللہ انسان کو بچائے لیکن اگر انسان اس کے وسائل فراہم نہ کرے تو خدا بھی اسے نہیں بچاتا۔ اس پر مطمئن ہو کر نہیں

بیٹھ جانا چاہیے کہ اللہ نے مجھے مہذب اور پاک کر لیا ہے۔ تہذیب نفس کے وسائل اللہ نے ہمیں دے دیئے ہیں اور عملی اقدام ہمیں خود کرنا ہے۔ یہ کسی کے ذمے نہیں خود ہمارے ذمے ہے۔ مجھے ان دو پہلوؤں سے پریشانی ہے۔ ایک تو میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ کہیں دینی طلبہ کی وضعیت ہم میں کمزور نہ پڑ جائے یا ختم نہ ہو جائے اور دوسرے یہ کہ خدانخواستہ اختلاف نہ پیدا ہو جائے۔ —————— (۱)

جسموں کا اجتماع روحانی و عقلی اجتماع بن جائے

میری خواہش ہے کہ جسموں کا یہ اجتماع آخر کار روحوں کے اجتماع میں بدل جائے کہ جو زیادہ اہم ہے۔ سیمیناروں کا انعقاد بہت اچھا ہے اور اتحاد کی دعوت بہت اہم ہے لیکن ضرورت اس بات کی ہے یہ جسمانی سیمینار اور اجتماعات ایک روحانی، عقلانی اور بامقصد اجتماع بن جائیں۔ یہ کافی نہیں کہ ہم اور آپ جمع ہو جائیں، دیگر مقامات پر بھی ایسا ہوتا رہے لیکن مقصد کہ جو اسلام ہے اور جس کا اللہ تبارک و تعالیٰ نے حکم دیا ہے سب انبیاء جس کے لئے آئے ہیں اس سے غافل ہو جائیں۔

گفتار ایسی ہو کہ جوانان کو روحانیت تک پہنچائے اور توحید کلمہ اور کلمہ توحید تک پہنچائے۔ یہ تو آسان ہے کہ ہم اجتماعات اور سیمینار منعقد کرلیں۔ اور ان میں سب طبقوں کے افراد جمع ہوں، علماء بھی ہوں، فوجی بھی ہوں اور اسلامی انجمنوں کے اراکین بھی۔ لیکن مقصود تک پہنچنے کے لئے یہ کافی نہیں ہے۔ ان اجتماعات کے ساتھ ساتھ اور خود ان میں کوشش ہونا چاہیے کہ وہ اتحاد حقیقی حاصل ہو کہ جو ایک اُمت اسلامی کا لازمہ ہے، جو انبیاءؑ عالم کے

پیش نظر ہے اور جس کا اللہ تبارک و تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ یہ اتحاد قوم اور اقوام کے عام طبقوں میں ان طبقات کی نسبت آسان تر ہے جنہیں طبقات بالا کہا جاتا ہے۔ اس لئے کہ انسان ایک ایسا وجود ہے کہ اگر اسے کنٹرول نہ کیا جائے اور وہ خود سے ہی بڑھتا پھلتا رہے اور گھاس پھوس کیطرح پروان چڑھتا رہے اور اس کی کوئی تربیت نہ کی جائے تو عمر اور مقام کے لحاظ سے جتنا آگے بڑھے گا روحانی پہلوؤں سے اتنا ہی تنزّل کرے گا اور اسکی روحانی قوتوں پر اس شیطان کا تسلط ہو جائے گا جو شیطان عظیم ہے۔ اور وہ شیطانی نفس ہی ہے۔ جوان ملکوتِ عالم کے اعتبار سے جدید العہد ہیں، ان کے نفوس زیادہ پاک ہیں۔ اگر انہوں نے مجاہدہ نہ کیا اور زیر تربیت ہے تو وہ جتنے بھی قدم بڑھائیں گے اور انکی جتنی بھی عمر گزرے گی ملکوتِ اعلیٰ سے دور تر ہوتے چلے جائیں گے اور ان کے اذہان زیادہ آلودہ ہوتے چلے جائیں گے۔ لہٰذا تربیت کو اوّل ہی سے ہونا چاہیے۔ بچپن ہی سے کسی انسان کے زیر تربیت ہونا چاہیے۔ بعد میں بھی انسان جہاں کہیں ہو اسے کسی مربّی کے زیر تربیت ہونا چاہیے اور آخر عمر تک انسان تربیت کا محتاج ہوتا ہے۔ ——————— (۲)

ھوائے نفس کو چھوڑ دیں

اگر آپ چاہتے ہیں کہ انسان ہوں اور قدر انسانی کے حامل ہوں تو پھر آپ کے کام شکم کے لئے نہ ہوں، شرف انسانی کے لئے نہ ہوں، انسانیت کے لئے ہوں، اللہ کے لئے ہوں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ اللہ کے لئے آپ کے کئے گئے کام نتیجہ بخش ہوں تو ہوائے نفس کو چھوڑ دیں۔ شیطان انسان کو چھوڑنے والا

نہیں۔ اس نے اللہ کی قسم کھائی ہے۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ اس نے خدا سے جھگڑ کر قسم کھائی ہے کہ میں ان نوں کو کچھ بننے نہ دوں گا

"الا عبادك منهم المخلصين"[1]

(مگر ان میں جو تیرے مخلص بندے ہوں گے۔)

آپ کو ایک ایسے قسم خوردہ دشمن کا سامنا ہے، آپ اس کے خلاف جنگ میں جا رہے ہیں، آپ کہ جو اپنے شہروں کو جا رہے ہیں اسکے خلاف جنگ پر جا رہے ہیں۔ لوگوں کو آگاہ کریں کہ باطن میں ایک اسطرح کا دشمن ہے۔ یہی باطنی دشمن ہم پر ظاہری دشمنوں کے غلبے کا موجب بنا ہے۔ اگر آپ اس دشمن کا خاتمہ کر دیں تو آپ کے درمیان یکتائی پیدا ہو جائے گی، آپ کے درمیان اتحاد وجود میں آجائے گا، آپ کے درمیان بھائی چارہ اور اخوت پیدا ہو جائے گی۔ آپ کے دل خوف سے پاک ہو جائیں گے۔ آپ کے دل حب دنیا سے خالی ہو جائیں گے۔ پھر آپ ہر کام کر سکیں گے (۳)

اختلافات ضعفِ ایمان کا نتیجہ ہیں

اخلاق میں جن مسائل کو اہمیت دی جانا چاہیے ان میں سے ایک یہ ہے کہ مسائل کا تکرار ہو۔ یہ تکرار اور یاد دھانی خود انسان کے اپنے لئے بھی اثر انگیز ہے اور دوسروں کے لئے بھی۔ اسی وجہ سے میں بعض مسائل کی یاد دھانی کرواتا رہتا ہوں۔ آپ جانتے ہیں کہ جس چیز نے اس تحریک اور انقلاب کو ثمر آور کیا ہے وہ ایمان ہے اور جیسا کہ قرآن شریف نے

۱۔ سورہ ص آیت ۸۲

فرمایا ہے :

"مومنین ایک دوسرے کے بھائی ہیں اور ان میں کوئی فرق نہیں۔"

انسان کی ہوائے نفس تو چاہتی ہے کہ جو کچھ بھی انجام پائے کہیں میں نے کیا ہے۔ یہ خود غرضی کا نتیجہ ہے نیز جو اختلافات دکھائی دیتے ہیں ایمان کی کمزوری کا نتیجہ ہیں۔ جو خدا کے لئے کام کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے اس میں کوئی فرق نہیں کہ خود کریں، ان کے بھائی کریں یا دیگر افراد انجام دیں۔ مجھے امید ہے کہ اسلامی جمہوریہ کے لئے ہم سب ایسا کریں اور یہ ہر کام سے بالاتر ہے۔ جس دن آپ یہ محسوس کہ آپ کے اور دیگر خدمت گزار گروہوں کے مابین محبت واخوت زیادہ ہوگئی ہے سمجھ لیں کہ آپ کے ایمان میں اضافہ ہوگیا ہے ــــــــــــــــــــــ (۴)

یہ بات ہمیشہ عوام، قوم اور حکومتی اداروں کے کانوں تک پہنچتی رہنی چاہیے کہ جناب! اتحاد کو فراموش نہ کیجئے۔ یہ نہ ہو کہ صرف اتحاد کا نعرہ لگائیں اور عمل نہ کریں۔ آپ میں عملاً اتحاد ہونا چاہیے۔ آپ آپس میں ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن کریم میں آپ کو بھائی قرار دیا ہے۔ اگر خدانخواستہ نفسانی خواہشات کی وجہ سے اختلافات ہوں تو قوت ایمانی کی بدولت ختم ہو جاتے ہیں۔ جو کوئی اختلاف پیدا کرتا ہے وہ درحقیقت گروہ اسلام سے نکل جاتا ہے اگرچہ ظاہری طور پر وہ مسلمانوں میں ہو۔ (۵)

اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ موعظہ میں زبانِ قرآن سے آپ تک پہنچا رہا ہوں۔ یہ موعظہ ہمیں سمجھاتا ہے کہ ہم وحدت کلمہ اختیار کئے رکھیں۔ ہمارا

رخ ایک اللہ ہی کی طرف ہو۔

" ان تقوموا للہ[1] "

قیام الٰہی ہو تو پھر یہ نہیں ہو سکتا کہ کوئی اس طرف جائے اور کوئی اس طرف اگر کسی قیام میں آپ دیکھیں کہ لوگ گروہ گروہ، پارٹی پارٹی اور محاذ محاذ بن گئے ہیں تو جان لیں کہ خدا پیش نظر نہیں۔ اگر سب ایک نقطے کی متوجہ ہوں تو وحدت کلمہ کی دعوت دیں، وحدت عقیدہ کی دعوت دیں۔ عقیدے کا اتحاد سب کو ہم آواز کر دیتا ہے، وحدت عمل پیدا کر دیتا ہے۔

"انما اعظکم بواحدۃ[2]"

ایک موعظہ میں، فقط ایک موعظہ میں ہر چیز ہے۔ آپ اس موعظہ پر کان دھریں، عمل کریں۔ آپ کا سب کچھ اس موعظہ میں ہے۔ یہ اللہ کا موعظہ ہے۔ وہ بھی صرف ایک موعظہ، آپ جس چیز کا بھی تصور کریں اس کلمہ میں ہے۔ قرآن ایسی ہی چیزوں کے سبب معجزہ ہے کہ تین چار کلمات میں انسان کی تمام حیثیتوں کو نظم کر دیتا ہے

"انما اعظکم بواحدہ ان تقوموا للہ مثنی وفرادی[3]"

اگر قیام الٰہی ہو گیا تو ہر چیز اسی الوہیت میں متمرکز ہو جائے گی۔ آپ کے اس قیام میں چونکہ الوہیت کی کچھ بو آتی تھی اس لئے یہاں تک آ پہنچا ہے کہ اس نے بشری طاقتوں کو روند ڈالا ہے۔ یعنی مکے نے ٹینک پر غلبہ

۱، ۲، ۳۔ سورۂ نساء آیت ۴۶

وحدت اسلامی
امور بین الملل

پا لیا ہے، ایران میں جو توپیں اور ٹینک انہوں نے جمع کر رکھے تھے مکّے نے ان
ان پر غلبہ پا لیا ہے، ہمارے جوانوں، بوڑھوں اور عورتوں نے ان کے
مقابل مکّے لہرائے اور کہنے لگے کہ تمہاری ان چیزوں کا اب کوئی اثر نہیں،
کیوں اثر نہ تھا؟ اس لئے کہ قیام للہ تھا۔ کیا خدا سے ٹکر لی جا سکتی ہے؟
کیا اللہ کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے؟ یہ خدائی کام ہے، للہ ہے، اللہ کے لئے
ہے۔ ان کے سب دعوں کی بساط لپیٹ گئی۔ ——— (۶)

ہوائے نفس کی بنیاد شیطانی ہے

میرے عزیزو! بات بہت اہم ہے، ننگ بھی ہے اور شرافت بھی۔ بدبختی
بھی ہے اور سعادت بھی۔ لہذا ضروری ہے کہ پوری توجہ سے نفسانی خواہشات
سے خبردار رہیں کیونکہ ان کا ریشہ شیطان ہے۔ ایک دوسرے کے ہاتھوں
اب تک جس طرح سے توفیق الٰہی سے آپ نے برادری و برابری کا ہاتھ دے
رکھا ہے اسے محکم تر کیجئے۔ اسلام اور اپنے ملک کے مفادات کو پیش
نظر رکھیے اور اس کے علاوہ کسی چیز کا نہ سوچیں، اللہ آپ کا حامی و
ناصر رہے۔ ——— (۷)

میں آپ سے تقاضا کرتا ہوں کہ اپنے اتحاد اور اپنے اخلاص کی حفاظت
کریں۔ اتحاد کی بھی حفاظت کریں اور اخلاص کی بھی۔ اپنے آپ کو کوئی چیز
نہ سمجھنے لگ جائیں۔ انشاءاللہ قدرت الٰہی کا اجراء آپ کے ہاتھوں ہو گا۔ شرط
یہ ہے کہ سب اکٹھے رہیے، تمام قوتیں اکٹھی رہیں۔ دعا ہے کہ اللہ آپ سب
کو صحیح و سالم رکھے اور توفیق و کامرانی عطا کرے۔ ——— (۸)

جس چیز نے مجھے پریشان کر رکھا ہے وہ یہ ہے کہ ہر بات کے ساتھ ایک شیطان بھی پیدا ہو جاتا ہے کہ جو اسے منحرف کر دینا چاہتا ہے۔ میرے الفاظ میں شیطان نے اللہ تبارک وتعالےٰ کو دھمکی دے رکھی ہے کہ میں تیرے بندوں کو تیری اطاعت نہیں کرنے دوں گا۔ جب وہ خود راندہ درگاہ ہوا تو کہنے لگا:

"میں انھیں بھی نہیں چھوڑوں گا، پھر تو بھی نہیں دیکھے گا کہ
لوگ تجھ سے محبت کریں ہاں مگر جو مخلص ہیں۔"

جس چیز سے بھی جب اختلاف کی بو آئے بلاشبہ یہ شیطان کی طرف سے ہے کہ جو ہمارا وہ دشمن ہے کہ جس نے ہمیں بھٹکانے کی قسم کھا رکھی ہے۔ میں خوف زدہ ہوں کہ کہیں اس ماہ مبارک رمضان میں کہ جو ماہ تہذیب نفس ہے اور جس میں اللہ نے ہم سب کو ضیافت پر بلایا ہے، کوئی ایسا کام نہ کر بیٹھیں کہ ہمارے میزبان کی عنایت ہم سے دور ہو جائے۔ ——— (۹)

اپنے بارے میں حسنِ ظن نہ رکھیں

اختلاف کا ریشہ حب نفس ہے۔ جو کوئی بھی خیال کرتا ہے کہ فلاں سے میرا اختلاف خدا کے لئے ہے۔ کسی وقت آرام سے بیٹھ جائیے اور اپنے آپ میں غور و فکر کرے کہ اس کا ریشہ کہاں ہے۔ اپنے آپ پر حسن ظن نہ رکھے بلکہ خود سے سوئے ظن رکھے۔ اس کا ریشہ وہی شیطانی ہے کہ جو انسان کی حب نفس ہے۔ یہ اختلاف خدانخواستہ (آپ) حضرات میں کسی بھی شہر میں پیدا ہو جائے تو لازمی طور پر بازار تک آ پہنچے گا، شاہراہوں تک آ جائے گا۔ جب کہ جس نے اس جمہوریہ کو بچایا ہوا ہے وہ ان لوگوں کا

اتحاد و انسجام ہے۔

یعنی ملت اکٹھی تھی کہ جس کے باعث وہ ایک ایسا معجزہ وجود میں لانے میں کامیاب ہوئی۔ اگر ہمارے اختلاف کا نتیجہ یہ ہو کہ بازار تک اختلاف جا پہنچے کہ جو پہنچے گا اور سڑکوں تک جا پہنچے، دوسرے گروہوں تک جا پہنچے تو اس سب کا گناہ ہمارے ذمے ہوگا۔ ـــــ (۱۰)

یہ پیوستگی ــــ پہلا قدم ہے

یہ پیوستگی پہلا قدم ہے کہ جو ستم رسیدہ اقوام کی آزادی کے لئے اٹھایا گیا ہے۔ اگرچہ غیر اور ان کے دست بستہ غلام ایسا نہ چاہتے تھے۔ یہ پیوستگی ان لٹیروں اور ان کے خبیث ایجنٹوں کی آخری شکست کے لئے ایک بنیاد ہے کہ جنہوں نے سالہا سال سے اپنے مسموم پروپیگنڈے کے ذریعے آپ بھائیوں اور فرزندان ملت کو الجھائے رکھا، جیسے کمزور قوموں کے ظالم دشمن کرتے ہیں تاکہ اپنی آرزوؤں کی تکمیل کے لئے اسلامی اقوام کو آرام و اطمینان کے ساتھ تاخت و تاراج کر سکیں اور ان کا خون چوس سکیں۔

اس وقت ہم دیکھ رہے ہیں کہ آپ عزیز فرزندوں نے بنیادی شاہراہ کو پالیا ہے، اسلامی اتحاد کی اساس پر ایک دوسرے سے پیوستہ ہیں اور قرآن مجید کے نور آپ کے دلوں پر تابانیاں کر رہے ہیں، وہ قرآن مجید کہ جو کمزور قوموں کی آزادی کا دستور ہے اور اس امر کی طرف راہنمائی کرتا ہے کہ مردان تاریخ اور پیغمبران پاک نے کس طرح سے ہر زمانے کے گزشتہ ستمگروں، لٹیروں اور استعمار کے خلاف تحریک چلائی ہے۔ میں اپنے آپ کو نوید دیتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ نزدیک ہی درخشاں زندگی مظلوم قوموں کے انتظار میں

ہے۔

آپ روشن فکر جوانوں کی ذمہ داری ہے کہ بیٹھ نہ جائیے گا تاکہ اس موت پرستی نیند میں سے خواب رفتہ کو جدا کرسکیں۔ سامراجیوں اور کسی ثقافت سے عاری ان کے پیروکاروں کی خیانتوں اور جرموں کو فاش کر کے غفلت زدہ افراد کو آگاہ کریں۔ اختلافِ قول، تفرقہ اور ان نفسانی خواہشات سے بچئے کہ جو تمام خرابیوں سے بڑھ کر ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور آرزو کریں کہ اس راستے میں وہ آپ کی ہدایت فرمائے اور غیر مادی لشکروں سے آپ کی مدد کرے، چونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کہ جو ولی قدیر ہے، فرماتا ہے:

والذین جاھدوا فینا لنھدینّھم سبلنا و انّ اللہ لمع المحسنین[۱]

(جو لوگ ہمارے لئے کوشاں ہوتے ہیں ہم انھیں اپنے راستوں کی راہنمائی کرتے ہیں اور یقیناً اللہ نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔

(۱۱)

ہوائے نفس سب کی تباہی کا سرچشمہ ہے

ایران کے شریف لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ جس بھی مسلک اور گروہ سے ہوں اختلاف، نفاق اور ایک دوسرے کے لئے قانون شکنی سے ہاتھ کھینچ لیں اور ہم آواز ہوکر اللہ کی رسی کو تھام کر دشمنوں کو شکست دیں ذاتی اور جماعتی اختلاف کو ترک کردیں کہ یہ ہوائے نفسانی ہی سے پیدا

۱۔ سورۂ عنکبوت آیت ۶۹

ہوتے ہیں اور اگر یہ بڑھ جائے تو پھر سب کو تباہی کی طرف کھینچ لے جاتی ہے اور ملک کو خرابی کی طرف دھکیل دیتی ہے۔ خطباء، روشن فکر، مفکرین، یونیورسٹی والے اور دانشور اپنی تمام تر قوت اپنے اصلی دشمن امریکہ کی امید کو قطع کرنے پر صرف کردیں کیوں کہ طاقت ور دشمن کا تسلط قائم ہوگیا تو پھر کسی کے لئے بھی کچھ باقی نہ بچے گا ——————— (۱۲)

اپنے لئے چاہنا یا خدا کے لئے؟

یہ چاہنا کہ باگ ڈور میرے ہاتھ میں ہو، دوسروں کے ہاتھوں کام انجام پائے تو اس پر ناخوش ہونا اور کہنا کہ اچھا ہے کہ اس جگہ پر میں ہوں، یہ انسان کی باطنی شیطنت ہے۔ اسے انسان بڑے مقدس انداز سے پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میری خواہش ہے کہ ثواب میں حاصل کروں۔ اگر وہ سوچے اور اس سے کہا جائے کہ تمہیں اس سے بالاتر ثواب ملے گا اور جس کے ہاتھ میں باگ ڈور ہے تم اس کی کمک کرو وہ تم سے بہتر یہ کام انجام دے سکتا ہے تو اس پر راضی نہیں ہوتا۔ مسئلہ یہ نہیں کہ میں ثواب چاہتا ہوں۔ بلکہ مسئلہ یہ ہے کہ میں دنیا چاہتا ہوں اگر (کچھ) افراد میں اختلاف پیدا ہو جائے تو وہ اپنی ذات کو ٹٹولیں اور دیکھیں کہ کیا مسئلہ اسلام اور مسلمین کی مصلحت کا ہے یا ان کے اپنے مفاد کا ہے، نفس کا مسئلہ دخیل ہے یا خدا کا؟ اگر کوئی شخص کوئی کام مجھ سے بہتر انجام دے سکتا ہے اس کے ہاتھ میں باگ ڈور ہو تو کیا میں خوش ہوں یا ناخوش؟ اگر کوئی وزیر کسی دوسرے وزیر کا کام بہتر طور پر انجام دے سکتا ہے اور اس کی کمک کرسکتا ہے تو کیا اس کا نفس اسے اس کی اجازت دیتا ہے یا نہیں؟ اگر خدا کے لئے ہے تو پھر اسے اجازت

دینا چاہیے۔ اگر کام خدا کے لئے ہے تو مختلف طبقوں میں اختلاف پیدا نہیں ہونا چاہیے اور الحمدللہ اختلاف نہیں ہے۔ انشااللہ ہمیں دست واحد ہونا چاہیے، وہی کہ جو اسلام کے الفاظ ہیں کہ ہم " ید واحدۃ " (یعنی ایک ہاتھ) ہوں " علی من سوئ " ایک ہاتھ نہ کہ دو ہاتھ۔ ایک ہاتھ ہوں اور ایک کام کریں۔ اگر دو ہاتھ کہتا تو ایک ہاتھ کبھی دوسرے کے موافق کام نہیں کرتا۔ ہمیں ایک ہاتھ ہونا چاہیے۔ "ید واحدہ" کا مطلب یہ ہے کہ اپنے نفس کو دبائیں۔ ان آرزوؤں کو دبائیں کہ جنہیں آپ سمجھتے ہیں کہ وہ بھی کچھ ہیں۔ آپ غور کریں کہ عظمتِ خدا کے مقابلے میں ہم کیا ہیں، یہ نظام شمسی کیا ہے اور ان کہکشانوں کی کیا حیثیت ہے تاکہ آپ سمجھ سکیں کہ ہم ایک کثیف شیطنت میں مبتلا ہیں۔ کوئی ایسی شیطنت نہیں کہ جو ایک چیز ہے۔ ہم اپنے ہی اندر کی شیطنتوں میں اسیر ہیں کہ جو گھٹیا پن اور پستی ہے۔ اپنے آپ کو اس سے نجات دیں۔ ہمیں اپنے آپ کو اس خود غرضی کی قید سے نکالنا چاہیے۔ یہ کہ جو کچھ ہے میرے لئے ہے، خود محوری، میں، کوئی اور نہیں۔ یہ بات سب نفسوں میں موجود ہے مگر یہ کہ تہذیبِ نفس ہو جائے۔ سب نفسوں کی یہ کیفیت ہے اس لئے کہ فطرت الٰہی ہے۔ فطرتِ الٰہی کمالِ مطلق کی طرف توجہ سے عبارت ہے اور جب تک انسان ناقص ہے کمال مطلق کو اپنے لئے چاہتا ہے، اقتدار اپنے لئے چاہتا ہے چونکہ ناقص ہے لیکن قدرت الٰہی کی جستجو میں ہے جب کہ یہ نہیں جانتا کہ اس کی فطرت خدا کی طرف متوجہ ہے وہ فطرتِ توحید ہے کہ جس پر تمام لوگوں کی فطرت استوار ہے اور شاید توحید پر ایک بہت بڑی دلیل یہی فطرت ہے۔ محال ہے کہ انسان کسی ایسے مقام پر جا پہنچے کہ پھر

اس سے بالاتر کی خواہش نہ کرے۔ انسان ہمیشہ اس کی جستجو میں ہے کہ جو اس کے پاس نہیں ہے۔ (۱۳)

نفس پرستی شیطانی میراث ہے

ہمیں اس روحانیت کی تقویت کے لئے کوشش کرنا چاہیے اور جس قدر ہو سکے اس نفس پرستی کو دبانا چاہیے۔ اگر یہ مسئلہ حل ہو جائے تو پھر ہر مسئلہ حل ہے۔ اختلافات اسی بنیاد پر ہیں۔ دنیا میں جو بھی اختلاف پیدا ہوتا ہے اس کی یہی بنیاد ہے۔ شیطان نے بھی پہلے دن یہ کہا:

"خلقتني من نارٍ وخلقته من طين"[۱]

(مجھے تونے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے)

کہنے لگا:

میں اس سے بہتر ہوں، شیطان نے خدا کی نافرمانی کی۔ الغرض خدا سے کہنے لگا میں اس سے بہتر ہوں۔ میں کیوں؟ اور یہ (میں) شیطانی میراث ہے۔ شیطان کی یہ میراث ہم سب کے لئے ہے۔ ہر کوئی اپنے آپ میں جو کچھ پاتا ہے اسے دوسروں سے بالاتر سمجھتا ہے۔ وہی بات دوسروں میں ہو تو وہ اسے چھوٹی نظر آتی ہے اور اپنے آپ میں دیکھے تو اسے بڑی دکھائی دیتی ہے۔ اپنے عیبوں کو نظر انداز کر دیتا ہے اور دوسروں کے چھوٹے عیب بھی اسے بڑے لگتے ہیں۔ یہ سب فطرت ہے۔ یہ فطرت

۱۔ سورۂ اعراف آیت ۱۲

ایسی ہے کہ جیسے ہم نے کج روی پر ڈال دیا ہے۔

"کل مولود یولد علی الفطرۃ حتّٰی یکون ابواہ یھودانہ وینصرانہ ویمجسانہ"

ہر کوئی فطرت پر پیدا ہوتا ہے مگر اس کے ماں باپ اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔

یا شاید اس کے آباء

یا شاید یہ لفظ ہو:

ابویہ (ماں باپ)

حدیث کے الفاظ ہیں:

یھوّدانہ او ینصّرانہ او یمجّسانہ

اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں

اسی طرح ہر چیز توحید کی فطرت پر ہے۔ لیکن جب شیطان کا ہاتھ بیچ میں دخیل ہو جاتا ہے تو وہ انسان کو منحرف کر دیتا ہے۔

اگر یہی حکومت اسلامی مثلاً کسی اور گروہ کے ہاتھ میں ہوتی تو کہتے کہ بہت اچھی ہے۔ اب جب کہ ان کا ہاتھ کارفرما نہیں ہے تو کہتے ہیں بہت بُری ہے۔ یہی عدلیہ کہ جس نے اس قدر خدمت کی ہے اگر کسی اور گروہ کے ہاتھ میں ہوتی تو وہ کہتا کہ ہم نے بہت خدمت کی ہے اب جب کہ اس کے ہاتھ میں نہیں تو وہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ تو عدلیہ ہی نہیں ہے

۱۔ عوالی اللئالی ج ۱ ص ۳۵ حدیث ۱۸

بلکہ یہ ظلم ہے نہ کہ عدل۔ یہ اسی وجہ سے ہے کہ باطنِ انسان کی تہذیب نہیں ہوئی کہ وہ عدل کو عدل ہی کی خاطر چاہے نہ کہ اپنے لئے۔ اگر ہم عدل بھی چاہتے ہیں تو اپنے لئے۔ ہمیں اپنے آپ سے دھوکا نہیں کرنا چاہیے۔ ہم جو کچھ چاہتے ہیں اپنے لئے چاہتے ہیں، عدالت کو ہم عدالت کی خاطر پسند نہیں کرتے۔ اگر یہ عدل ہم پر جاری ہو اور ہمارے خلاف ہو تو ہم اس عدل کے دشمن ہیں اور اگر ظلم ہمارے فائدے میں ہو تو وہ ظلم ہی ہمیں پسند ہے۔ ان سب کی جڑ خود انسان کے اندر موجود ہے اگر یہ جڑ اکھاڑی جائے یا کم از کم کمزور پڑ جائے تو مسئلے حل ہو جائیں۔ سب آپس میں دوست ہو جائیں، اعتراض بھی نہ کریں اور مدد بھی کریں۔ اگر کوئی شخص کسی ایک مسئلے کے حل کی کوشش کرے تو دوسرے اسے سہارا دیں، جب دیکھیں کہ وہ کچھ کرنا چاہتا ہے۔ اگر کوئی ادارہ کوئی مثبت فیصلہ کرے اور دوسرے دیکھیں کہ یہ اچھا ہے تو پھر اس کے پیچھے چلیں۔ اگر وہ گندی جڑ انسان کے دل میں موجود رہے، پھر چاہے سو فی صد عدل ہو وہ کہے گا یہ درست نہیں یہ فاسد جڑ انھیں کو منحرف کر دیتی ہے ———— (۱۴)

یہ حق کی باطل پر غلبے کی صدی ہے

اے دنیا کے مسلمانو اور ظالموں کے زیر تسلط مستضعفو! اٹھ کھڑے ہو، ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دو اور اسلام اور اپنی قسمت کا دفاع کرو۔ بڑی طاقتوں کے شور شرابے سے نہ ڈرو کیونکہ یہ صدی انشاءاللہ القدیر مستضعفوں کے مستکبروں پر غلبے اور حق کی باطل پر غلبے کی صدی ہے۔ دنیا کو جاننا چاہیے کہ ایران نے راہ خدا کو پالیا ہے اور اس کا عالمی لیڈر ے

اور مستضعفوں کے کینہ پرور دشمن امریکہ کے مفادات کو کاٹ ڈالنے تک اس سے ناقابل صلح جہاد جاری ہے۔ ایران میں رونما ہونے والے مسائل نہ فقط ہمیں لحظ بھر کے لئے پیچھے نہیں ہٹا سکتے بلکہ یہ ہماری قوم کے ارادے کو اس کے مفادات پر ضرب کاری لگانے کے لئے مستحکم تر کر دیں گے۔ ہم نے امریکہ کے خلاف سخت اور بے تکان جہاد شروع کر دیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارے فرزند ظالموں کے تسلط سے آزادی حاصل کر کے پرچم توحید دنیا میں لہرا دیں گے۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر ہم ظالم امریکہ کے خلاف جہاد کے اپنے فریضے پر صحیح طرح سے عمل کریں تو ہمارے فرزند کامیابی کا شہد ضرور چکھیں گے۔

کیا یہ بات مسلمانانِ عالم کے لئے باعثِ ننگ نہیں کہ اس قدر انسانی، مادی اور روحانی وسائل، ایسا ترقی یافتہ مکتب اور الٰہی پشت پناہی کے ہوتے ہوئے وہ مغرور طاقتوں اور بحری و زمینی ڈاکوؤں کے زیر تسلط چلے جائیں؟ کیا وقت آ نہیں پہنچا کہ مسلمان نفسانی خواہشات کو چھوڑ کر ایک دوسرے کے ہاتھ میں محبت و اخوت کا ہاتھ دے کر دشمنانِ انسانیت کو میدان سے نکال باہر کریں اور ننگ آور ستم بار زندگی سے نجات حاصل کریں؟ کیا وقت آ نہیں پہنچا کہ فلسطین کی مجاہد و غیرت مند قوم اسرائیل کے خلاف جہاد کے دعویداروں کے سیاسی کھیلوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسلحہ لے کر اٹھ کھڑے ہوں اور اسلام و مسلمانوں کے سخت دشمن اسرائیل کا سینہ چیر دیں؟ مسلمانوں کے پاس خدا کے لئے کیا جواب ہے کہ جس نے انھیں اللہ کی رسی تھامنے اور اختلاف و تفرقہ سے بچنے کا حکم دیا ہے؟ کیا وہ اپنی ذمہ داری نہیں سمجھتے کہ ایران کی مدد کریں کہ

جس نے جہاد مقدس کے ذریعے پرچمِ کفر کو سرنگوں کر دیا ہے اور اسلام کا پرعظمت پرچم لہرا دیا ہے۔ ـــــــــــــــــــ (۱۵)

آپ سب جانتے ہیں کہ اس وقت ہمیں بہت سی مشکلات درپیش ہیں۔ یہ بھی آپ سب جانتے ہیں کہ سب موجود طاقتیں ہماری مخالف ہیں۔ یعنی سب طاقتیں اس بات پر متحد ہیں یہاں اسلام کا جو ایک نمونہ معرضِ وجود میں آیا ہے اسے دبا دیں اور اسلام کو سربلند نہ ہونے دیں۔ ہماری ذمہ داری کیا ہے، جب کہ سب ہمارے مخالف ہیں۔ سب چاہتے ہیں کہ ہم سب کا خاتمہ کر دیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ہمیں اس حالت کی طرف پلٹا دیں کہ فرضاً کسی ملک کا ایک سفیر یا کوئی اور شخص ایران کے تمام حالات کو درہم برہم کر سکے۔ ہمیں وہ ایسی حالت کی طرف لوٹا دینا چاہتے ہیں۔ ایسی صورت میں ہماری ذمہ داری کیا ہے؟ اللہ نے ہمارے لئے کون سی راہ معین کی ہے؟ کیا یہ کہ ہم پھر بیٹھ جائیں اور آپس میں اختلاف کریں؟ ہم پھر آپس میں جھگڑیں؟ یہ جو میں کہتا ہوں جھگڑا، ایسا نہیں ہے کہ کوئی جھگڑا ہے، اس لئے کہتا ہوں کہ ایسا ہونے سے روکیں۔ کہیں کل ذرائع ابلاغ یہ نہ کہیں کہ فلاں نے کہا ہے کہ جھگڑا ہے اور ایران میں اس وقت کوئی جنگ برپا ہے۔ ایک بات کہ جو وہ ہمیشہ اٹھائے رکھنا چاہتے ہیں یہی ہے کہ ایران کے اندر اقتدار کی جنگ ہے۔ انہوں نے پھر اسلام کو نہیں پہچانا، ایران کو نہیں پہچانا، ایران میں جن لوگوں کے ہاتھ باگ ڈور ہے انھیں نہیں پہچانا، وہ سمجھتے ہیں کہ ایک گروہ ادھر کھڑا ہے اور دوسرا گروہ ادھر۔ سب ایک دوسرے کے درپے ہیں۔ اور ہر کوئی اپنے لئے اقتدار حاصل کرنے کا خواہش مند ہے۔ یہ اس لئے کہ ان کی نظر مادی ہے۔ جب نظر مادہ پرست ہو جائے تو ایسا ہی ہوتا ہے۔

وحدت اسلامی

امور بین‌الملل

اختلاف رونما ہوگیا ہے ۔ کیا ہماری یہ ذمہ داری نہیں کہ ان اختلافات کا راستہ روکیں ۔ کیا ہماری شرعی ، عقلی اور وجدانی ذمہ داری نہیں کہ ہم مختلف گروہوں میں اختلاف پیدا نہ ہونے دیں ۔ یہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ نفسانی خواہشات کم ہو جائیں ۔ اس کے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں اگر نفسانی خواہشات کارفرما ہوئیں تو نتیجہ اختلاف ہوگا ۔ اگر کوئی شخص (دین کے) ظواہر پر کتنا ہی اعتقاد کیوں نہ رکھتا ہو اور ان ظواہر کو کتنا ہی ملحوظ کیوں نہ رکھتا ہو لیکن اگر اس کے دل میں ہوائے نفسانی ہو تو لازماً وہ اس کا پیچھا کرے گی ۔ یہ ہوائے نفسانی سب میں ہوتی ہے ۔ اس سے مفر نہیں لیکن بعض اس پر قابو پا لیتے ہیں اور بعض قابو نہیں پاتے ۔ یہ جو ہم کہتے ہیں سب میں تو اس سے عام لوگ مراد ہیں نہ کہ اولیاء الٰہی ۔

ہمیں اس کی فکر کرنا چاہیے کہ کہیں خدانخواستہ اس ملک میں بتدریج کوئی اختلاف رونما نہ ہو جائے ۔ ہم سب کو ایک دوسرے کا پشت پناہ ہونا چاہیے ۔ ——— (۱۶)

۱۲

نویسندگان اور ذرائع ابلاغ

وحدت
اسلامی

امور بین الملل

وحدت اسلامی
امور بین الملل

قوموں کو اسیر کر رکھا ہے۔ آپ کے علاقوں کا عظیم سرمایہ اور آپ کے ملکوں کے مظلوموں کی زحمتوں کو وہ لوٹ کر لے گئے ہیں اور لے جا رہے ہیں۔ وہ اس بات کے درپے ہیں کہ حکومت آنکھ اور کان بند کر کے انکی خدمت میں مصروف رہے اور قومیں صرف ان کے مال کی خریدار رہیں۔ ان کی کوشش ہے کہ شیطانی حیلوں اور سازشوں کے ذریعے مظلوم ممالک میں انسانی رشد اور صنعتی خودانحصاری کو روکا جائے اور ہر روز ان ممالک کے مغرب و مشرق پر انحصار و وابستگی میں اضافہ ہو اور کسی میں اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے اور خودانحصاری کی فکر پیدا نہ ہو اور قوموں کی بیداری کی سانسیں سینوں میں گھٹ کر رہ جائیں۔ یہ جو آپ اسلامی اور دوسرے مظلوم ملکوں کی ذلت بار حالت دیکھ رہے ہیں مسلمانوں اور مظلوموں کے مشترک دشمنوں کی انہی سازشوں کا نتیجہ ہے۔ لہذا اس وقت جبکہ آپ امرالہی سے اور رسول اللہؐ کی آواز پر اسلام کے حیات بخش مرکز میں جمع ہیں اور قوم و مذہب میں سے افراد اس عظیم مقام پر جمع ہیں اس مہلک مرض اور سرطان پیدا کرنے والے درد کا کوئی چارہ سوچیں۔ نیز یہ بات جان لیں کہ اساسی چارہ یہ ہے مسلمانوں میں اتحاد پیدا ہو، سب مل کر اسلامی ممالک سے بڑی طاقتوں کی بالادستی قطع کر دیں اور مقدس مقامات اور مشاہد شریفہ کے شعائر کو اپنے اپنے ملک میں عملی شکل دیں۔ اس کے لئے پہلا قدم یہ ہے کہ دلوں سے مایوسی ختم ہو جائے۔ یہ یاس مغرب و مشرق کے خبیث ایجنٹوں نے اپنے آقاؤں کی مدد سے مسلمانوں میں پیدا کر رکھی ہے اور انھیں یقین دلا رکھا ہے کہ کسی ایک بڑی طاقت سے وابستگی کے بغیر زندگی کو جاری نہیں رکھا جا سکتا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا کرنا ہے کہ ان کی آنکھوں سے نیند اور دل کا قرار رخصت ہوگیا ہے۔ یہ لوگ ہر طرح کی تباہ کاری اور خیانت کو چند روزہ زندگی کو جاری رکھنے کے لئے اختیار کئے ہوئے ہیں اور ہر طرح کی حشیش سے سکون حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ عالمی لیٹرے خوبصورت ناموں، حقوق انسانی، عالمی امن و آشتی اور مزدور و کسان کی حمایت کے نعروں کے ذریعے دنیا کے مظلوم انسانوں کی جان کے درپے ہیں اور دنیا میں برائی، بدکاری، غنڈہ گردی اور قتل وغارت میں ہر روز اضافہ کر رہے ہیں۔ دنیا کے مظلوموں اور تاریخ کے ستم رسیدوں کی بیداری سے خطرے کو قریب محسوس کرتے ہوئے انھیں گمراہ کرنے کی فکر میں ہیں۔ دنیا کے لئے خطرناک اسلحے کے خاتمے کے لئے ان کی آمد ورفت ایک شور شرابے کے سوا کچھ نہیں کون عاقل یقین کر سکتا ہے کہ وہ ایسے کام چھوڑ دیں گے اور انسانیت کے حال پر رحم کرنے لگیں گے۔

بعید نہیں کہ ان ملاقاتوں اور مذاکرات سے امریکہ دو مقاصد حاصل کرنا چاہتا ہو۔ ایک یہ کہ دنیا والوں کو غفلت میں رکھا جائے، ان کی توجہ حاصل کی جائے اور مظلومان عالم کے دلوں میں اس متجاوز قوت کے ناجائز مفادات کے خلاف جو شعلے بھڑکے ہیں اور ہر روز بڑھ رہے ہیں انھیں خاموش کیا جائے۔ دوسرا یہ کہ روس اور اس کے ہم پیمانوں کو غافل کر کے اپنی ایٹمی بالادستی کو محفوظ رکھا جا سکے۔ دنیا کے مظلوموں کو بیدار اور ہوشیار ہونا چاہیے، انھیں ان سازشوں اور حیلوں سے فریب نہیں کھانا چاہیے۔ وہ حصول آزادی اور استعماری و استحصالی و استثماری

وحدت اسلامی
امور بین الملل

وحدت
اسلامی

وحدت
اسلامی

امور مدارس

ہیں۔ مسلمانوں کو ایسا ہی ہونا چاہیے۔ ہم سب مسلمانوں کا دفاع کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ اگر ہمارے بس میں ہو تو دنیا کے سب جابروں کے خلاف جنگ کریں گے۔ وہ مسلمان جو حبشہ میں ہے اسے ہم یہاں پر موجود مسلمان سے مختلف نہیں سمجھ سکتے۔ اسلام نے اجازت نہیں دی کہ ہم ان کے درمیان فرق رکھیں۔ سب ایک جیسے ہیں فرق صرف تقویٰ کی بناء پر ہے۔ آپ بھی اپنی قوموں کو نصیحت کریں، ان سے کہیں کہ دنیا کے ذرائع ابلاغ جو کچھ کہہ رہے ہیں اس پر کان نہ دھریں یہ تو چاہتے ہیں کہ آپ کو اسلام سے دور کریں۔ ——— (۲)

فاسد قلم اور فکر استعمار کی خدمت میں

یوم بعثت پر جس چیز کی طرف توجہ کرنی چاہیے وہ یہ ہے کہ رسول اللہ کی بعثت اس لئے تھی کہ عوام کو ظلم سے نجات کا راستہ سمجھائیں۔ عوام کو بڑی طاقتوں سے مقابلے کا طریقہ سمجھائیں۔ بعثت اس لئے ہے کہ لوگوں کے اخلاق کو، ان کے نفوس کو، ان کی ارواح اور ان کے اجسام کو ظلمتوں سے نجات دلائے، ظلمتوں کو پوری طرح سے دور کردے اور ان کی جگہ نور کو لے آئے، ظلمت جہل کو دور کردے اور اس کی جگہ نور علم کو لے آئے، ظلمت ظلم کو دور کردے اور اس کے بجائے نور عدالت کو لے آئے اور اس نے یہ راستہ ہمیں سمجھایا ہے۔
اس نے سمجھایا ہے کہ سب لوگ، سب مسلمان آپس میں بھائی ہیں انھیں آپس میں متحد ہونا چاہیے اور ان کے درمیان تفرقہ نہیں ہونا چاہیے۔
برادران آج ہم انسانوں میں موجود سب شیطانی طاقتوں کے

اسیر ہیں۔ ہمیں اس امر کی طرف توجہ کرنی چاہیے کہ آج جب کہ سب ہمارے اوپر حملہ آور ہیں ہماری الٰہی ذمہ داری کیا ہے؟

قوم کے سب طبقے اسلام کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں، اسلامی جمہوریہ کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں اور یہ ذمہ داری عظیم ترین اسلامی ذمہ داریوں میں سے ہے اور جب تک باہمی افہام و تفہیم نہ ہو اور جب تک سب لوگ آپس میں بھائی بھائی نہ بنیں اس پر عمل نہیں ہو سکتا۔ مومنین آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

اگر سارے ملک میں یہ اخوتِ اسلامی محفوظ رہے اور کوئی بھی اپنی طرف اپنی خاطر توجہ نہ رکھے بلکہ مقصد کی طرف توجہ رکھے اور اپنے آپ کو بھی مقصد کی خاطر چاہے تو کوئی بھی اس ملک پر تجاوز نہیں کر سکتا اگر خدانخواستہ شخصیات کے مابین، عوام کے مابین، اہل حکومت کے مابین، اراکینِ پارلیمنٹ کے مابین، قوم کے مختلف گروہوں کے مابین، مزدوروں، ..... اور کسانوں کے مابین اخوت ایمانی کا رشتہ کمزور پڑ جائے۔ اس دن شیاطین تمہارے درمیان رخنہ اندازی کریں گے اور تمہاری جان کے درپے ہوں گے اور اس کا فائدہ بڑی طاقتیں اٹھائیں گی۔ بڑی طاقتیں اس امید پر بیٹھی ہیں کہ ان کے ایجنٹ اس ملک میں ان کے لئے راہ ہموار کریں اور خود اس ملک کے لوگ ان کے لئے راستہ صاف کریں۔ وہ تمہارے پاس بلاواسطہ نہیں آئیں گے۔ وہ ایسے راستوں سے، ان فاسد قلموں اور فکروں کے ذریعے آئیں گے کہ جنہیں انھوں نے خرید رکھا ہے۔ وہ افواہ سازی اور دروغ پردازی سے آپ کو یک دوسرے سے بدبین کر دینا چاہتے ہیں۔ خدانخواستہ کسی

وحدت اسلامی
امور بین الملل

معارف
اسلامی
و امور بین الملل

کے حوصلے پست ہوئے ہیں، ہماری ملت کے جذبے بڑھے ہیں۔ خصوصاً مجاہدین اور مظلوم و محروم قوموں کے جذبے قوی تر ہوئے ہیں۔

مکروا و مکر اللہ واللہ خیر الماکرین[1]

(ادھر انہوں نے سازش کی اور ادھر اللہ نے تدبیر کی)

حق تعالےٰ کی طرف سے دفاع اور وہائٹ ہاوس کے مکر کے نتیجے کو پلٹانے کی علامتوں میں سے ایک یہ ہے کہ امریکی بلیک ہاؤس کے بڑوں کی دہشت پروری کا ذکر زبان زدِ خاص و عام ہوگیا ہے۔ یہاں تک کہ امریکی روشن فکر بھی اس کا ذکر کرنے لگے ہیں۔ بلیک ہاؤس نے عراقی حکومت کو دہشت گردوں کی لسٹ سے نکال کر یہ بات واضح طور پر ثابت کردی ہے کہ وہ خود دہشت پرور اور دہشت گردی کا حامی ہے۔ وہائٹ ہاؤس نے دہشت گردی کا پیمانہ یہ بنا رکھا ہے کہ کون پوری دنیا میں اس کے جرائم کی مخالفت کرتا ہے اور کون حمایت کرتا ہے۔ عراقی حکومت جب تک مخالف تھی دہشت گردوں کی فہرست میں شامل تھی اور جب سے اس نے بلیک ہاؤس کے سامنے سر جھکا دیا ہے اس فہرست سے نکل گئی ہے۔——— (۴)

۱۔ سورۂ آل عمران آیت ۵۴

وحدت اسلامی

۱۳

اختلاف

وحدت
اسلامی

امور بین‌الملل

اختلاف شیطانی چیز ہے

اختلاف شیطانی چیز ہے، رحمان میں اختلاف نہیں ہے۔
اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:
"وَاعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعاً"[1]
یعنی آپ سب اللہ کی رسی کو تھام لیں۔ آپ سب کی ذمہ داری ہے کہ آپ کے درمیان تفرقہ نہ ہو۔ اگر آپ دیکھیں کہ کچھ لوگ آپ کے اور ملت کے کسی گروہ کے درمیان تفرقہ اندازی کر رہے ہیں یا آپ کے اور قوم کے درمیان تفرقہ پیدا کرنے کے درپے ہیں اور آپ اور ملت کے کسی گروہ کے خلاف یا ملت کے خلاف، دعوت دے رہے ہیں تو جان لیں کہ یہ دعوت اسلام کی دعوت کے برخلاف ہے۔ انبیاءِ الٰہی کی دعوت کے برخلاف ہے، اللہ کی دعوت کے برخلاف ہے کہ جو آپ کو

۱۔ سورۂ آل عمران آیت ۱۰۳

وحدت اسلامی
امور بین الملل

ہمہ گیر اتحاد کی دعوت دیتا ہے ۔ ——————— (۱)

جو بات ہمیشہ سب کے مد نظر رہی ہے اور جس پر زور دیا گیا ہے وہ وحدت کلمہ کی حفاظت اور تفرقے سے اجتناب ہے ۔ ہم سب جانتے ہیں کہ قوم کے اتحاد کے کس قدر اعجاز آفرین اثرات مرتب ہوئے ہیں ۔ اور ہو رہے ہیں اور اس کے برعکس تفرقے اور باہمی نزاع نے مسلمانوں کو پوری تاریخ میں کیسی کیسی ذلتوں سے دوچار کیا ہے ۔ ایرانی قوم نے دونوں پہلوؤں کا مشاہدہ کیا ہے ۔ تفرقے کے زخم بھی اٹھائے ہیں اور الحمد للہ وحدت کا شہد بھی چکھا ہے ۔ تحریک کے آغاز سے انقلاب تک اور پھر آج تک اس اتحاد کے اعجاز کا مشاہدہ کیا ہے ۔ لہذا ضروری ہے کہ ایرانی عوام متوجہ رہیں اور اجازت نہ دیں کہ ناپاک شیطانی ہاتھ اور عالمی سامراج کے خود فروش ایجنٹ ان کی مقدس صفوں میں داخل ہوکر تفرقہ پیدا کریں ۔ ——————— (۲)

ہمارے دشمن شاید ان داخلی اختلاف کو بیرونی حملے کی نسبت زیادہ اہمیت دیں کیونکہ داخلی اختلافات ہمیں اندر سے کھوکھلا کر دیتے ہیں اور اس طریقے سے ہم اپنے آپ کو خود ہی تباہ کر دیتے ہیں ۔ ہمیں اس امر کی طرف متوجہ رہنا چاہیے کہ مبادا ہمارے درمیان خود غرض لوگ نفوذ کر کے اختلاف پیدا کریں ۔ ——————— (۳)

آپ جانتے ہیں کہ اگر مسلمانوں میں موجود اور خصوصاً ایران میں عملی شکل اختیار کرنے والا اتحاد ختم ہو جائے تو ہم خدانخواستہ انہی فاسد حکومتوں کی طرف لوٹ جائیں گے کہ جنہوں نے اس ملک کی ہر چیز کو ضائع کر دیا اور جنہوں نے ہمارے ذہین جوانوں کے ذہنوں کو بروئے کار نہ

دیر سے حرکت کی تو سب ختم ہو جائیں گے

آج آپ کی سب قوتوں کو ایک ہی راستے میں مجتمع ہونا چاہیے۔ آپ کی فکری اور غیر فکری صلاحیتوں کو ایک ہی راستے پر گامزن ہونا چاہیے۔ آپ اسلام کے لئے خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ آج ہمارے تمام تر اسلامی مسائل میں سے سب سے اہم یہ ہے کہ ہمیں امریکہ کا سامنا ہے۔ آج اگر ہماری قوتیں بٹ جائیں تو یہ امریکہ کے مفاد میں ہوگا۔ آج ہمارا دشمن امریکہ ہے ہماری تمام تر تیاریوں کا رخ اس دشمن کی طرف ہونا چاہیے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کبھی کسی منفی پروپیگنڈے کے باعث ہم پریشان خیالی کا شکار ہو جائیں نتیجۃً ہمارے افکار اختلاف کا شکار ہو جائیں۔ ہماری سوچیں کچھ ہو جائیں اور آپ کی کچھ اور دیگر گروہوں کی کچھ اور۔ آج سب کے افکار ایک ہونا چاہئیں جس وقت اس داخلی شیطانی قوت سے نبرد آزما تھے، کوئی ادر پراگندگی نہ تھی، آپ سب کی ایک فکر تھی اور سب اللہ اکبر کہتے تھے، سب اتنی بڑی قوت کا مقابلہ کرتے تھے۔ آج آپ جانتے ہیں کہ ہمارا مقابلہ اس سے سوگنا بڑی بلکہ اس سے بھی بڑی طاقت کا سامنا ہے۔ آج آپ کی اور آپ کے ملک کی ایسی حالت ہے کہ اگر ہم نے حرکت میں دیر کی تو ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں گے۔ سب کو یک صدا ہونا چاہیے۔ آج کی پکار امریکہ کا مقابلہ ہے۔ آج اگر اس کے علاوہ کوئی پکار ہو تو جان لیں کہ اس کا فائدہ ان (دشمنوں) کو ہوگا ـــــــــــــــ (۵)

اگر آج ہم نے قیام کیا عوام کی طاقت جو ہمارے پاس ہے اس کی

حفاظت اور ہم صدا رہے تو ہم سب کامیاب ہوں گے۔ اگر خدانخواستہ اس کی حفاظت نہ ہوئی تو اس بات کا خطرہ ہے کہ ہمیں پہلی حالت کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔ اگر خدانخواستہ دشمنوں نے ہمیں شکست دے دی تو ہماری ہر چیز کو کاٹ کر رکھ دیں گے کیوں کہ اب انہوں نے ایران کے اتحاد اور اسلام کی طاقت کو لمس کرلیا ہے۔ پہلے بھی کہتے تھے، پہلے انھیں علم تھا لیکن اب انہوں نے دیکھ لیا ہے کہ ایران نے قوت اسلام اور اتحاد کی بدولت کامیابی حاصل کی ہے۔ اس مرتبہ وہ سب طاقتوں کا قلع قمع کردیں گے۔ نہ روشن فکروں کو دنیا میں اور ایران میں چھوڑیں گے اور نہ کسی اور کو۔ سب کو تباہ کر دیں گے۔ ہمیں بیدار رہنا چاہیے اور ایسا نہیں ہونے دینا چاہیے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ سب مل کر ایک دوسرے کی مدد کریں، مزدور ممالک کی مدد کرے اور سب ایک دوسرے کے ساتھ انصاف سے پیش آئیں، انسانیت کا سلوک کریں، رحمدلی اور مروّت سے کام لیں اور اس تحریک کو ختم نہ ہونے دیں تاکہ ہم انشااللہ اپنے حقیقی مقصد کو پالیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو کامیاب کرے اور سعادت نصیب کرے۔ ―――――― (۶)

ہماری کامیابی کا راز وحدت کلمہ تھا۔ آج میں بڑی انکساری سے خواہش کرتا ہوں کہ اختلافات کو ترک کرکے اپنے کل کے لئے کوئی بنیادی سوچ سوچیں۔ ہر طرح کے اختلاف سے بچیں کیونکہ یہ چیونٹیوں کیطرح ہر خوب و بد کو کھوکھلا کر کے رکھ دیتا ہے۔ ―――――― (۷)

آج اختلاف خودکشی کے مترادف ہے

آج ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم جس بھی لباس میں ہیں اور جس بھی کام میں مشغول ہیں اختلاف سے بچیں اور اتحاد اسلامی کی طرف رجوع کریں جس کی ہمیشہ کتاب و سنت نے تاکید کی ہے۔ کلمہ حق کو بلند اور کلمہ باطل کو پست قرار دیں۔

اس حساس گھڑی میں کہ جب ہمارا ملک اور اسلام عزیز بہت بڑے خطرے سے دوچار ہے سب گروہوں اور سب افراد پر بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس وقت سستی و کوتاہی اور اختلاف و افتراق خودکشی اور فرزندانِ اسلام کا خون ضائع کرنے کے مترادف ہے۔ ——— (۸)

اس موقع پر ضروری ہے کہ میں جوان طبقے سے تقاضا کروں کہ وہ مراجع اور علماء کے مقام کو اس کے لائق احترام دیں۔ عزیز جوان جانتے ہیں کہ اس حساس موقع پر کہ جب اسلامی تحریک نتیجے کے قریب پہنچ رہی ہے اختلاف سے بڑھ کر کوئی چیز خطرناک نہیں ہے اور تحریک کامیابی کے لئے حفظ اتحاد اور صفوف نبرد کو باقی رکھنے سے بڑھ کر کوئی چیز موثر نہیں ہے۔ میں اللہ تعالے سے اسلام اور مسلمانوں کی نصرت کا خواستگار ہوں۔ ——— (۹)

مسلمانوں سے اخوت ایمانی کے طلب گار رہیں

اسلامی جمہوریہ کی حکومت اور عوام دنیا اور علاقے کے مسلمانوں سے

وحدت اسلامی

اخوت ایمانی اور دنیا کے سب ملکوں سے صلح آمیز تعلقات کے طلب گار ہیں۔ آج بھی کہ جب ایران علاقے کی سب سے بڑی قوت ہے اسی بات کو دہراتے ہیں۔ عالمی لیڈروں اور دنیا پر تسلط کے خواہشمندوں کے مقابلے میں مسلمانوں کی بھلائی کو اتحاد میں جانتے ہیں اور جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا ہے نفاق و تفرقہ کو شکست و ہلاکت کا موجب سمجھتے ہیں۔ ـــــــــ (۱۰)

کفار و منافقین کو مایوس کر دیں

بلاشبہ انقلاب اسلامی کی بقا کا راز بھی وہی ہے کہ اس کی کامیابی کا راز ہے اور کامیابی کے راز کو قوم جانتی ہے اور آئندہ نسلیں اسے تاریخ میں پڑھیں گی کہ اس کے دو بنیادی ارکان ہیں۔ ایک الٰہی جذبہ اور اسلامی حکومت کے قیام کا مقصد اور پورے ملک میں اسی جذبے اور مقصد کے تحت ہم آواز ہو کر قوم کا اتحاد۔

اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن کریم میں اس کا حکم دیا ہے۔ اسے ہاتھ سے جانے نہ دیجئے گا۔ یہ جذبہ کہ جو کامیابی اور بقا کا راز ہے اس کے مقابل مقصد فراموشی اور اختلاف و افتراق ہے۔ بے سبب نہیں کہ پوری دنیا میں پروپیگنڈہ مشینریاں اور ان کے مقامی چیلے اپنی تمام تر توانائیاں تفرقہ انگیز افواہیں اور جھوٹ پھیلانے میں صرف کر رہے ہیں اور اس پر اربوں ڈالر خرچ کر رہے ہیں۔ اسلامی جمہوریہ کے دشمنوں کے اس علاقے میں مسلسل دورے بے وجہ نہیں ہیں۔ باعثِ افسوس ہے کہ اس میں بعض اسلامی ممالک کے لیڈر اور حکومتیں بھی شامل ہیں کہ جن کے پیش نظر ذاتی مفادات کے علاوہ کچھ نہیں اور جو آنکھ اور کان بند کئے امریکہ کے سامنے

سرِ تسلیم خم کئے ہوئے ہیں۔ کچھ علماء نما افراد بھی ان سے ملے ہوئے ہیں۔ جو چیز آئندہ بھی ایرانی قوم اور مسلمانان عالم کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے اور جسے اہمیت دینا چاہیے وہ تباہ کن تفرقہ انگیز پروپیگنڈہ کو ناکام بنانا ہے۔ مسلمانوں اور خصوصاً ایرانیوں کو عصرِ حاضر میں میری وصیت یہ ہے کہ ان سازشوں کے خلاف ردِ عمل کریں اور ہر ممکن کوشش سے اپنے اتحاد و اتفاق کو بڑھائیں اور کفار و منافقین کو مایوس کریں۔ ——— (۱۱)

سازشوں سے آگاہ رہیں

آپ کو اس چیز سے ڈرنا چاہیے کہ اللہ نے اسلام کی جو نعمت آپ کو عطا کی ہے اگر اس کا شکر ادا نہ کیا تو وہ اپنی نعمت واپس لے لے گا اور خدانخواستہ ہم قبل کے اس دور میں لوٹ جائیں گے کہ جس کی تلخی ابھی تک ہمارے کام و دہن میں باقی ہے اور اس نعمت کا شکر وحدت کلمہ اور اولیاءِ اسلام کا احترام ہے۔ ایک سازش کی جارہی ہے کہ جسے بتا کر میں سارے ایران کے لئے اپنی ذمہ داری ادا کر رہا ہوں اور عرض کر رہا ہوں کہ بیدار رہیے گا۔ کوشش کی جارہی ہے کہ مختلف گروہ پیدا کریں)۔ فریب خوردہ افراد کہ جو متوجہ نہیں ہیں۔ ان میں یا انھیں منافقین اور منحرف گروہوں کے لوگ شامل ہو گئے ہیں اور ان کی کوشش ہے کہ آپ کو ایک دوسرے سے جدا کر دیں۔ ان کی کوشش ہے کہ اس مرجع کے حامی، اس ملا کے حمایتی اور اس ملاّ کے حمایتی کے نام پر گروہ بنائیں اور پھر رفتہ رفتہ علماء کو میدان سے نکال باہر کریں اور آپ کو جو یہ کامیابی حاصل ہوئی ہے اسے آپ سے چھین لیں۔ ایک سازش تو یہ ہے کہ

جس کے بارے میں میں نے عرض کیا ہے۔

ایک اور سازش کی مجھے اطلاع دی گئی ہے۔ بعض اختلافات مخلص گروہوں کے مابین بھی ہیں۔ وہ گروہ کہ جو اسلام کے ساتھ مخلص ہیں، اسلام کے خدمت گزار ہیں، بعض شہروں میں یہی گروہ ان دوسرے گروہوں سے اختلاف پیدا کر رہے ہیں کہ جو اسلام کے مخلص اور خدمت گزار ہیں۔ یہ گروہ جہاں بھی ہیں اور جو کوئی بھی ہے میں انھیں متنبہ کرتا ہوں کہ توجہ رکھیں کہ غیر ملکی سازشی ہاتھ ہر طریقے سے اختلاف پیدا کرنے کے درپے ہیں۔ اگر آپ اسلام کے لئے خدمت کرنا چاہتے ہیں تو سب ہم آواز رہیں تا کہ خدمت کر سکیں۔ اگر ہر کسی نے الگ صدا بلند کرنا چاہی اور علیحدہ بساط بچھانا چاہی اور آپ نے ایک دوسرے کے خلاف اٹھنا چاہا اور اختلاف کیا تو پھر مطمئن رہیں کہ مخلص گروہ اگر حسنِ نیت کے حامل ہوں ان کا اختلاف اس مقام تک جا پہنچے گا کہ کسی وقت خدانخواستہ پورے ملک میں دو گروہ مخالفت پر اتر آئیں گے اور اس کا انجام مسلح جنگ کی صورت میں نکلے گا اور آپ کے دشمن تو خدا سے یہ چاہتے ہیں کہ آپ کے درمیان یہ صورت پیش آئے۔ البتہ مجھے اطمینان ہے کہ آپ اس سے کہیں زیادہ سمجھدار ہیں کہ ایسی صورت پیدا ہو لیکن میں توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں۔ وہ تمام امور کہ جن سے نفاق اور اختلاف کی بو آتی ہے انھیں ترک کر دینا چاہیے۔ اسوقت پوری دنیا کا نشانہ آپ بنے ہوئے ہیں یعنی اس انقلاب اسلامی ایران نے دنیا میں ایک ایسی صورت اختیار کر رکھی ہے کہ جس نے تمام بڑی طاقتوں کو دہشت زدہ کر رکھا ہے۔ وہ اس بات سے خوف زدہ ہیں کہ

وحدت اسلامی
امور بین الملل

کہیں اس انقلاب کے حقیقی چہرے کی طرف دنیا متوجہ نہ ہو جائے اور کہیں کسی وقت اسلامی اور دیگر ممالک بڑی طاقتوں کے ہاتھ سے نکل نہ جائیں۔ لہٰذا ان کی کوشش ہے اور وہ پوری توانائیوں سے کوشش کر رہے ہیں کہ اسے یہاں شکست دیں کہ جہاں اس انقلاب اور اسلامی تحریک کا سرچشمہ ہے۔ اس شکست کا بہترین راستہ یہ ہے کہ داخلی طور پر اختلاف پیدا کیا جائے اور ہم خود ایک دوسرے کے خلاف برسرِ پیکار ہو جائیں۔

آپ، سب اور تمام مسلمان بیدار رہیں کہ کہیں وہ ہمیں ایسی غفلت سے دوچار نہ کر دیں۔ ——— (۱۲)

جو چیز میں عرض کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ اسلام نے ہمیں سب کچھ عطا کیا ہے۔ یہی اتحاد کی بات پر قرآن کریم میں مختلف عبارتوں میں زور دیا گیا ہے اور یہ بات عوام تک پہنچ چکی ہے۔ اہم یہ ہے مسلمان اسلام اور قرآن پر عمل کریں۔ اسلام میں وہ سب کچھ ہے کہ جو انسان کی دنیا و آخرت کی زندگی سے مربوط ہے، جو انسان کے رشد و تربیت اور قدرِ انسانی سے مربوط ہے۔ مسائل کی طرف منحرف رائج مکتبوں میں سے کسی کی بھی توجہ اسلام کی سی نہیں ہے۔ کوئی ایسا مسئلہ نہیں کہ جس کا حل اسلام کے پاس نہ ہو کہ ہم کہہ سکیں کہ اس کا حل ہم نے دریافت کیا ہے۔ اسلام سب کچھ بیان کر چکا ہے کوتاہی تو مسلمانوں کی ہے (اسلام کی جن امور کی طرف بہت توجہ ہے ان میں سے ایک)، یہی اتحاد کا مسئلہ ہے کہ جس کی طرف آپ کی توجہ ہے۔ اس وقت الحمد للہ ہفتہ وحدت ہے۔ اس مولود سعید اور ان کے بزرگوار فرزند حضرت صادق علیہ السلام کی برکت

سے انسان اپنی آرزوؤں کو پا سکتا ہے۔ ——— (۱۳)

جنہیں اختلاف کو روکنا تھا وہ اس کا شکار ہو گئے

یہ اتحاد وہی چیز ہے کہ قرآن کریم نے جس پر زور دیا ہے اور آئمہ اطہار علیہم السلام نے جس کی طرف مسلمانوں کو دعوت دی ہے۔ اصولاً اسلام کی طرف دعوت، اتحاد کی طرف دعوت ہے۔ اس معنی میں کہ سب کلمہ اسلام میں متحد ہوں۔ لیکن جیسا کہ آپ جانتے ہیں اس اتحاد کو عملی شکل اختیار نہ کرنے دی گئی خصوصاً حالیہ زمانوں میں اختلاف پیدا کرنے کی زیادہ کوشش کی گئی ہے۔ کیونکہ ان (اسلام دشمنوں) کے ماہرین سمجھ چکے تھے کہ اگر یہ عظیم اتحاد اسلامی عملی صورت اختیار کر گیا تو پھر کوئی بھی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور پھر مسلمانوں پر تسلط قائم کرنے کی کوشش نہیں کر سکتی۔ انھیں ایک ہی راستہ سمجھائی دیا اور وہ یہ کہ سب گروہوں کے مابین تفرقہ پیدا کریں۔ آپ دیکھ چکے ہیں کہ ماضی میں ہر شہر اور ہر محلے میں مختلف گروہ ایک دوسرے کے مخالف تھے۔ انہوں نے ہر جگہ شہروں میں بھی اور دیہاتوں میں بھی اختلاف پیدا کر دیا۔ یہاں تک کہ خود علماء کے مابین بھی اور عوام میں بھی اختلاف پیدا کر دیا اور کوشش کی کہ کہیں یہ باہم متحد نہ ہو جائیں۔ باعث افسوس ہے کہ بلند ترین علماء اور روشن فکر افراد تک پر اس کا اثر ہوا۔ یہاں تک کہ وہ بھی اس اختلاف کا راستہ روکنے کے بجائے خود اختلاف کا شکار ہو گئے۔ ——— (۱۴)

بڑی طاقتیں کہ جو مسلمانوں پر تسلط قائم کرنا چاہتی ہیں اور ان کے مخازن غصب کر لینا اور اموال لوٹ لے جانا چاہتی ہیں ایک طویل عرصے

سے سازشوں میں مصروف ہیں۔ ان کی بڑی سازشوں میں سے ایک قوم پرستی ہے۔ اسلام آیا ہے کہ تاکہ دنیا کی سب قوموں کو، عرب وعجم اور ترک وفارس کو باہم متحد کر دے اور امت اسلام کے نام پر دنیا میں ایک عظیم امت قائم کرے تاکہ مختلف مسلمانوں کے باہمی اتحاد کی وجہ سے جو لوگ اسلامی حکومتوں اور مرکز اسلام پر تسلط قائم کرنا چاہتے ہیں وہ ایسا نہ کر سکیں۔ بڑی طاقتوں اور ان کے وابستگان کی سازش یہ ہے کہ مسلمان ممالک میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کے درمیان جو اخوت پیدا کی ہے اور مومنین کو بھائی بھائی قرار دیا ہے اسے ختم کر دیں اور انہیں ایک دوسرے سے جدا کر دیں۔ ترک قوم، کرد قوم، عرب قوم اور فارس قوم کے نام پر انہیں ایک دوسرے سے دور کر دیں بلکہ ایک دوسرے کا دشمن بنا دیں اور یہ بالکل اسلام اور قرآن کے راستے کے برخلاف ہے۔ تمام مسلمان آپس میں بھائی ہیں اور برابر ہیں اور ان میں سے کوئی بھی دوسرے سے جدا نہیں ہے۔ ان سب کو اسلام اور توحید کے پرچم تلے ہونا چاہیے۔ جو لوگ قومیت، گروہ بندی اور قوم پرستی کے نام پر مسلمانوں کے درمیان تفرقہ پیدا کر رہے ہیں شیطان کا لشکر، بڑی طاقتوں کے مددگار اور قرآن کریم کے مخالفین ہیں۔ ـــــــــ (۱۵)

وحدت اسلامی

امور بین‌الملل

تفصیلی فہرست

نمبر	موضوع	صحیفہ نور ج	ص	تاریخ	صفحہ کتاب
	۱۔ وحدت اسلام کی نظر میں				
۱	امام موسیٰ صدر کے خاندان سے ملاقات کے موقع پر۔	۱۳	۵۰	۲۸/۸/ ۱۹۸۰	۲۰
۲	غیر ملکی مہمانوں سے خطاب	۱۲	۲۸۳	۹/۸/۱۹۸۰	۲۲
۳	ملکی شخصیات سے ملاقات کے موقع پر	۱۹	۱۳۳	۲۱/۳/۱۹۸۵	۲۳
۴	....	۱۱	۲۶۲	۱۰/۱/ ۸۰	۲۴
۵	طالباب سے خطاب	۸	۱۵۵	۱۷/۷/۷۹	۲۵
۶	....	۷	۱۴۶	۶/۱/۸۳	״

نمبر شمار	موضوع	صحیفہ نور ج	ص	تاریخ	صفحہ کتاب
۷	ملکی شخصیات اور عوام سے ہفتۂ وحدت کی مناسبت سے خطاب	۱۹	۲۵۰	۳۰/۱۱/۸۵	۲٦
۸	....	۱٦	۱۱۲	۳/۴/۸۲	۲۸
۹	غیر ملکی مہمانوں سے خطاب۔	۱٦	۳۹،۳٦	۱۰/۲/۸۲	۳۷
۱۰	اسلامی ممالک کے سفراء سے ملاقات کے موقع پر۔	۱۴	۲٦	۳/۲/۸۲	۳۷
۱۱	....	۱۲	۱٦۰	۵/٦/۸۰	۳۸
۱۲	....	۲۰	۱۲	۹/۷/۸٦	〃
۱۳	اراکین پارلیمنٹ سے خطاب۔	۲۰	۱۰۳	۲/۷/۸۷	۳۹
۱۴	....	۱۳	۳۳	۱۸/۸/۸۰	۴۱
۱۵	کھلاڑیوں سے ملاقات کے موقع پر	۷	۲۸	۲۹/۵/۷۵	〃
۱٦	....	٦	۱۹۹	۱۸/۵/۷۹	۴۲
۱۷	....	۱۴	۱۱٦	۲/۳/۸۱	۴۳
۱۸	پاکستانی مہمانوں سے ملاقات کے موقع پر۔	۱۰	۲۲۴،۲۲۳	۲۴/۱۱/۷۹	۴٦
۱۹	سیاسی والہی وصیت نامے سے اقتباس۔	۲۱	۱۷۳	۵/٦/۸۹	۴٦
۲۰	اسلامی ممالک کے سفراء سے ملاقات کے موقع پر۔	۱۴	۲۵	۲۴/۱/۸۱	۴۷

نمبر	موضوع	صحیفہ نور ج	ص	تاریخ	صفحہ کتاب
	۲۔ علماء				
۱	....	۱	۴۳	۱۲/۴/۶۲	۵۲
۲	حجاجِ بیت اللہ الحرام کے نام پیام	۲۰	۱۲۶	۲۸/۷/۸۷	۵۳
۳	مراجع کے نام پیغام	۲۱	۳،۱۲،۶۷	۲۲/۲/۸۸	۵۵
۴	ایرانی پارلیمنٹ کے اراکین سے ملاقات کے موقع پر	۱۹	۱۳۔۱۴	۳۰/۵/۸۴	〃
۵	....	۱۹	۱۴	〃 〃 〃	۵۶
۶	علماء قم سے ملاقات کے موقع پر	〃	۱۸۱	۳۰/۶/۸۵	〃
۷	عوام سے 〃 〃 〃 〃	۲۰	۲۱۲	۱۷/۵/۸۸	۵۸
۸	علماء کے نام خصوصی پیغام (منشور روحانیت) سے اقتباس	۲۱	۴۶،۴۷	۱/۱۱/۸۹	۵۸
۹	انقلاب اسلامی کی کامیابی کی سالگرہ کے موقع پر پیغام۔	۱۸	۲۳۸،۲۳۹	۱۱/۲/۸۴	۶۰
۱۰	آئمہ جمعہ سے ملاقات کے موقع پر	۱۶	۵	۱۳/۱/۸۲	۶۱
۱۱	انقلاب اسلامی کی کامیابی کی سالگرہ کے موقع پر۔	۱۸	۲۳۶	۱۱/۲/۸۴	۶۲
۱۲	علماء سے ملاقات کے موقع پر	۱۸	۱۳۵،۱۳۶	۵/۱۰/۸۳	۶۴

نمبر	موضوع	صحیفہ نور ج	ص	تاریخ	صفحہ کتاب
۱۳	عید الفطر کے موقع پر اہم ملکی وغیر ملکی شخصیات سے ملاقات کے موقع پر۔	۲۰	۶	۴/۶/۸۸	۶۴

۳۔ درباری ملّا

نمبر	موضوع	صحیفہ نور ج	ص	تاریخ	صفحہ کتاب
۱	اسلامی ممالک کے آئمہ جمعہ سے ملاقات کے موقع پر۔	۱۸	۲۷۶	۱۳/۵/۸۴	۶۷
۲	حجاج بیت اللہ کے نام پیغام۔	۲۰	۲۱	۷/۸/۸۶	۶۸
۳	″ ″ ″ ″ ″	۱۹	۱۹۹	۱۶/۸/۸۵	۶۹
۴	عید غدیر خم کی مناسبت سے صدر، اسپیکر اور عوام سے ملاقات کے موقع پر۔	۲۰	۳۴	۲/۸/۸۶	۷۱
۵	امیر الحاج کی تنصیب کے فرمان سے اقتباس۔	۱۹	۱۹۱	۱۹/۷/۸۵	۷۲
۶	ملکی شخصیات سے ملاقات کے موقع پر۔	۱۹	۵۴ ۵۵	۶/۹/۸۴	۷۳
۷	ملکی شخصات سے ملاقات کے موقع پر۔	۱۹	۵۶	۶/۹/۸۶	۷۴
۸	حجاج بیت اللہ الحرام کے نام پیغام۔	۲۰	۱۹	۷/۸/۸۶	۷۵

نمبر	موضوع	صحیفہ نور ج	ص	تاریخ	صفحہ کتاب
۹	اسلامی ممالک کے نمائندوں اور سفیروں سے ملاقات کے موقع پر۔	۱۲	۲۸۵، ۲۸۶	۱۱/۸/۸۰	۷۹

۴ شیعہ و سنّی

نمبر	موضوع	صحیفہ نور ج	ص	تاریخ	صفحہ کتاب
۱	کردستان کے سنی علماء سے ملاقات کے موقع پر۔	۱۴	۲۴۷	۳۰/۵/۷۱	۸۴
۲	حجاج بیت اللہ کے نام پیغام۔	۱۹	۴۶	۲۹/۸/۸۴	۸۶
۳	آئمہ جمعہ کے اجتماع سے خطاب۔	۱۵	۲۷۳	۲۹/۱۲/۸۱	۸۰
۴	خوزستانی عوام کے ایک اجتماع سے خطاب۔	۷	۹۹	۱۳/۶/۷۹	۸۸
۵	عوام سے ایک ملاقات کے موقع پر۔	۱۴	۱۸۱	۱۳/۹/۸۱	۸۹
۶	بنگلہ دیشی علماء کے ایک وفد سے ملاقات کے موقع پر	۱۷	۱۳	۸/۹/۸۲	۹۰
۷	قطری مسلمانوں کے ایک وفد سے ملات کے موقع پر۔	۵	۱۷۲	۶/۳/۸۹	۹۱
۸	کردستانی علماء کے ایک وفد سے خطاب۔	۱۳	۴۵	۲۶/۸/۸۰	۹۲

نمبر	موضوع	صحیفہ نور ج	ص	تاریخ	صفحہ کتاب
۹	عوام کے ایک اجتماع سے خطاب۔	۱۳	۲۵	۱۸/۸/۸۰	۹۴
۱۰	″ ″ ″ ″ ″	۱۳	۲۴	۱۸/۸/۸۰	۹۵
۱۱	مہاجرین اور سپاہ پاسداران کے ایک مشترکہ اجتماع سے خطاب۔	۱۲	۲۵۹	۲۲/۷/۸۰	۹۶
۱۲	آئمہ جمعہ کے ایک اجتماع سے خطاب۔	۱۵	۹-۲۳۸	۱/۱۲/۸۱	″
۱۳	″ ″ ″ ″ ″ ″	۱۸	۲۲	۱۱/۶/۸۳	۹۸
۱۴	عدلیہ کی اہم شخصیات اور افسروں کے ایک اجتماع سے خطاب۔	۱۹	۱۹۵	۳۰/۷/۸۵	″

۵۔ وحدت

نمبر	موضوع	صحیفہ نور ج	ص	تاریخ	صفحہ کتاب
۱	شامی صدر کے تار کا جواب۔	۱۲	۳۶	۶/۴/۸۰	۱۰۱
۲	....	۲۰	۲۲۳	۴/۶/۸۸	″
۳	لبنانی اخبار «النہار» کو انٹرویو۔	۳	۱۰۵	۱۱/۱۱/۸۸	۱۰۲
۴	اسلامی انجمنوں کے ایک اجتماع سے خطاب۔	۱۴	″	۲۶/۲/۸۱	۱۰۲
۵	فوجی افسروں کے ایک اجتماع سے خطاب	۱۹	۲۵۹	۲۳/۱۲/۸۵	۱۰۳

نمبر	موضوع	صحیفہ نور ج	ص	تاریخ	صفحہ کتاب
۶	اسلامی اتحاد کے بارے میں	۲	۲۴۸	۳۱/۱۰/۷۸	۱۰۴
۷	طلبہ سے ایک ملاقات کے موقع پر۔	۷	۱۲	۲۷/۸/۷۹	۱۰۵
۸	عید قربان پر پیغام۔	۱۷	۳۰	۲۰/۹/۸۲	۱۰۶
۹	آغاز سال کی مناسبت سے پیغام۔	۱۴	۱۴۶	۲۱/۳/۸۱	۱۰۷
۱۰	جناب محتشمی کے بارے میں جناب ناطق نوری کو جواب۔	۲۱	۲۱	۱۹/۹/۸۸	//
۱۱	شہداء کے خاندانوں سے ملاقات کے موقع پر	۲۰	۱۸۶	۱/۳/۸۸	//
۱۲	تربیت اساتذہ کے اداروں کے کھلنے کے موقع پر۔	۱۵	۲۷۱	۵/۹/۸۲	۱۰۸
۱۳	....	//	//	۵/۹/۸۲	//
۱۴	مختلف وزارتوں کے عہدیداروں کے اجتماع سے خطاب۔	۱۷	۷	۱۹/۳/۸۵	۱۰۹
۱۵	نئے سال کے آغاز پر پیغام۔	۱۹	۲۴	۱۶/۸/۸۵	۱۱۰
۱۶	حجاج بیت اللہ کے نام پیغام۔	//	۱۹۷	۵/۵/۷۹	//
۱۷	غیر ملکی مہمانوں سے خطاب۔	۶	۱۱۵	۳/۹/۸۳	۱۱۱
۱۸	حجاج بیت اللہ کے نام پیغام۔	۱۸	۱۹	۱۸/۳/۷۹	۱۱۲
۱۹	حسنین ہیکل کو انٹرویو۔	۱۱	۵۰	۱۹/۱۲/۷۹	۱۱۳

نمبر	موضوع	صحیفہ نور ج	ص	تاریخ	صفحہ کتاب
۲۰	آزادی قدس کانفرس کے شرکاء کے نام پیغام۔	۱۲	۲۸۲	۹/۸/۸۰	۱۱۴
۲۱	حجاج بیت اللہ کے نام پیغام۔	۹	۲۲۶	۱۹/۹/۷۹	۱۱۶
۲۲	الجزائر کے یوم آزادی کی مناسبت سے پیغام۔	۱۰	۷۹	۳۰/۱۰/۷۹	۱۱۸
۲۳	عوام کے ایک اجتماع سے خطاب۔	۹	۱۰۱	۱۳/۹/۷۹	۱۱۹
۲۴	علماء کے ایک اجتماع سے خطاب	۵	۲۲	۳/۲/۷۸	۱۲۰
۲۵	مجلس انقلاب اسلامی عراق کے اراکین سے ملاقات کے موقع پر۔	۱۸	۱۱۴	۲۰/۹/۸۳	۱۲۱
۲۶	غیر ملکی مہمانوں کے ایک اجتماع سے خطاب۔	۵	۲۸۰،۲۷۷	۱۰/۱/۸۱	۱۲۹
۲۷	زائرین بیت اللہ کے نام پیغام برائت۔	۲۰	۱۱۶	۲۸/۷/۸۷	//
۲۸	قطری مسلمانوں کے ایک وفد سے خطاب۔	۵	۱۷۴	۷/۳/۷۸	۱۳۱
۲۹	حجاج بیت اللہ کے نام پیغام	۱۹	۴۷	۲۹/۸/۸۴	//
۳۰	پارلیمنٹ کے انتخاب کی مناسبت سے پیغام۔	۲۰	۱۹۳	۳۱/۳/۸۸	۱۳۲

نمبر	موضوع	صحیفہ نور ج	ص	تاریخ	صفحہ کتاب
۳۱	طلبہ کے ایک اجتماع سے خطاب	۱۵	۱۴۱	۲/۱۲/۸۱	۱۳۲
۳۲	محکمۂ حج کے عہدیداروں سے خطاب۔	۱۸	۶۸	۱۷/۸/۸۳	″
۳۳	حجاج بیت اللہ کے نام پیغام۔	″	۹۰	۳/۹/۸۳	۱۳۵
۳۴	″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″	۹	۲۲۵	۲۹/۹/۷۹	″
۳۵	″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″	″	۱۷۶،۱۷۷	۲۰/۹/۷۹	۱۳۶
۳۶	″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″	۱۵	۱۲۳،۱۲۵	۶/۹/۸۱	۱۴۲
۳۷	″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″	۱۹	۲۰	۱۶/۸/۸۵	۱۴۴

۶۔ وحدت ایمان

نمبر	موضوع	صحیفہ نور ج	ص	تاریخ	صفحہ کتاب
۱	یاسر عرفات سے ملاقات کے موقع پر۔	۵	۹۲	۱۸/۲/۷۹	۱۴۸
۲	....	″	۱۴۱	۴/۳/۷۹	″
۳	قطری مسلمانوں کے ایک وفد سے ملاقات کے موقع پر۔	″	۱۷۳	۶/۳/۷۹	″
۴	طلباء سے ملاقات کے موقع پر۔	۱۱	۶۵-۶۶	۲۰/۱۲/۷۹	۱۵۰
۵	ملکی راہنماؤں سے ایک ملاقات کے موقع پر۔	۱۷	۱۳۳	۲۷/۱۲/۸۲	۱۵۱
۶	....	۱۸	۲۸۵	۲۰/۵/۸۴	۱۵۱
۷	....	۶	۴۲	۱۹/۴/۷۹	۱۵۱

نمبر	موضوع	صحیفہ نور ج	ص	تاریخ	صفحہ کتاب

۷۔ قوت عظیم

نمبر	موضوع	ج	ص	تاریخ	صفحہ کتاب
۱	تیونس کے سفیر سے ملاقات کے موقع پر۔	۶	۸۷	۲۵/۴/۷۹	۱۵۶
۲	غیر ملکی مہمانوں سے ملاقات کے موقع پر۔	۱۶	۲۰۱	۱۳/۶/۸۲	۱۵۸
۳	سعودی عرب کے علماء کے ایک وفد سے ملاقات کے موقع	۹	۵۰		۱۵۹
	پر۔	۶	۴۹	۲۱/۴/۷۹	۱۵۹
۴	لبنانی روزنامہ السفیر سے انٹرویو۔	۳	۲۳۸	۲۳/۱۱/۷۸	؍؍
۵	سعودی عرب کے علماء کے ایک وفد سے ملاقات کے موقع پر	۶	۵۰	۲۱/۴/۷۹	۱۶۱
۶	لبنانی مسلمانوں کے ایک وفد سے ملاقات کے موقع پر۔	؍؍	۲۲۰	۲۱/۵/۷۹	۱۶۳
۷	صومالیہ کے سفیر سے ملاقات کے موقع پر۔	؍؍	۱۲۴	۷/۵/۷۹	؍؍
۸	....	۲۱	۱۲۱		۱۶۴
۹	....	۱۸	۲۴۵	۲۸/۲/۸۴	۱۶۵
۱۰	....	؍؍	۹۲	۳/۹/۸۳	۱۶۸
۱۱	....	۶	۱۱۶	۵/۵/۸۰	۱۷۰

نمبر	موضوع	صحیفہ نور ج	ص	تاریخ	صفحہ کتاب
	۸۔ ذخائر				
۱	....	۱	۱۲۰		۱۷۷
۲	اسلامی ممالک کے سفیروں سے ملاقات کے موقع پر۔	۱۳	۱۲۶	۲۰/۱۰/۸۰	۱۷۸
	۹۔ لیڈر				
۱	....	۱۸	۱۶۹	۲۰/۱۱/۸۳	۱۸۱
۲	غیر ملکی مہمانوں سے ملاقات کے موقع پر	۸	۹۶	۱۰/۷/۷۹	۱۸۲
۳	....	۱	۹۳	۹/۹/۶۳	۱۸۳
۴	....	۱	۱۲۰		۱۸۵
۵	....	۱	۲۰۹	۷/۱۱/۷۲	۱۸۶
۶	فرانسیسی مجلہ ((لی مانڈ)) سے انٹرویو۔	۲	۴۸	۶/۵/۷۸	۱۸۷
۷	لبنانی اخبار ((النہار)) سے انٹرویو۔	۳	۱۰۵	۱۱/۱۱/۷۸	۱۸۸
۸	....	۱	۲۴۸	۴/۱۱/۷۶	۱۸۹
۹	اسلامی کانفرنس کے وفد سے ملاقات کے موقع پر۔	۱۴	۱۱۸	۳/۳/۸۱	//
۱۰	حجاج بیت اللہ کے نام پیغام۔	۱	۱۵۷	۸/۲/۷۰	۱۹۰

نمبر	موضوع	صحیفہ نور ج	صحیفہ نور ص	تاریخ	صفحہ کتاب
۱۱	شہداء کے خاندانوں سے ملاقات کے موقع پر۔	۱۵	۲۷۱	۲۸/۱۲/۸۱	۱۹۱
۱۲	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	۱۵	۲۷۲	۲۸/۱۲/۸۱	۱۹۳
۱۳	علماء اور طلباء سے ملاقات کے موقع پر۔	〃 *	۲۶۲	۱ /۱۲/۸۱	۱۹۶
۱۴	شام کے وزیر خارجہ سے ملاقات کے موقع پر	۸	۲۳۵	۱۶/۸/۷۹	۱۹۷
۱۵	....	۱۷	۱۸۵	۸/۲/۸۳	۱۹۹
۱۶	عید الاضحیٰ کے موقع پر پیغام	〃	۲۹	۲۰/۹/۸۲	۲۰۳
۱۷	ملکی عہداروں سے ملاقات کے موقع پر۔	۱۸	۱۹۵	۲۲/۱۲/۸۳	۲۰۵
۱۸	حجاج بیت اللہ کے نام پیغام۔	۱	۱۵۶	۸/۲/۷۰	〃

۱۰۔ حکومت اور عوام

نمبر	موضوع	صحیفہ نور ج	صحیفہ نور ص	تاریخ	صفحہ کتاب
۱	اسلامی ممالک کے نمائندوں اور سفیروں کے اجتماع سے خطاب۔	۱۲	۲۸۴	۱۱/۸/۸۰	۲۱۰
۲	حجاج بیت اللہ کے نام پیغام۔	۱۹	۲۰۳	۱۶/۸/۸۵	۲۱۱
۳	غیر ملکی مہمانوں سے ملاقات کے موقع پر۔	۸	۹۶	۱۰/۷/۷۹	۲۱۲

نمبر	موضوع	صحیفہ نور ج	ص	تاریخ	صفحہ کتاب
۴	ترکی کے وزیر خارجہ سے ملاقات کے موقع پر۔	۷	۷۴	۱۱/۵/۷۹	۲۱۳
۵	شمالی یمن کے سفیر سے ملاقات کے موقع پر۔	۷	۱۷۶	۲۲/۵/۷۹	۲۱۴
۶	لیبیا کے دفد سے ملاقات کے موقع پر۔	۶	۷۲	۲۴/۴/۷۹	〃
۷	ملک کی سیاسی شخصیات سے ملاقات کے موقع پر	۱۷	۱۱۸	۲۲/۱۲/۸۲	۲۱۵
۸	ملک کی اہم شخصیات سے ملاقات کے موقع پر۔	۱۹	۲۳۹	۳۰/۱۰/۸۵	۲۱۷
۹	ملکی عہدیداروں اور اسلامی ممالک کے سفارتی نمائندوں سے ملاقات کے موقع پر۔	۲۰	۵	۶/۹/۸۶	۲۱۸
۱۰	شہداء کے خاندانوں سے ملاقات کے موقع پر۔	۲۰	۸۴	۱۴/۴/۸۷	۲۱۹
۱۱	کویتی مسلمانوں کے ایک دفد سے ملاقات کے موقع پر۔	۸	۲۷۷	۲۵/۸/۷۹	۲۲۰
	۱۱۔ اخلاص				
۱	....	۱۸	۴۷	۱۹/۷/۸۳	۲۲۵

نمبر	موضوع	صحیفہ نور ج	ص	تاریخ	صفحہ کتاب
۲	....	۱۴	۱۰۲	۲۶/۲/۸۱	۲۲۶
۳	ملکی عہدیداروں اور غیر ملکی مہمانوں سے خطاب۔	۱۹	۲۷۳	۱۰/۲/۸۶	۲۲۷
۴	....	۱۷	۴۰	۳۰/۱۰/۸۲	۲۲۸
۵	....	۱۳	۲۰۳	۱۳/۱۲/۸۰	〃
۶	....	۴	۲۵۳	۲۱/۱/۷۹	۲۳۰
۷	....	۱۸	۲۳۱	۱۱/۲/۸۴	〃
۸	....	۲۰	۱۰۶	۲۷/۷/۸۷	〃
۹	ایران کی اسلامی پارلیمنٹ کے اراکین سے خطاب۔	۱۹	۱۳	۳۰/۵/۸۴	۲۳۱
۱۰	....	۱۸	۴۶	۱۹/۷/۸۳	۲۳۲
۱۱	طلباء کے نام پیغام۔	۱	۱۳۱	/ / ۶۷	۲۳۳
۱۲	....	۱۲	۳۱	۲/۴/۸۰	۲۳۴
۱۳	....	۱۸	۳۴	۱۲/۷/۸۳	۲۳۶
۱۴	....	〃	۳۵	〃 〃 〃	۲۳۸
۱۵	سیاسی جماعتوں کے نمائندوں سے خطاب۔	۱۵	۱۳۸	۸/۹/۸۱	۲۴۰
۱۶	....	۲۰	۷۱	۱۳/۳/۸۷	۲۴۲

نمبر	موضوع	صحیفہ نور ج	ص	تاریخ	صفحہ کتاب

۱۲۔ نویسندگان اور ذرائع ابلاغ

نمبر	موضوع	ج	ص	تاریخ	صفحہ کتاب
۱	حجاج بیت اللہ کے نام پیغام۔	۱۹	۲۰۲	۱۶/۸/۸۳	۲۴۹
۲	غیر ملکی مہمانوں سے ملاقات کے موقع پر۔	〃	۲۷۴	۱۰/۲/۸۶	۲۵۰
۳	ایرانی عہدیداروں سے ملاقات کے موقع پر	۱۷	۲۵۲	۱۱/۵/۸۳	۲۵۳
۴	حجاج بیت اللہ کے نام پیغام۔	۲۹	۱۹۸	۱۶/۸/۸۵	۲۵۴

۱۳۔ اختلاف

نمبر	موضوع	ج	ص	تاریخ	صفحہ کتاب
۱	تبلیغات کے عہدیداروں سے خطاب۔	۱۵	۲۱۹	۱۵/۱۱/۸۱	۲۵۸
۲	....	۱۴	۵۴	۸/۲/۸۱	〃
۳	انقلاب اسلامی کی کامیابی کی سالگرہ کے موقع پر پیغام	۱۷	۲۰۵	۱۱/۲/۸۳	〃
۴	....	۱۳	۲۳۲	۲۷/۱۲/۸۰	۲۵۹
۵	طلباء سے ملاقات کے دوران۔	۱۷	۹۰	۲۷/۱۱/۸۲	〃
۶	....	۱۰	۲۳۸	۲۷/۱۱/۷۹	۲۶۰
۷	اہل قم سے ملاقات کے موقع پر۔	۵	۲۶۰	۶/۴/۷۹	〃

نمبر	موضوع	صحیفہ نور ج	ص	تاریخ	صفحہ کتاب
۸	....	۵	۹۸	۱۹/۲/۷۹	۲۶۱
۹	....	۳	۲	۵/۱۱/۷۸	〃
۱۰	....	۲	۱۷۱	۱۷/۱۰/۷۸	۲۶۲
۱۱	۱۵ خرداد کے قیام کی سالگرہ کی مناسبت سے۔	۱۸	۱۳	۵/۶/۸۳	۲۶۳
۱۲	سیاسی والہی وصیت نامے سے ایک اقتباس۔	۲۱	۱۷۶-۱۷۷	۵/۶/۸۹	۲۶۵
۱۳	شہداء کے خاندانوں سے ایک ملاقات کے موقع پر۔	۱۵	۲۲۳	۱۷/۱۱/۸۱	۲۶۶
۱۴	آئمہ جمعہ سے ملاقات کے موقع پر۔	۱۶	۴	۱۳/۱/۸۲	〃
۱۵	....	۱۳	۲۲۵	۲۶/۱۲/۸۰	۲۶۷

وحدت
اسلامی

امور بین‌الملل

وحدت اسلامی

امور بین‌الملل

وحدت اسلامی
امور بین‌الملل